اردو

تفسیر العشر الأخير

من القرآن الكريم

أردو

قرآن کریم کے آخری تین پاروں کی تفسیر مسلمان کے لیے اہم احکام و مسائل

ISBN : 978-9960-59-085-1

أردو

قرآن کریم کے آخری تین پاروں کی تفسیر

مسلمان کے لیے اہم

احکام و مسائل

www.tafseer.info

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله والصلاة والسلام على سيدنا و نبينا رسول الله ... اما بعد :

میرے اسلامی بھائیو اور بہنو! - اللہ آپ پر رحم فرمائے - معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے اوپر چار مسائل کا سیکھنا واجب ہے :

پہلا مسئلہ : علم : اس سے مراد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی معرفت، اس کے نبی ﷺ کی معرفت اور دین اسلام کی معرفت ہے ۔ کیونکہ بلا علم ومعرفت اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا جائز نہیں ہے، اور جو شخص ایسا کرتا ہے اس کا انجام ضلالت وگمراہی ہے، اور ایسا کرنے میں وہ عیسائیوں کی مشابہت اختیار کررہا ہے ۔

دوسرا: عمل : جس شخص نے علم حاصل کیا اور عمل نہیں کیا، اس نے یہودیوں کی مشابہت اختیار کی، کیونکہ انہوں نے علم حاصل کیا اور عمل نہیں کیا، اور شیطان کے منجملہ حیلوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ انسان کے ذہن میں یہ وہم ڈالتے ہوئے اسے علم سے متنفر کرتا ہے کہ وہ ایسی صورت میں اپنی ناعلمی کی وجہ سے اللہ کے ہاں معذور سمجھا جائے گا، حالانکہ اسے نہیں معلوم کہ جس شخص کے لیے علم حاصل کرنا ممکن ہے پھر بھی اس نے علم حاصل نہیں کیا تو اس پر حجت قائم ہوگئی، اور یہی حیلہ قوم نوح کا بھی تھا جس وقت : ﴿ **انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا** ﴾ تاکہ ان پر حجت قائم نہ ہو۔

تیسرا: دعوت : کیونکہ علماء اور دعاۃ ہی انبیائے کرام کے وارث ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر لعنت فرمائی ہے، کیونکہ وہ : ﴿ **آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے، جو کچھ بھی یہ کرتے تھے یقیناً وہ بہت برا تھا** ﴾ دعوت اور تعلیم فرض کفایہ ہیں، اگر اسے اتنے لوگ انجام دیتے ہیں جو کافی ہیں تو کوئی بھی گنہگار نہیں ہوگا، اور اگر سبھی لوگ اسے چھوڑ دیتے ہیں، تو سب کے سب گنہگار ہوں گے ۔

چوتھا: ایذا رسانی پر صبر کرنا : یعنی علم حاصل کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی طرف دعوت دینے کی راہ میں پیش آنے والی ایذا وتکلیف پر صبر کرنا۔

جہالت وناواقفیت کو ختم کرنے میں حصہ لیتے ہوئے اور واجب علم کے حصول کو آسان بنانے کے لیے، ہم نے اس مختصر کتاب میں بعض ان شرعی علوم کو جمع کیا ہے جن سے کفایت حاصل ہوتی ہے، ساتھ ہی ساتھ قرآن قریم کے آخری تین پاروں کے معانی کا ترجمہ بھی شامل کتاب کردیا گیا ہے، کیونکہ بارہا ان کا اعادہ وتکرار ہوتا رہتا ہے، اور "سب نہیں تھوڑا ہی سہی ۔"

ہم نے اس کتاب میں اختصار کو مدنظر رکھنے کے ساتھ ساتھ نبی ﷺ سے صحیح طور پر ثابت امور کا اہتمام کیا ہے، ہم کمال کو پہنچنے کا دعویٰ نہیں کرتے، کیونکہ کمال کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے مخصوص فرمایا ہے، بلکہ یہ ایک کم مایہ کی کوشش ہے، اگر یہ درست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے، اور اگر غلط ہے تو یہ ہمارے نفس اور شیطان کی طرف سے ہے، اور اللہ اور اس کے رسول اس سے بری الذمہ ہیں، اور اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو بامقصد تعمیری نقد کے ذریعہ ہمیں ہمارے عیوب ونقائص سے آگاہ فرمائے ۔

ہم اللہ سے دعاگو ہیں کہ اس کی کتاب کی ترتیب وتیاری، اس کی طباعت وتقسیم اور اس کی قراءت وتعلیم میں حصہ لینے والے ہر شخص کو بہترین بدلہ عطا فرمائے، اسے ان کی طرف سے قبول فرمائے اور ان کے اجر وثواب کو دوچند کرے ۔

اللہ ہی سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ درود وسلام نازل فرمائے ہمارے سردار ونبی محمد ﷺ، اور آپ کے سبھی آل واصحاب پر۔

عالم اسلام کے متعدد علمائے کرام اور طلبۂ علم نے اس کتاب کی سفارش کی ہے اور اسے سراہا ہے ۔

یہ کتاب مفت تقسیم کی جاتی ہے، اس کی فروخت جائز نہیں ۔ طبع دوم

مزید معلومات، یا اس کتاب کی فرمائش کرنے کے لیے رابطہ کریں: سائٹ: www.tafseer.info ایمیل : urd@tafseer.info

✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ (مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شيءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ، يَبِيْتُ ثَلاثَ لَيَالٍ إلا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ) "کسی بھی مسلمان کے لیے جس کے پاس وصیت کے لائق کوئی چیز ہو یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ تین راتیں اس طرح گزارے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ رکھی ہو۔" (مسلم)

اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سے یہ حدیث میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنی ہے میرے اوپر کوئی ایک رات بھی نہیں گزری کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

✸ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسی حدیث نہیں لکھی ہے جس کے مطابق میں نے عمل نہ کیا ہو حتیٰ کہ میرے سامنے یہ حدیث گزری کہ اللہ کے رسول ﷺ نے پچھنا لگوایا اور ابوطیبہ کو ایک دینار دیا، جب میں نے پچھنا لگوایا تو میں نے بھی حجام کو ایک دینار دیا۔

✸ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ جان لیا کہ غیبت حرام ہے تب سے میں نے کسی کی غیبت نہیں کی اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ کسی کی غیبت میں وہ میرا محاسبہ نہ کرے گا۔

✸ ایک حدیث میں آیا ہے: (مَنْ قَرَأَ آيَةَ الكُرْسِي عَقِبَ كُلِّ صَلاةٍ؛ لَمْ يمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الجَنَّةِ إلا أَنْ يمُوْت) "جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو موت کے علاوہ جنت میں داخل ہونے سے اسے کوئی چیز نہیں روکتی" (سنن کبری)

✸ امام ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے بارے میں مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ کہتے تھے، آیۃ الکرسی پڑھنے کو کسی بھی نماز کے بعد میں نے نہیں چھوڑا، ہاں! یہ اور بات ہے کہ بھول گیا ہوں یا اس طرح کوئی عذر رہا ہو۔

✸ علم و عمل کے بعد ضروری ہے کہ جس نعمت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا ہے اس کی طرف دعوت دیں اور اپنے آپ کو اجر اور لوگوں کو بھلائی سے محروم نہ رکھیں ۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: (مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ) "جس نے کوئی بھلی بات بتلائی تو اسے اس بات پر عمل کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔" (مسلم)

نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے: (خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ القُرْآنَ وَعَلَّمَهُ) "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے ۔" (بخاری)

نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ آية) "میری طرف سے پہنچاؤ، خواہ ایک آیت ہی ہو۔" (بخاری)

آپ جس قدر "خیر" زیادہ پھیلائیں گے اس قدر وہ زیادہ عام ہوگا آپ کے اجر میں اسی قدر اضافہ ہوگا اور زندگی میں اور موت کے بعد بھی آپ کی نیکیوں کا سلسلہ چلتا رہے گا، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: (إِذا مَاتَ الإنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إلا منْ ثَلاثٍ؛ إلا مِنْ صَدَقة جَارِيَةٍ، أوْ عِلْمٍ يُنْتَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ) "آدمی کا جب انتقال ہو جاتا ہے تو تین عملوں کے علاوہ اس کے باقی تمام اعمال کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے، صدقۂ جاریہ f ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے ,, نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے ۔" (مسلم)

روشنی : ہم روزانہ سترہ بار سے زائد سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں جس میں المغضوب علیهم "جن پر غضب نازل ہوا" اور الضالین "جو راہ سے بھٹک گئے" سے پناہ تو مانگتے ہیں، پھر انھی کے افعال میں ان کی مشابہت بھی کرتے ہیں اس طرح کہ علم حاصل کرنا چھوڑ کر جہالت کی بنیاد پر عمل کر کے گمراہ نصاریٰ کی مشابہت کرتے ہیں اور سیکھ کر اس کے مطابق عمل نہ کر کے غضب کیے گئے یہودیوں کی مشابہت کرتے ہیں ۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق بخشے ۔

قرآن کریم پڑھنے کی فضیلت

قرآن کریم اللہ کا کلام ہے،اسے دیگر کلام پر ایسے ہی فضیلت حاصل ہے جیسے اللہ کو اس کی تمام مخلوقات پر فضیلت حاصل ہے،اور اس کی تلاوت زبان سے جاری ہونے والی سب سے افضل چیز ہے۔

■ **قرآن کریم کی تعلیم وتعلم اور تلاوت کے بہت زیادہ فضائل ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں :**

✱ **قرآن کی تعلیم کا اجر:** نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:"تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔" (بخاری)

✱ **تلاوت قرآن کا اجر:** نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے اللہ کی کتاب کا ایک حرف پڑھا،تو اس کے لیے اس کے بدلے ایک نیکی ہے،اور نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے۔" (ترمذی)

✱ **قرآن کی تعلیم حاصل کرنے،اسے حفظ کرنے اور اس کی تلاوت میں مہارت پیدا کرنے کی فضیلت:**

ارشاد نبوی ﷺ ہے:"اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے درانحالیکہ وہ اس کا حافظ ہے،وہ اللہ کے نیکوکار بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے،اور اس شخص کی مثال جو قرآن کو پڑھتا اور اسے دہراتا رہتا ہے درانحالیکہ وہ اس پر شاق گذرتا ہے،اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔" (بخاری ومسلم) نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے : "صاحب قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور (جنت کی سیڑھیوں پر) چڑھتا جا،اور اسی طرح ترتیل کے ساتھ پڑھ جس طرح کہ تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھا کرتا تھا،کیونکہ تیرا مقام اس آیت کے پاس ہے جسے تو سب سے آخر میں پڑھے گا۔" (ترمذی)

خطابی کہتے ہیں : اثر میں آیا ہے کہ قرآن کی آیتوں کی تعداد جنت کی سیڑھیوں کے برابر ہے،چنانچہ قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا: جس قدر تو قرآن کی آیتیں پڑھا کرتا تھا اسی کے بقدر سیڑھیوں پر چڑھتا جا،لہذا جس نے مکمل قرآن کی تلاوت کی،وہ آخرت میں جنت کی سب سے آخری سیڑھی پر قابض ہوگا،اور جس نے اس کا ایک حصہ پڑھا وہ اسی کے مقدار میں سیڑھی پر چڑھے گا،پس ثواب کا آخری حد تلاوت قرآن کی آخری حد ہے۔"

✱ **جس شخص کے بچے نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اس کا اجر:** ارشاد نبوی ﷺ ہے: "جس نے قرآن پڑھا،اس کی تعلیم حاصل کی اور اس پر عمل پیرا ہوا،اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی کی مانند ہوگی،نیز اس کے والدین کو ایسا جوڑا پہنایا جائے گا جس کے سامنے پوری دنیا بھی ہیچ ہوگی،وہ دونوں کہیں گے: ہمیں یہ کس صلے میں پہنایا گیا ہے؟ جواب دیا جائے گا: تم دونوں کے بچے کے قرآن سیکھنے کے صلے میں۔" (حاکم)

✱ **آخرت میں قرآن کی صاحب قرآن کے حق میں شفاعت:** فرمان نبوی ﷺ ہے: "قرآن کی تلاوت کرو،کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔" (مسلم) نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے:"روزہ اور قرآن،روز قیامت بندہ کے لیے شفاعت کریں گے۔۔۔" (احمد،حاکم)

✱ **قرآن کریم کی تلاوت اور اس کا مذاکرہ کرنے کے لیے اکٹھا ہونے کا اجر:** آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"جو لوگ بھی اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور آپس میں اس کا مذاکرہ کرتے ہیں،تو ان

پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا تذکرہ کرتا ہے۔'' (ابوداود)

■ **تلاوت قرآن کریم کے آداب:** حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کے آداب ذکر کیے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: باوضو ہوکر قرآن کو چھوا اور پڑھا جائے، تلاوت سے پیشتر مسواک کیا جائے، بہترین لباس پہنا جائے، قبلہ کا رخ کیا جائے، جماہی آنے پر تلاوت بند کردیا جائے، تلاوت کے دوران بلا ضرورت بات چیت نہ کی جائے، تلاوت کے وقت ذہن ودماغ حاضر رہنا چاہیے، وعدے کی آیت پر توقف کرکے اس کا سوال کیا جائے، اور وعید کی آیت پر رک کر اس سے پناہ مانگی جائے، مصحف کو کھول کر نہ رکھے اور نہ اس کے اوپر کوئی چیز رکھے، قرآن کی تلاوت کرنے والے آپس میں ایک دوسرے پر قراءت کی آواز بلند نہ کریں، بازاروں اور شوروغل کی جگہوں پر قرآن کی تلاوت نہ کی جائے۔

■ **قرآن کو کیسے پڑھا جائے؟** انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی تلاوت کی بابت دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ: ''آپ ﷺ مد کیا کرتے تھے (تلاوت کرتے وقت آواز کو کھینچتے تھے)، جب بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تو: بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھتے، الرحمن کو کھینچ کر پڑھتے اور الرحیم کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔'' (بخاری)

■ **تلاوت قرآن کے اجر کی کئی گنا بڑھوتری:** جو شخص بھی خلوص وللٰہیت کے ساتھ قرآن پڑھتا ہے وہ اجر کا مستحق ہے، لیکن یہ اجر حاضر ذہنی، تدبر، اور سمجھ کر پڑھنے سے کئی گنا بڑھ جاتا ہے؛ چنانچہ ایک حرف پر دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا تک اجر ملتا ہے۔

■ **شب وروز میں تلاوت کی مقدار:** نبی کریم ﷺ کے صحابہ اپنے لیے ہر روز قرآن کی تلاوت کا ایک حصہ مقرر کرلیتے تھے، اور ان میں سے کسی ایک نے بھی سات دن سے کم میں قرآن ختم کرنے پر مداومت نہیں کی، بلکہ تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنے سے ممانعت آئی ہے۔

لہٰذا میرے معزز بھائی! آپ اپنا وقت قرآن کی تلاوت میں گذارنے کے حریص بنیں، اور اپنے لیے روزانہ تلاوت کی ایک مقدار مقرر کرلیں جسے کسی بھی حالت میں نہ چھوڑیں، ہمیشگی کے ساتھ کیا جانے والا تھوڑا ہی عمل ناغہ کرکے کیے جانے والے زیادہ عمل سے بہتر ہے۔ اگر آپ غافل ہوجائیں یا سوجائیں تو اگلے دن اس کی قضا کرلیں، فرمان نبوی ﷺ ہے: ''جو شخص اپنے حزب (یعنی یومیہ مقدار تلاوت) یا اس کے کچھ حصے سے سوگیا، پھر اسے فجر اور ظہر کی نماز کے مابین پڑھ لیا تو وہ اس کے لیے ویسے ہی لکھا جائے گا گویا اس نے اسے رات کے حصے میں پڑھا ہے۔'' (مسلم) نیز آپ ان لوگوں میں سے نہ بنیں جنہوں نے قرآن کو چھوڑ دیا اور فراموش کردیا خواہ وہ چھوڑنا کسی بھی قسم کا ہو، جیسے اس کی تلاوت، یا اسے ترتیل کے ساتھ پڑھنا، یا اس میں تدبر کرنا، یا اس پر عمل کرنا، یا اس کے ذریعہ شفایابی طلب کرنا چھوڑ دینا۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ١
ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ٢ ٱلرَّحۡمَٰنِ
ٱلرَّحِيمِ ٣ مَٰلِكِ يَوۡمِ ٱلدِّينِ ٤ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ
نَسۡتَعِينُ ٥ ٱهۡدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَ ٦
صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ
عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ٧

سُوْرَةُ الْفَاتِحَة

سورۂ فاتحہ مکی ہے، اس میں سات آیتیں ہیں۔

١ اللہ تعالی کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

٢ سب تعریف اللہ تعالی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

٣ بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

٤ بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔

٥ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

٦ ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔

٧ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا، ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ (58) مَدَنِيَّةٌ (105)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعَاتُهَا 3 اٰيَاتُهَا 22

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ

(اے نبی!) یقیناً اللہ نے اس عورت (خولہ بنت ثعلبہ) کی بات سن لی جو اپنے خاوند (اوس بن صامت) کے متعلق آپ سے جھگڑ رہی تھی اور وہ اللہ کی طرف

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ① اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ

شکایت کر رہی تھی، اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا، بے شک اللہ خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے ① تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے

اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ

"ظِہار" کرتے ہیں، وہ ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنھوں نے انھیں جنا اور بے شک وہ ناگوار بات اور جھوٹ کہتے ہیں اور بے شک

لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ

اللہ بہت معاف کرنے والا، نہایت بخشنے والا ہے ② اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں، پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرنا چاہیں تو ایک

رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③ فَمَنْ

گردن آزاد کرنی ہے، اس سے پہلے کہ وہ ایک دوسرے کو چھوئیں، اس (حکم) کی تمھیں نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ (اس سے) خوب باخبر ہے جو تم عمل کرتے ہو ③

لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ

پھر جو شخص نہ پائے (غلام) تو دو ماہ کے لگاتار روزے (رکھنے) ہیں اس سے پہلے کہ وہ ایک دوسرے کو چھوئیں، پھر جو شخص (اس کی) استطاعت نہ رکھتا ہو

مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④

تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا ہے۔ یہ (حکم) اس لیے ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں، اور کافروں کے لیے نہایت دردناک عذاب ہے ④

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، وہ ذلیل کیے جائیں گے جیسے وہ لوگ ذلیل کیے گئے جو ان سے پہلے تھے، اور یقیناً ہم نے

بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑤ ۚ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ

واضح آیات اتاری ہیں، اور کافروں کے لیے رسوا کن عذاب ہے ⑤ جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا (زندہ کرے گا)، پھر ان کو جتائے گا جو انھوں نے

1 ع 6 1 اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑥ ۧ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

عمل کیے۔ اللہ نے ان کو گن رکھا ہے جبکہ وہ انھیں بھول گئے، اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے ⑥ (اے نبی!) کیا آپ نے نہیں دیکھا بے شک اللہ جانتا ہے جو

الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ

کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ تین (افراد) کی کوئی سرگوشی نہیں ہوتی، مگر وہ ان میں چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ آدمیوں کی، مگر وہ ان

ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

میں چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ، مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے، جہاں کہیں بھی وہ ہوں، پھر وہ روزِ قیامت انھیں جتائے گا جو انھوں نے عمل کیے تھے، بے شک اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑦ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ

ہر چیز کو خوب جانتا ہے⑦ کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنھیں سرگوشیاں کرنے سے روکا گیا تھا، پھر وہ اس چیز کی طرف لوٹتے ہیں جس سے انھیں روکا گیا تھا، اور وہ

بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ز وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ

گناہ، زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں۔ اور جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو اس (کلمے) کے ساتھ سلام کہتے ہیں کہ اللہ نے اس کے ساتھ آپ کو

وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑧

(کبھی) سلام نہیں کہا، اور وہ اپنے دل میں کہتے ہیں: اللہ ہمیں اس کی وجہ سے کیوں عذاب نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں؟ ان کے لیے جہنم کافی ہے، وہ اس میں داخل ہوں گے، پس وہ برا ٹھکانا ہے⑧

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ

اے ایمان والو! جب تم سرگوشیاں کرو، تو گناہ، زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں مت کرو، اور تم نیکی اور تقوی

وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ⑨ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ

کی سرگوشیاں کرو، اور اللہ سے ڈرو جس کے پاس تمھیں اکٹھا کیا جائے گا⑨ (بری) سرگوشی تو ہے ہی شیطان کی طرف سے،

لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑩

تاکہ وہ ایمان والوں کو غمگین کرے، اور وہ انھیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا مگر اللہ کے حکم سے، اور لازم ہے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں⑩

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کھل بیٹھو، تو تم کھل بیٹھا کرو، اللہ تمھیں کشادگی دے گا، اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو،

قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ

تو اٹھ کھڑے ہوا کرو۔ تم میں سے جو ایمان لائے ہیں اور جنھیں علم دیا گیا ہے، اللہ ان کے درجات بلند کرے گا، اور اللہ (اس سے) باخبر ہے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ⑪ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ

جو تم کرتے ہو⑪ اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ پیش کرو، یہ تمھارے لیے بہت بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے۔ پھر اگر تم (صدقے

خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑫ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ

کی ہمت) نہ پاؤ تو بے شک اللہ خوب بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے⑫ کیا تم (اس سے) ڈر گئے ہو کہ اپنی سرگوشیوں سے پہلے صدقات پیش کرو؟

يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

چنانچہ جب تم نے (یہ) نہ کیا اور اللہ نے (بھی) تمھیں معاف کیا تو (اب) تم نماز قائم کرو اور زکاۃ دو، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور اللہ

2 ع 7 2 وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑬ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

اس سے خوب باخبر ہے جو تم کرتے ہو⑬ کیا آپ نے ان لوگوں (منافقین)

تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ

کو نہیں دیکھا جنھوں نے اس قوم (یہود) سے دوستی کی جن پر اللہ غصے ہوا۔ نہ وہ تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے۔ اور

عَلَى الْكَذِبِ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ⑭ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑮

وہ جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہیں⑭ اللہ نے ان کے لیے شدید عذاب تیار کیا ہے۔ بے شک یہ (لوگ) برے ہیں جو وہ عمل کرتے

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑯ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ

رہے ہیں⑮ انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے، پھر انھوں نے اللہ کی راہ سے روکا، لہٰذا ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے⑯ ان کے مال اور ان

وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ⑰ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ

کی اولاد انھیں اللہ (کے عذاب) سے ہرگز کچھ فائدہ نہیں دیں گے، یہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے⑰ جس دن اللہ ان سب کو دوبارہ اٹھائے گا

جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ⑱

تو وہ اس کے سامنے قسمیں کھائیں گے جیسے تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں، اور وہ سمجھتے ہیں کہ بے شک وہ ایک شے (اچھی راہ) پر ہیں۔ خبردار! بے شک وہی جھوٹے ہیں⑱

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ

ان پر شیطان غالب آ گیا ہے، پھر اس نے انھیں اللہ کا ذکر بھلا دیا۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں۔ خبردار! بے شک شیطانی گروہ ہی خسارہ پانے والا

الْخٰسِرُوْنَ ⑲ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ⑳ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ

ہے⑲ بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، وہی ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں⑳ اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے

اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ㉑ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ

رسول ضرور غالب آئیں گے، بے شک اللہ قوی، بڑا زبردست ہے㉑ (اے نبی!) آپ (ایسی) کوئی قوم نہیں پائیں گے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہوں،

حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ

کہ وہ ان سے دوستی کریں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہوں، اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کا کنبہ قبیلہ ہو۔ یہی لوگ ہیں

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے اور ان کی تائید کی ہے اپنی طرف سے ایک روح کے ساتھ، اور وہ انھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا کہ جن کے نیچے نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ㉒ ع 3 ع 3

جاری ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں، یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں، جان لو! بے شک (جو) اللہ کا گروہ ہے، وہی فلاح پانے والا ہے㉒

سُوْرَةُ الْحَشْرِ (59) مَدَنِيَّةٌ (101)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعَاتُهَا 3 — اٰيَاتُهَا 24

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ

اللہ کے لیے تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، اور وہی غالب ہے، خوب حکمت والا① وہی ہے جس نے اہلِ کتاب کے

كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ

کافروں کو پہلی جلاوطنی کے وقت ان کے گھروں سے نکال دیا، تم نے کبھی یہ خیال نہیں کیا تھا کہ وہ (وہاں سے) نکلیں گے، اور انھوں نے سمجھا تھا کہ

مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ

بے شک ان کے قلعے انھیں اللہ (کے عذاب) سے بچالیں گے، پھر ان کے پاس اللہ (عذاب لے کر) آیا جہاں سے انھوں نے گمان بھی نہیں کیا تھا، اور اس

يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ ②

نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا، وہ اپنے گھر اپنے ہاتھوں اجاڑتے تھے اور مومنوں کے ہاتھوں بھی، تو اے آنکھوں والو! عبرت پکڑو②

وَلَوْ لَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③

اور اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ نے ان کا جلاوطن ہونا لکھ دیا تھا تو وہ انھیں ضرور دنیا ہی میں عذاب دیتا، اور ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے③ یہ

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ④ مَا قَطَعْتُمْ

اس لیے کہ بے شک انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، اور جو کوئی اللہ کی مخالفت کرے تو بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے④ تم نے جو

مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤

بھی کھجور کا درخت کاٹا یا اسے اس کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو (یہ) اللہ کے حکم سے ہے، تاکہ وہ نافرمانوں کو رسوا کرے⑤

وَمَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ

اور اللہ نے ان سے اپنے رسول کی طرف جو مال لوٹایا تو اس کے لیے تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے، لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا

يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑥ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ

ہے غلبہ دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے⑥ اللہ اپنے رسول کی طرف بستیوں والوں (کے مال) سے جو کچھ لوٹا دے، تو وہ اللہ کے لیے

اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ

اور اس کے رسول کے لیے اور (اس کے) قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے، تاکہ وہ (مال) تمھارے دولت مندوں

دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے۔ اور اللہ کا رسول تمھیں جو کچھ دے تو وہ لے لو، اور جس سے منع کرے تو اسے چھوڑ دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو،

وقف لازم

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ⑦ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ

بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے⑦ (مالِ فے) ان مہاجر فقراء کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور اپنی جائیدادوں سے نکالے گئے،

وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ⑧ ۚ

وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا ڈھونڈتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ سچے ہیں⑧

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ

اور (ان کے لیے ہے) جنھوں نے (مدینہ کو) گھر بنا لیا تھا اور ان (مہاجرین) سے پہلے ایمان لا چکے تھے، وہ (انصار) ان سے محبت کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کرے،

صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ قف

اور وہ اپنے دلوں میں اس (مال) کی کوئی حاجت نہیں پاتے جو ان (مہاجرین) کو دیا جائے اور اپنی ذات پر (ان کو) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں سخت ضرورت ہو،

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ (9) وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ

اور جو کوئی اپنے نفس کے لالچ سے بچالیا گیا، تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں (9) اور (فے ان کے لیے ہے) جو ان (مہاجرین وانصار) کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا

اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ۔

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (10) ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ ع 1 10 4

اے ہمارے رب! بے شک تو بہت نرمی والا، نہایت رحم کرنے والا ہے (10) (اے نبی!) کیا آپ نے وہ لوگ نہیں دیکھے جنھوں نے منافقت کی؟ وہ اپنے ان بھائیوں سے،

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ

جو اہل کتاب میں سے کافر ہوئے، کہتے ہیں: اگر تم (مدینہ سے) نکالے گئے تو ہم ضرور تمھارے ساتھ نکلیں گے، اور ہم تمھارے معاملے میں کبھی کسی کی اطاعت نہیں کریں گے،

وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (11) لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ

اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمھاری مدد کریں گے، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک وہ جھوٹے ہیں (11) اگر وہ (یہود) نکالے گئے تو یہ (منافقین) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے،

وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ (12)

اور اگر ان سے لڑائی کی گئی تو یہ ان کی مدد نہیں کریں گے، اور اگر ان کی مدد کو پہنچے بھی تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے، پھر ان کی مدد نہیں کی جائے گی (12)

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ (13)

(اے مسلمانو!) یقیناً ان کے سینوں میں اللہ کی نسبت تمھارا ڈر زیادہ ہے، یہ اس لیے کہ بے شک وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں (13) وہ سب مل کر بھی تم

لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ۭ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ

سے نہیں لڑسکیں گے، مگر ایسی بستیوں میں جو قلعہ بند ہیں یا دیواروں کی اوٹ سے، ان کی آپس کی لڑائی (دشمنی) بہت سخت ہے، آپ انھیں اکٹھے سمجھتے

شَدِيْدٌ ۭ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۚ (14)

ہیں جبکہ ان کے دل جدا جدا ہیں، یہ اس لیے کہ بے شک وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے (14) (ان کی مثال) ان لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے

كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۚ (15)

قریب ہی (بدر میں) اپنی بد اعمالی کا وبال چکھ چکے ہیں، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے (15)

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ

ان کی مثال شیطان کی سی ہے جب وہ انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر، پھر جب وہ کفر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: بے شک میں تجھ سے بری ہوں، میں

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ (16) فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ

اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں (16) لہٰذا ان دونوں کا انجام یہی ہوگا کہ بے شک وہ ہمیشہ (دوزخ کی) آگ میں رہیں گے، اور ظالموں کی سزا یہی

وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ (17) ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا ع 2 7 5

ہے (17) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور (ہر) شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے، اور تم اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک

قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑱

اللہ کو خوب خبر ہے جو تم عمل کرتے ہو ⑱

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ⑲

اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے اللہ کو بھلا دیا، تو اللہ نے انھیں اپنا آپ بھلوا دیا، یہی لوگ نافرمان ہیں ⑲

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ⑳ لَوْ اَنْزَلْنَا

آگ والے (دوزخی) اور باغ والے (جنتی) کبھی برابر نہیں ہو سکتے، جنتی ہی کامیاب ہیں ⑳ (اے نبی!) اگر ہم اس قرآن کو

هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ

کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دب جاتا (اور) پھٹ جاتا،

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ㉑ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ

اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں شاید کہ وہ غور و فکر کریں ㉑ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ㉒ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ

نہیں، وہ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے، وہ رحمٰن ہے، رحیم ہے ㉒ اللہ وہ ہستی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ㉓

بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، زبردست، زور آور، بڑائی والا، پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں ㉓

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وہ اللہ ہے، خالق ہے، موجد، صورت گر، اسی کے لیے ہیں اسمائے حُسنٰی، اسی کی تسبیح پڑھتی ہے جو چیز آسمانوں اور زمین میں ہے،

ع 3/7/6 وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ㉔ ع

اور وہ غالب ہے، خوب حکمت والا ㉔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ (60) مَدَنِيَّةٌ (91)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 13

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاۗءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ

اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم ان کی طرف دوستی کا پیغام بھیجتے ہو، حالانکہ وہ حق (سچے دین)

كَفَرُوْا بِمَا جَاۗءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ

کے منکر ہوئے ہیں جو تمھارے پاس آیا ہے، وہ رسول کو اور تمھیں بھی جلاوطن کرتے ہیں، اس لیے کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِيْ ڰ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ڰ وَاَنَا اَعْلَمُ

اگر تم میرے راستے میں نکلے ہو، جہاد اور میری رضا ڈھونڈنے کے لیے (تو کفار کو دوست نہ بناؤ)، تم ان کو دوستی کا خفیہ پیغام بھیجتے ہو، اور میں خوب جانتا

بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ①

ہوں جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو، اور تم میں سے جو کوئی ایسا کرے گا، تو یقیناً وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا①

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا

اگر وہ تمھیں (کہیں) پائیں تو تمھارے دشمن ہو جائیں اور اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں تمھاری طرف دراز کریں برائی (کی نیت) سے، اور وہ چاہتے ہیں کہ

لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ② لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ

کسی طرح تم بھی (دین حق کے) منکر ہو جاؤ② تمھارے رشتے ناتے قیامت کے دن تمھیں ہرگز نفع نہیں دیں گے اور نہ تمھاری اولاد، وہ تمھارے

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ③ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ

درمیان فیصلہ کرے گا، اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو③ یقیناً تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے ابراہیم اور ان لوگوں میں جو اس کے ساتھ تھے،

اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؗ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا

جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا تھا: بے شک ہم تم سے اور ان سے بری ہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے، ہم تم سے منکر ہوئے،

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ

ہمارے اور تمھارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا ہے حتی کہ تم اللہ اکیلے پر ایمان لے آؤ، مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے یہ کہنا

لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ

کہ میں ضرور تیرے لیے بخشش مانگوں گا، اور میں تیرے لیے اللہ (کی طرف) سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، اے ہمارے رب!

تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ④ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا

ہم نے تجھی پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا، اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے④ اے ہمارے رب! تو ہمیں ان لوگوں کے لیے فتنہ (آزمائش) نہ بنا جنھوں نے کفر کیا، اور ہمیں بخش دے،

رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑤ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا

اے ہمارے رب! بے شک تو ہی بڑا زبردست، خوب حکمت والا ہے⑤ بلاشبہ تمھارے لیے ان میں بہترین نمونہ ہے، اس شخص کے لیے جو اللہ

اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ⑥ ع

(سے ملنے) اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہو، اور جو کوئی (حق سے) منہ موڑے تو بے شک اللہ ہی بے پروا، نہایت قابل تعریف ہے⑥

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ

امید ہے کہ اللہ تمھارے اور ان لوگوں کے درمیان دوستی (پیدا) کر دے جن سے تمھاری دشمنی ہے، اور اللہ بہت قدرت والا ہے،

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑦ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ

اور اللہ خوب بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے⑦ اللہ تمھیں ان لوگوں کی بابت نہیں روکتا جو تم سے دین پر نہیں لڑے اور انھوں نے تمھیں

يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ⑧

تمھارے گھروں سے نہیں نکالا، کہ تم ان سے بھلائی کرو اور ان سے انصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے⑧

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا

بے شک اللہ تو تمھیں ان لوگوں کی بابت روکتا ہے جو تم سے دین پر لڑے اور انھوں نے تمھیں تمھارے گھروں سے نکالا اور تمھارے نکالنے میں

عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ⑨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

مدد کی، کہ تم ان سے دوستی کرو، اور جو کوئی ان سے دوستی کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں ⑨ اے ایمان والو! جب تمھارے پاس مومن عورتیں ہجرت

اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ

کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو، اللہ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے، پھر اگر تم انھیں مومن جانو تو انھیں کفار کی طرف نہ لوٹاؤ، نہ وہ (عورتیں)

مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ

ان (کفار) کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان (عورتوں) کے لیے حلال ہیں، اور تم ان (کفار) کو دے دو جو (مہر) انھوں نے خرچ کیا، اور تم پر

وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ

کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کر لو جب تم انھیں ان کے مہر دے دو اور تم کافر عورتوں کی عصمتیں قبضے میں نہ رکھو، اور مانگ لو جو (مہر) تم

وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ

نے خرچ کیا اور چاہیے کہ وہ (کفار) بھی مانگ لیں جو (مہر) انھوں نے خرچ کیا، یہ اللہ کا حکم (فیصلہ) ہے وہ تمھارے درمیان فیصلہ کرتا ہے

اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ⑩ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ

اور اللہ خوب جاننے والا، خوب حکمت والا ہے ⑩ اور اگر تمھاری بیویوں میں کوئی تم سے کفار کی طرف چلی جائیں،

فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ⑪

پھر تم (کفار سے) بدلہ لو (اور غنیمت ہاتھ لگے) تو جن کی بیویاں چلی گئیں، انھیں اس (مہر) کے برابر دے دو جو انھوں نے خرچ کیا، اور تم اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو ⑪

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا

اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں آئیں (اور) وہ آپ سے (ان امور پر) بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، اور نہ چوری کریں گی،

يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ

اور نہ زنا کریں گی، اور نہ اپنی اولاد قتل کریں گی، اور نہ بہتان لگائیں گی جو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے گھڑ لیں، اور نہ نیک کام میں آپ کی

وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑫

نافرمانی کریں گی، تو آپ ان سے بیعت لے لیں اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت مانگیں، بے شک اللہ خوب بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے ⑫

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ

اے ایمان والو! تم اس قوم سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے غضب (نازل) کیا، وہ آخرت سے مایوس ہو گئے ہیں جیسے کفار قبروں والوں

الرکوع 2 ع 7 8 الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ⑬ ع

(کے جی اٹھنے) سے مایوس ہو گئے ⑬

سُوْرَةُ الصَّفِّ
(61) مَدَنِيَّةٌ (109)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعَاتُهَا 2
اٰيَاتُهَا 14

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے، اور وہ بڑا زبردست، خوب حکمت والا ہے ① اے ایمان والو!
اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ② كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ③
تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں؟ ② اللہ کے ہاں بڑی ناراضی ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم کرتے نہیں ③
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④
بے شک اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صفیں باندھے لڑتے ہیں، گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں ④
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! تم مجھے ایذا کیوں دیتے ہو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ بلاشبہ میں تمھاری طرف اللہ کا
اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤ وَاِذْ
رسول ہوں، پھر جب وہ ٹیڑھے ہوگئے تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیے، اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا⑤ اور جب عیسیٰ
قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا
ابن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اس (کتاب) تورات کی جو
بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا
مجھ سے پہلے ہے اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں، وہ میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہوگا، پھر جب وہ (رسول) ان کے پاس
جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑥ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
کھلی نشانیوں کے ساتھ آیا تو وہ بولے: یہ تو کھلا جادو ہے⑥ اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے،
وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑦ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِــــُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ
حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے؟ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ⑦ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور (دین اسلام)
بِاَفْوَاهِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ⑧ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى
اپنے مونہوں سے بجھا دیں، جبکہ اللہ اپنا نور پورا کرنے والا ہے اگرچہ کافر ناپسند ہی کریں ⑧ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت
وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ⑨ ع يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع 1 9 9
اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک ناپسند ہی کریں ⑨ اے ایمان والو!
هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ⑩ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
کیا میں تمھیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمھیں دردناک عذاب سے نجات دے؟⑩ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ،

وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ۔ یہ تمھارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم

تَعْلَمُوْنَ ⑪ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

علم رکھتے ہو ⑪ وہ (اللہ) تمھارے گناہ بخش دے گا اور تمھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی،

وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ⑫ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا

اور پاکیزہ محلات میں (جو) ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں، یہ ہے عظیم کامیابی ⑫ اور ایک (نعمت) جسے تم پسند کرتے ہو،

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑬ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا

اللہ کی طرف سے مدد اور فتح قریب، اور مومنوں کو بشارت دے دیجیے ⑬ اے ایمان والو! تم اللہ کے مددگار ہو جاؤ،

اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ

جیسے عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا: اللہ کی راہ میں میرا مددگار کون ہے؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے مددگار ہیں،

قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ

تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے کفر کیا، تو ہم نے ان لوگوں کو، جو ایمان لائے،

2 ع 5 10 وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ⑭ ع

ان کے دشمنوں پر قوت دی تو وہ غالب آ گئے ⑭

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ (62) مَدَنِيَّةٌ (110)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 11

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① هُوَ الَّذِيْ

اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے، (وہ) بادشاہ ہے، نہایت پاک ذات، زبردست، بہت حکمت والا ① وہی ہے جس نے

بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

ان پڑھوں میں ایک رسول بھیجا انھی میں سے، وہ اس کی آیات ان پر تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے، اور

وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ② وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ

بلاشبہ اس سے پہلے تو وہ کھلی گمراہی میں پڑے تھے ② اور (اسے) ان میں سے دوسرے لوگوں کے لیے بھی (بھیجا) جو ابھی تک ان کے ساتھ نہیں ملے،

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④

اور وہ (اللہ) زبردست، خوب حکمت والا ہے ③ یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے یہ (فضل) دیتا ہے، اور اللہ عظیم فضل والا ہے ④

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ

ان لوگوں کی مثال، جنھیں حاملِ تورات بنایا گیا، پھر انھوں نے اسے نہیں اٹھایا، اس گدھے کی سی ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے، بری مثال ہے اس

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ⑤ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْۤا اِنْ

قوم کی جنھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا، اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا ⑤ (اے نبی!) کہہ دیجیے: اے لوگو جو یہودی

زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ⑥

ہوئے! اگر تم دعویٰ کرتے ہو کہ بے شک تم اللہ کے دوست ہو سب لوگوں کے سوا، تو موت کی تمنا کرو، اگر تم سچے ہو ⑥

وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ⑦ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ

اور وہ کبھی یہ تمنا نہیں کریں گے بوجہ ان (برے اعمال) کے جو وہ اپنے ہاتھوں آگے بھیج چکے ہیں، اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے⑦ کہہ

الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ

دیجیے: بے شک موت جس سے تم فرار ہوتے ہو، وہ تو یقیناً تمھیں ملنے والی ہے، پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو غیب اور حاضر کو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑧ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا 1 ع 8 11

جاننے والا ہے، پھر وہ تمھیں جتائے گا جو تم عمل کرتے تھے⑧ اے ایمان والو! جب اذان دی جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن، تو تم

اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑨ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ

اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت کرنا چھوڑ دو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو ⑨ پھر جب نماز پوری ہو جائے،

فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ⑩

تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، شاید تم فلاح پاؤ ⑩

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَیْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآىِٕمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ

اور (اے نبی!) جب وہ تجارت ہوتی یا کوئی تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں، کہہ دیجیے:

مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ⑪ ع 2 ع 3 12

جو اللہ کے پاس ہے وہ تماشے اور (سامانِ) تجارت سے کہیں بہتر ہے اور اللہ بہتر رزق دینے والا ہے⑪

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ (63) مَدَنِیَّةٌ (104)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰیَاتُهَا 11

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ

(اے نبی!) جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: ہم شہادت دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک آپ

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ ① اِتَّخَذُوْۤا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ

اس کے رسول ہیں۔ اور اللہ شہادت دیتا ہے کہ یقیناً منافق جھوٹے ہیں① انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے، پھر وہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے

سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ② ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ ③

ہیں، بے شک بہت برا ہے جو وہ عمل کرتے ہیں② یہ اس لیے کہ بے شک وہ ایمان لائے، پھر انھوں نے کفر کیا، تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی، تو وہ سمجھتے ہی

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ

نہیں ③ اور جب آپ انھیں دیکھیں تو آپ کو ان کے جسم اچھے لگتے ہیں اور اگر وہ (کوئی بات) کہیں تو آپ ان کی بات پر کان لگائیں گویا وہ ٹیک لگائی ہوئی

يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ④

لکڑیاں ہوں۔ وہ ہر اونچی آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں، وہی (اصل) دشمن ہیں، لہٰذا آپ ان سے بچیں، اللہ انھیں ہلاک کرے وہ کہاں پھیرے جاتے ہیں ④

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ

اور جب ان سے کہا جائے: آؤ، رسول اللہ تمھارے لیے استغفار کریں، تو وہ (نفی میں) اپنے سر پھیر لیتے ہیں، اور آپ انھیں

وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ⑤ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ

دیکھتے ہیں کہ وہ تکبر کرتے ہوئے رک جاتے ہیں ⑤ ان کے حق میں برابر ہے کہ آپ ان کے لیے استغفار کریں یا استغفار نہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑥ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ

کریں، اللہ انھیں ہرگز نہیں بخشے گا، بے شک اللہ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا ⑥ وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ تم ان پر خرچ نہ کرو

رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ⑦

جو رسول اللہ کے پاس ہیں، تاکہ وہ منتشر ہو جائیں، اور اللہ ہی کے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے، لیکن منافق سمجھتے نہیں ⑦

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ

وہ کہتے ہیں: البتہ اگر ہم لوٹ کر مدینے گئے تو معزز ترین لوگ وہاں سے ذلیل ترین لوگوں کو نکال دیں گے، اور عزت اللہ ہی کے لیے

وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ⑧ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع 1 8 13

ہے، اور اس کے رسول کے لیے، اور مومنوں کے لیے، لیکن منافق (اس حقیقت کو) نہیں جانتے ⑧ اے ایمان والو!

لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

تمھارے مال اور تمھاری اولاد تمھیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں، اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ خسارہ

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ⑨ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

پانے والے ہیں ⑨ اور تم اس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمھیں رزق دیا ہے، اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی ایک کو موت

فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِىْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ⑩

آئے، پھر وہ کہے: اے میرے رب! تو نے مجھے کچھ مدت تک اور کیوں نہ مہلت دی کہ میں صدقہ کرتا اور صالحین میں سے ہوتا ⑩

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑪ ع ع 2 3 14

اور اللہ کسی کو ہرگز مہلت نہ دے گا جب اس کی اجل آ جائے گی، اور اللہ اس سے خوب باخبر ہے جو تم عمل کرتے ہو ⑪

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ
(64) مَدَنِيَّةٌ (108)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعَاتُهَا 2
اٰيَاتُهَا 18

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے۔ اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے (ہر قسم کی) حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر خوب

قَدِيْرٌ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ②

قادر ہے ① وہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا، پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مومن، اور تم جو عمل کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے ②

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ يَعْلَمُ مَا فِي

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور تمھیں صورت دی، تو تمھاری صورتیں بہت اچھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ③ وہ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④ اَلَمْ

جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو، اور اللہ سینوں کے راز خوب جانتا ہے ④ کیا تمھارے

يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤

پاس ان لوگوں کی خبر نہیں آئی جنھوں نے اس سے پہلے کفر کیا؟ پھر انھوں نے اپنے عملوں کا وبال چکھا، اور ان کے لیے نہایت دردناک عذاب ہے ⑤

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا

یہ اس لیے کہ بے شک ان کے رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں لاتے تو وہ کہتے: کیا ہمیں بشر راہ دکھائیں گے؟ پھر انھوں نے کفر کیا اور (حق سے) منہ موڑا اور

وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ⑥ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ

اللہ نے (ان سے) بے پروائی کی، اور اللہ بے پروا، بہت قابل تعریف ہے ⑥ کافروں نے دعویٰ کیا کہ انھیں (قبروں سے) ہرگز نہیں اٹھایا جائے گا۔ (اے نبی!)

بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑦

کہہ دیجیے: کیوں نہیں؟ میرے رب کی قسم! تمھیں ضرور اٹھایا جائے گا، پھر تمھیں ضرور جتائے جائیں گے جو تم نے عمل کیے، اور یہ اللہ پر بالکل آسان ہے ⑦

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ⑧ يَوْمَ

چنانچہ تم اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا، اور اللہ اس سے خوب باخبر ہے جو تم عمل کرتے ہو ⑧ جس

يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ

دن وہ تمھیں اکٹھا کرے گا جمع ہونے کے دن، وہ ہار جیت کا دن ہے۔ اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اللہ اس

عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ

سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ابد تک۔

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ⑨ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۤىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑩ ع ۱ 10 15

یہی عظیم کامیابی ہے ⑨ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات جھٹلائیں وہی دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اور وہ برا ٹھکانا ہے ⑩

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ

جو مصیبت بھی آتی ہے وہ اللہ ہی کے حکم سے آتی ہے، اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے تو وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے، اور اللہ ہر چیز کو

شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۱۱﴾ وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوۡلِنَا الۡبَلٰغُ

خوب جاننے والا ہے ⑪ اور تم اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم (حق سے) منہ موڑو، تو ہمارے رسول کا کام بس

الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ وَ عَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۳﴾

کھول کر پہنچا دینا ہے ⑫ اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، اور لازم ہے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں ⑬

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ مِنۡ اَزۡوَاجِکُمۡ وَ اَوۡلَادِکُمۡ عَدُوًّا لَّکُمۡ فَاحۡذَرُوۡہُمۡ ۚ وَ اِنۡ تَعۡفُوۡا

اے ایمان والو! بے شک تمھاری بیویوں اور تمھاری اولاد میں سے بعض تمھارے دشمن ہیں، لہٰذا تم ان سے محتاط رہو۔ اور اگر معاف کردو اور درگزر

وَ تَصۡفَحُوۡا وَ تَغۡفِرُوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ وَ اَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ ؕ

کرو اور بخش دو تو بے شک اللہ خوب بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے ⑭ بلاشبہ تمھارے مال اور تمھاری اولاد فتنہ (آزمائش) ہیں، اور اللہ ہی کے پاس

وَ اللّٰہُ عِنۡدَہٗۤ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ وَ اسۡمَعُوۡا وَ اَطِیۡعُوۡا وَ اَنۡفِقُوۡا

اجر عظیم ہے ⑮ چنانچہ جہاں تک تمھاری استطاعت ہو تم اللہ سے ڈرو اور سنو، اور اطاعت کرو، اور خرچ کرو، یہ تمھاری ذات کے لیے بہتر ہے، اور

خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ ؕ وَ مَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۶﴾

جسے اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ⑯

اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ۙ﴿۱۷﴾

اگر تم اللہ کو قرض دو، قرضِ حسنہ، تو وہ اسے تمھارے لیے بڑھا دے گا اور تمھیں بخش دے گا۔ اور اللہ بڑا قدر دان، بہت حلم والا ہے ⑰

2 ع 8 16 عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّہَادَۃِ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱۸﴾ ع

وہ غیب اور ظاہر کا علم رکھنے والا، زبردست، خوب حکمت والا ہے ⑱

سُوۡرَۃُ الطَّلَاقِ (65) مَدَنِیَّۃٌ (99)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

رُکُوۡعَاتُہَا 2 اٰیَاتُہَا 12

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوۡہُنَّ لِعِدَّتِہِنَّ وَ اَحۡصُوا الۡعِدَّۃَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ

اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو انھیں ان کی عدت کے (آغاز) وقت میں طلاق دو، اور عدت گنتے رہو۔ اور اللہ

رَبَّکُمۡ ۚ لَا تُخۡرِجُوۡہُنَّ مِنۡۢ بُیُوۡتِہِنَّ وَ لَا یَخۡرُجۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّاۡتِیۡنَ بِفَاحِشَۃٍ

سے جو تمھارا رب ہے، ڈرو۔ تم انھیں ان کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ وہ خود نکلیں، مگر یہ کہ وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں، اور یہ

مُّبَیِّنَۃٍ ؕ وَ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰہِ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَہٗ ؕ

اللہ کی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو یقیناً اس نے خود پر ظلم کیا۔ (اے مخاطب!) تو نہیں جانتا شاید اللہ

لَا تَدۡرِیۡ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحۡدِثُ بَعۡدَ ذٰلِکَ اَمۡرًا ﴿۱﴾

اس (طلاق) کے بعد کوئی نئی راہ نکال دے ①

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا

پھر جب وہ اپنی عدت (ختم ہونے) کو پہنچیں تو تم انھیں معروف طریقے سے (اپنے پاس بحیثیت بیوی) روک لو یا انھیں معروف طریقے سے

ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ

چھوڑ دو، اور تم اپنے میں سے دو صاحب عدل آدمی گواہ بنا لو، اور اللہ کے لیے گواہی قائم کرو، اس (حکم) کی اسے نصیحت کی جاتی ہے جو

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ۬ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ② وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ

کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے، اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو وہ اس کے لیے (مشکلات سے) نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے② اور وہ

لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ

اسے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان تک نہیں ہوتا۔ اور جو شخص اللہ پر توکل کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے، بے شک اللہ اپنا کام

اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ③ وَ الّٰٓـِٔیْ یَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ

پورا کرکے رہتا ہے۔ بے شک اللہ نے ہر چیز کے لیے اندازہ مقرر کر رکھا ہے③ اور وہ جو حیض سے مایوس ہو جائیں تمھاری (طلاق یافتہ)

فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّ الّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ

عورتوں میں سے، اگر تم شک میں پڑو تو ان کی عدت تین ماہ ہے، اور (اسی طرح) ان کی بھی جنھیں (ابھی) حیض نہیں آیا۔ اور حمل والی عورتوں

اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ④

کی عدت وضع حمل تک ہے۔ اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو وہ اس کے لیے اس کے کام میں آسانی فرماتا ہے④

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَ یُعْظِمْ

یہ اللہ کا حکم ہے جسے اس نے تمھاری طرف نازل کیا ہے، اور جو شخص اللہ سے ڈرے تو وہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دیتا ہے،

لَهٗۤ اَجْرًا ⑤ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ

اور اسے زیادہ اجر دیتا ہے⑤ تم انھیں رہائش دو جہاں تم (خود) رہتے ہو اپنی حیثیت کے مطابق، اور ان کو تنگ کرنے کے لیے

لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ ؕ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ

انھیں تکلیف نہ دو۔ اور اگر وہ (طلاق یافتہ) حمل والیاں ہوں تو وضع حمل تک تم ان پر خرچ کرو، پھر اگر وہ (بچے کو) تمھارے لیے

فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَ اْتَمِرُوْا بَیْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ

دودھ پلائیں تو تم انھیں ان کی اجرت دو، اور (یہ) آپس میں دستور کے مطابق مشورے سے (طے) کرو، اور اگر تم باہم ضد پکڑ لو تو

لَهٗۤ اُخْرٰی ؕ⑥ لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ فَلْیُنْفِقْ مِمَّاۤ

اسے کوئی اور عورت دودھ پلائے⑥ پس لازم ہے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے، اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہو تو وہ

اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا ⑦ ع 1 7 17

اسی میں سے خرچ کرے جو اسے اللہ نے دیا۔ اللہ کسی شخص پر اتنی ہی ذمہ داری ڈالتا ہے جتنا اس نے اسے دیا۔ اللہ تنگی کے بعد جلد آسانی فرما دے گا⑦

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ

اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنھوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان کا شدید محاسبہ کیا،

وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ⑧ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ⑨

اور ہم نے انھیں ہولناک عذاب دیا ⑧ بالآخر (ان بستیوں نے) اپنے کرتوتوں کا وبال چکھا اور ان کے کرتوتوں کا انجام

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚۖۛ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ

خسارہ ہی تھا ⑨ اللہ نے ان کے لیے شدید عذاب تیار کیا ہے، لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اے عقل والو جو ایمان لائے ہو!

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ⑩ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ

تحقیق اللہ نے تمھاری طرف ذکر (قرآن) نازل کیا ہے ⑩ (اور) ایک رسول جو تم پر اللہ کی واضح آیات تلاوت کرتا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ

ہے، تاکہ وہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لائے۔ اور جو شخص اللہ پر

بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

ایمان لائے اور نیک عمل کرے، وہ اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ان میں ہمیشہ

فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ⑪ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

رہیں گے ابد تک۔ اللہ نے اس کے لیے اچھا رزق بنایا ہے ⑪ اللہ وہ ذات ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے

وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى

اور زمینیں بھی ان (آسمانوں) کی مثل، ان کے درمیان اس کا حکم نازل ہوتا ہے، تاکہ تم جان لو کہ بلاشبہ اللہ

2 ع 5 18 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ⑫ ع

ہر چیز پر خوب قادر ہے، اور بلاشبہ اللہ نے (اپنے) علم سے ہر شے کا احاطہ کر رکھا ہے ⑫

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ (66) مَدَنِيَّةٌ (107)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 12

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

اے نبی! آپ حرام کیوں ٹھہراتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے؟ آپ اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہیں۔ اور اللہ خوب بخشنے والا،

رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ

نہایت رحم کرنے والا ہے ① اللہ نے تمھارے لیے تمھاری (ناجائز) قسمیں کھولنا (توڑنا) فرض کر دیا ہے، اور اللہ تمھارا مولا ہے، اور وہ خوب جاننے والا،

الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ

خوب حکمت والا ہے ② اور جب نبی نے اپنی بیویوں میں سے کسی ایک سے ایک بات چھپا کر کہی، پھر جب اس نے (دوسری کو) وہ بتا دی اور اللہ نے وہ (گفتگو) اس (نبی)

وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا

پر ظاہر کر دی تو اس نے اس میں سے کچھ (اس بیوی کو) جتائی اور کچھ ٹال دی۔ پھر جب اس (نبی) نے اسے وہ (بات) بتائی تو وہ کہنے لگی: آپ کو یہ کس

نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③

نے بتائی؟ اس (نبی) نے فرمایا: مجھے علیم وخبیر (اللہ) نے خبر دی ہے ③

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ

اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو (تو بہتر ہے) پس تحقیق تمھارے دل (حق سے) ہٹ گئے ہیں، اور اگر

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ

تم دونوں اس (نبی) کے خلاف ایک دوسری کی مدد کرو گی تو اللہ خود اس کا مددگار ہے اور جبریل اور تمام نیک

ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ④ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ

مومن اور ان کے علاوہ (تمام) فرشتے (بھی) مددگار ہیں ④ اگر وہ (نبی) تمھیں طلاق دے تو شاید اس کا رب اس کو تم سے بہتر بیویاں بدلے میں دے،

مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ⑤

مسلمان، مومن ، فرمانبردار، توبہ کرنے والی، عبادت گزار، روزہ دار، شوہر دیدہ اور کنواری عورتیں ⑤

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ

اے ایمان والو! تم خود کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں،

وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ

اس پر تندمزاج اور سخت گیر فرشتے (مقرر) ہیں، اللہ انھیں جو حکم دے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے ،

وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ⑥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا

اور وہ وہی کرتے ہیں جو انھیں حکم دیا جاتا ہے ⑥ اے کفر کرنے والو! تم آج عذر پیش نہ کرو، یقیناً

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑦ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً ع 1 7 19

تمھیں وہی بدلہ دیا جائے گا جو تم عمل کرتے تھے ⑦ اے ایمان والو! تم اللہ کے حضور خالص توبہ کرو،

نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

شاید تمھارا رب تم سے تمھاری برائیاں دور کر دے اور تمھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ

نہریں جاری ہیں، اس دن جب اللہ نبی کو اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا، ان

يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ

کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑتا ہوگا، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور

لَنَا ج اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑧ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ

پورا کر اور ہماری مغفرت فرما، بے شک تو ہر چیز پر خوب قادر ہے ⑧ اے نبی! کفار اور منافقین سے جہاد کیجیے

وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ط وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑨ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ

اور ان پر سختی کیجیے، اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے ⑨ کفر کرنے والوں کے لیے اللہ نے مثال بیان فرمائی

كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ط كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ

نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی، دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے تحت (نکاح میں) تھیں، تو ان دونوں (عورتوں) نے ان کی خیانت کی،

فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ⑩

پھر وہ دونوں (رسول) ان دونوں (عورتوں) کو اللہ (کے عذاب) سے بچانے میں کچھ کام نہ آئے اور ان (عورتوں) سے کہا گیا: تم دونوں دوزخ میں داخل ہو جاؤ داخل ہونے والوں کے ساتھ ⑩

وقف لازم وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ م اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ

اور اللہ نے اہل ایمان کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کی، جب اس نے کہا: اے میرے رب! میرے لیے اپنے ہاں

بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ⑪ لا

جنت میں ایک گھر بنا، اور مجھے فرعون اور اس کے عمل (شر) سے نجات دے، اور مجھے ظالم قوم سے نجات دے ⑪ (اور مثال بیان فرمائی)

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ

مریم بنت عمران کی جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو ہم نے اس (کے گریبان) میں اپنی روح پھونکی، اور اس نے اپنے رب کے کلمات

2 ع 5 20 بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ⑫ ع

اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی، اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی

سُوْرَةُ الْمُلْكِ (67) مَكِّيَّةٌ (77)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعَاتُهَا 2
اٰيَاتُهَا 30

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ۫ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۨ ① الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ

وہ ذات بڑی ہی بابرکت ہے جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے ① وہ جس نے موت وحیات کو پیدا کیا تاکہ وہ تمھیں

لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ② الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ

آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے۔اور وہ زبردست ہے،خوب بخشنے والا ② وہ جس نے سات آسمان اوپر نیچے پیدا کیے۔

مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ③

(اے انسان!) تو رحمٰن کی تخلیق میں کوئی تفاوت نہیں دیکھے گا، پھر نگاہ ڈال، کیا تو کوئی دراڑ دیکھتا ہے؟ ③

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ④ وَلَقَدْ زَیَّنَّا

پھر بار بار نگاہ دوڑا، (تیری) نگاہ ذلیل وخوار ہو کر تیری طرف لوٹ آئے گی جبکہ وہ تھکی ماندی ہوگی ④ اور بلاشبہ ہم نے

السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ⑤

آسمانِ دنیا کو چراغوں سے زینت دی ہے، اور انھیں شیطانوں کو مار بھگانے کا ذریعہ بنایا ہے، اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ⑤

وَلِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ⑥ اِذَآ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا

اور جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا،ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے،اور (وہ) برا ٹھکانا ہے ⑥ جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی گدھے

لَهَا شَهِیْقًا وَّهِیَ تَفُوْرُ ۙ ⑦ تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ

کے زور سے چیخنے جیسی آوازیں سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی ⑦ قریب ہے کہ وہ غیظ وغضب سے پھٹ پڑے۔جب بھی کوئی گروہ اس میں ڈالا

اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ ⑧ قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ۬ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ

جائے گا،اس کے داروغے ان سے پوچھیں گے: کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ ⑧ وہ کہیں گے: کیوں نہیں! یقیناً ڈرانے والا ہمارے

مِنْ شَیْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ⑨ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ

پاس آیا تھا، چنانچہ ہم نے (اس ڈرانے والے کی) تکذیب کی اور کہا کہ اللہ نے (کسی پر) کچھ بھی نہیں اتارا، تم تو بہت بڑی گمراہی میں ہو ⑨ اور وہ کہیں

مَا كُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ⑩ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ⑪

گے: کاش ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے ⑩ پھر وہ اپنے گناہ کا اعتراف کریں گے، چنانچہ دوزخیوں پر لعنت ہے ⑪

اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ⑫ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا

بے شک جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں،ان کے لیے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے ⑫ اور تم اپنی بات چھپا کر کہو یا پکار کر کہو، بے شک وہ

بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑬ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ع ⑭ هُوَ الَّذِیْ ع 1 14 1

سینوں کے بھید جانتا ہے ⑬ بھلا وہ نہ جانے گا جس نے (سب کو) پیدا کیا۔اور وہی باریک بین، باخبر ہے ⑭ وہی ہے جس نے زمین کو تمھارے تابع کر

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿15﴾

دیا، لہٰذا تم اس کی راہوں میں چلو اور اس (اللہ) کے رزق میں سے کھاؤ، اور اسی کی طرف جی اٹھنا ہے ﴿15﴾

ءَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿16﴾

کیا تم اس (اللہ) سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمھیں زمین میں دھنسا دے تو ناگہاں وہ لرزنے لگے؟ ﴿16﴾

أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿17﴾

یا تم اس (اللہ) سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھراؤ کرنے والی آندھی بھیجے؟ پھر جلد تم جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے؟ ﴿17﴾ اور

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿18﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ

بلاشبہ تکذیب کر چکے وہ جو ان سے پہلے تھے، چنانچہ (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا تھا؟ ﴿18﴾ کیا انھوں نے اپنے اوپر پرندے نہیں دیکھے پر پھیلاتے اور

صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿19﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي

سکیڑتے ہوئے۔ انھیں (اللہ) رحمٰن کے سوا کوئی نہیں تھامتا، بے شک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ﴿19﴾ بھلا ایسا کون ہے جو تمھاری

هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿20﴾

فوج بن کر تمھاری مدد کرے سوائے رحمٰن کے؟ کافر تو نرے دھوکے میں ہیں ﴿20﴾

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿21﴾

بھلا ایسا کون ہے جو تمھیں رزق دے اگر رحمٰن اپنا رزق روک لے؟ (کوئی نہیں) لیکن وہ سرکشی اور (حق سے) گریز پر اڑے ہوئے ہیں ﴿21﴾

أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿22﴾

بھلا جو شخص اوندھا ہو کر اپنے چہرے کے بل چلتا ہو، وہ زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو بالکل سیدھا ہو کر صراط مستقیم پر چلتا ہو؟ ﴿22﴾

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ

کہہ دیجیے: وہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا اور تمھارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔

قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ﴿23﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿24﴾

تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو ﴿23﴾ کہہ دیجیے: وہی ہے جس نے تمھیں زمین میں پھیلایا، اور اسی کے حضور تم اکٹھے کیے جاؤ گے ﴿24﴾

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿25﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ ۖ

اور وہ (کافر) کہتے ہیں یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا اگر تم سچے ہو؟ ﴿25﴾ کہہ دیجیے: بے شک (اس کا) علم تو صرف اللہ کے پاس ہے،

وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿26﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا

اور بس میں تو واضح طور پر ڈرانے والا ہوں ﴿26﴾ پھر جب وہ اسے قریب دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا:

الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ﴿27﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا

یہی ہے جو تم مانگتے تھے ﴿27﴾ کہہ دیجیے: بھلا دیکھو تو! اگر اللہ مجھے اور ان کو جو میرے ساتھ ہیں، ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے تو کافروں

فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿28﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

کو دردناک عذاب سے کون پناہ دے گا؟﴿28﴾ کہہ دیجیے: وہ رحمٰن ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر ہم نے توکل کیا، چنانچہ تم جلد

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿29﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ

جان لوگے کہ کون کھلی گمراہی میں ہے﴿29﴾ کہہ دیجیے: بھلا دیکھو تو! اگر تمھارا (کنوؤں کا) پانی گہرا ہو جائے تو تمھارے پاس

يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿30﴾ ع 2 16 2

بہتا ہوا پانی کون لائے گا؟﴿30﴾

سورۃ القلم (68) مکیۃ (2)	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رکوعاتہا 2 اٰیاتہا 52

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿1﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿2﴾

نٓ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں﴿1﴾ (اے نبی!) آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں﴿2﴾

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿3﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿4﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ﴿5﴾

اور بے شک آپ کے لیے بے انتہا اجر ہے﴿3﴾ اور یقیناً آپ خُلقِ عظیم پر (کاربند) ہیں﴿4﴾ پھر جلد ہی آپ دیکھ لیں گے اور وہ (کفار) بھی دیکھ لیں گے﴿5﴾

بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿6﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۠ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿7﴾

کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے﴿6﴾ بے شک آپ کا رب ہی بہتر جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکا اور وہی بہتر جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو﴿7﴾ تو آپ

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿8﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿9﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿10﴾

جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کریں﴿8﴾ وہ چاہتے ہیں کہ آپ (کچھ) نرم پڑیں تو وہ بھی نرم پڑ جائیں﴿9﴾ اور آپ ہر قسمیں کھانے والے ذلیل کی بات

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ﴿11﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿12﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿13﴾

نہ مانیں﴿10﴾ جو طعنے دینے والا، انتہائی چغل خور ہے﴿11﴾ بھلائی سے روکنے والا، حد سے گزرنے والا، سخت گناہ گار ہے﴿12﴾ اجڈ، اس کے علاوہ حرام زادہ ہے﴿13﴾

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿14﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿15﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى

اس لیے کہ (وہ) مال اور بیٹوں والا ہے﴿14﴾ جب اس پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ پہلوں کے افسانے ہیں﴿15﴾ ہم جلد اسے (اس کی) سونڈ (ناک) پر داغ

الْخُرْطُوْمِ ﴿16﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿17﴾

لگائیں گے﴿16﴾ بے شک ہم نے انھیں آزمایا جیسے ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا، جب انھوں نے قسم کھائی کہ صبح ہوتے ہی اس کے پھل کو ضرور توڑ لیں گے﴿17﴾

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿18﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿19﴾ فَاَصْبَحَتْ

اور وہ "ان شاء اللہ" نہیں کہہ رہے تھے﴿18﴾ تو آپ کے رب کی طرف سے کوئی پھرنے والا (عذاب) اس (باغ) پر پھر گیا، جبکہ وہ سو رہے تھے﴿19﴾ پھر وہ

كَالصَّرِيْمِ ﴿20﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿21﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

باغ کٹی کھیتی کی طرح ہو گیا﴿20﴾ پھر صبح ہوتے ہی انھوں نے ایک دوسرے کو پکارا﴿21﴾ کہ تم اپنی کھیتی پر صبح سویرے چلو اگر تمھیں پھل توڑنا ہے﴿22﴾ چنانچہ

صٰرِمِيْنَ ﴿22﴾ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿23﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ

وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے تھے ﴿23﴾ کہ آج تمھارے پاس باغ میں کوئی مسکین داخل نہ ہونے پائے ﴿24﴾ اور وہ صبح سویرے (یہ سوچ

مِّسْكِيْنٌ ﴿24﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿25﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿26﴾

کر) لپکتے گئے کہ وہ (مسکینوں کو) روکنے پر قادر ہیں ﴿25﴾ پھر جب انھوں نے باغ دیکھا تو کہا: یقیناً ہم (راہ) بھول گئے ہیں ﴿26﴾

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿27﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿28﴾

(نہیں) بلکہ ہم تو محروم ہو گئے ﴿27﴾ ان کا بہترین کہنے لگا: کیا میں نے تمھیں نہیں کہا تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ ﴿28﴾

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿29﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿30﴾

انھوں نے کہا: پاک ہے ہمارا رب، بے شک ہم ہی ظالم تھے ﴿29﴾ پھر وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے ملامت کرنے لگے ﴿30﴾

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿31﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿32﴾

(اور) کہنے لگے: ہائے ہم پر افسوس! بے شک ہم ہی سرکش تھے ﴿31﴾ شاید ہمارا رب بدلے میں اس سے بہتر ہمیں دے، بے شک ہم اپنے رب کی طرف رغبت کرنے والے ہیں ﴿32﴾

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿33﴾ ع اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ ع 1 33 3

اسی طرح ہوتا ہے عذاب۔ اور آخرت کا عذاب تو سب سے بڑا ہے۔ کاش! انھیں علم ہوتا ﴿33﴾ بے شک متقین کے لیے ان کے وقف لازم

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿34﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿35﴾ ط مَا لَكُمْ ۣ وقفة

رب کے ہاں نعمت والے باغات ہیں ﴿34﴾ کیا پھر ہم مسلمانوں کو مجرموں کے برابر ٹھہرائیں گے؟ ﴿35﴾ تمھیں کیا ہوا، تم کیسے فیصلے

كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿36﴾ ج اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿37﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿38﴾ اَمْ لَكُمْ

کرتے ہو؟ ﴿36﴾ کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھ لیتے ہو؟ ﴿37﴾ (کہ) اس (کتاب) میں تمھاری من مانی باتیں

اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿39﴾ ج سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿40﴾ ج 15 مع

ہوں؟ ﴿38﴾ کیا تم نے ہم سے یوم قیامت تک پہنچنے والی قسمیں لی ہیں کہ تمھارے لیے وہ ہو گا جو تم فیصلہ کرو گے؟ ﴿39﴾ ان سے پوچھیے کہ ان میں کون اس کا ذمہ لیتا ہے؟ ﴿40﴾

اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿41﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ

کیا ان کے کوئی شریک ہیں؟ تو چاہیے کہ وہ اپنے شریک لے آئیں اگر وہ سچے ہیں ﴿41﴾ جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور انھیں سجدے کے

سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿42﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ

لیے بلایا جائے گا تو وہ (سجدہ) نہ کر سکیں گے ﴿42﴾ ان کی نظریں جھکی ہوں گی، ان پر ذلت چھا رہی ہو گی۔ اور تحقیق (دنیا میں) انھیں سجدے کے لیے

وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿43﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا

بلایا جاتا تھا جب کہ وہ صحیح سالم تھے ﴿43﴾ لہٰذا چھوڑ دیجیے مجھے اور اس کو جو اس حدیث (قرآن) کو جھٹلاتا ہے، ہم انھیں آہستہ آہستہ (تباہی کی طرف

الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿44﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿45﴾

لے جائیں گے اس طرح کہ انھیں علم تک نہ ہو گا ﴿44﴾ اور میں انھیں ڈھیل دیتا ہوں، بے شک میری تدبیر انتہائی پختہ ہے ﴿45﴾

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿46﴾ۚ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿47﴾ۚ

(اے نبی!) کیا آپ ان سے اجر مانگتے ہیں جو وہ چٹی کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں؟﴿46﴾ کیا ان کے پاس (علمِ) غیب ہے تو وہ (اس سے) لکھ لاتے ہیں؟﴿47﴾

وقف لازم

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿48﴾ؕ

چنانچہ آپ اپنے رب کے حکم کے لیے صبر کریں اور مچھلی والے (یونس) کی طرح نہ ہوں، جب اس نے (اللہ کو) پکارا تھا جبکہ وہ غم سے بھرا ہوا تھا﴿48﴾

لَوْلَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿49﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ

اگر اس کے رب کا احسان اسے نہ سنبھالتا تو وہ چٹیل میدان میں پھینکا جاتا جبکہ وہ مذموم ہوتا﴿49﴾ پھر اس کے رب نے اسے نوازا

وقف لازم

فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿50﴾ وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا

اور اس کو صالحین میں شامل کیا﴿50﴾ یوں لگتا ہے جیسے کافر اپنی (بری) نظروں سے آپ کو پھسلا دیں گے جب وہ یہ ذکر (قرآن)

الربع 2 ع 19 4

الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿51﴾ۘ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿52﴾ع

سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بے شک وہ تو یقیناً دیوانہ ہے﴿51﴾ اور یہ (قرآن) تو سب جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔﴿52﴾

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ (69) مَكِّیَّةٌ (78)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰیَاتُهَا 52

اَلْحَآقَّةُ ﴿1﴾ۙ مَا الْحَآقَّةُ ﴿2﴾ۚ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿3﴾ؕ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿4﴾

ثابت ہونے والی﴿1﴾ کیا ہے ثابت ہونے والی؟﴿2﴾ اور آپ کو کس نے خبر دی کیا ہے ثابت ہونے والی؟﴿3﴾ ثمود اور عاد نے اس تہلکہ خیز (قیامت)

فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِیَةِ ﴿5﴾ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ ﴿6﴾ۙ سَخَّرَهَا

کو جھٹلایا﴿4﴾ تو جو ثمود تھے وہ انتہائی اونچی خوفناک آواز سے ہلاک کیے گئے﴿5﴾ اور جو عاد تھے تو وہ یخ تند و تیز بے قابو آندھی سے ہلاک ہوئے﴿6﴾

عَلَیْهِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَّثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍ ۙ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِیْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ

اللہ نے اسے ان پر سات راتیں اور آٹھ دن جڑ کاٹنے (فنا کرنے) کے لیے مسلط رکھا، پھر تم اس قوم کو پچھاڑے (ہلاک کیے) ہوئے دیکھتے ہو گویا وہ

نَخْلٍ خَاوِیَةٍ ﴿7﴾ۚ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ﴿8﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ

کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں﴿7﴾ پھر کیا آپ ان کی کوئی باقیات دیکھتے ہیں؟﴿8﴾ اور فرعون اور جو اس سے پہلے تھے اور الٹائی گئی بستیوں والے گناہ

وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿9﴾ۚ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِیَةً ﴿10﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا

کرتے تھے﴿9﴾ پھر انھوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو اس (رب) نے انھیں نہایت سخت گرفت میں لے لیا﴿10﴾ بے شک جب

الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِ ﴿11﴾ۙ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِیَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ﴿12﴾

پانی میں طغیانی آئی تو ہم نے تمھیں بہتی کشتی میں سوار کیا﴿11﴾ تاکہ ہم تمھارے لیے اس (فعل) کو نصیحت بنا دیں اور (تاکہ) یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں﴿12﴾

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿13﴾ۙ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿14﴾ۙ

پھر جب صور میں ایک ہی بار پھونک ماری جائے گی﴿13﴾ اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک ہی چوٹ سے ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے﴿14﴾

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿15﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿16﴾

تو اس دن واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہوگی (15) اور آسمان پھٹ جائے گا، تو وہ اس دن بہت کمزور ہوگا (16)

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ط وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿17﴾

اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے، اور اس دن آٹھ (فرشتے) آپ کے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے (17)

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿18﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ

اس دن تمھاری پیشی ہوگی اور تمھارا کوئی راز خفیہ نہ رہے گا (18) پھر جسے اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا:

هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿19﴾ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿20﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿21﴾

لو! میرا اعمال نامہ پڑھو (19) بے شک مجھے یقین تھا کہ مجھے اپنے حساب کو ملنا ہے (20) چنانچہ وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا (21) بہشت بریں

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿22﴾ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿23﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ

میں (22) اس کے پھل قریب جھکے ہوں گے (23) (کہا جائے گا:) مزے سے کھاؤ اور پیو ان (اعمال) کے بدلے جو تم نے گزرے دنوں

الْخَالِيَةِ ﴿24﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿25﴾

میں آگے بھیجے (24) اور جسے اس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا: کاش! مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا (25)

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿26﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿27﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿28﴾ هَلَكَ

اور مجھے خبر نہ ہوتی میرا حساب کیا ہے (26) کاش! وہی (موت) فیصلہ کن (ثابت) ہوتی (27) مجھے میرے مال نے کچھ فائدہ نہ دیا (28) میری

عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿29﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿30﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿31﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا

حکومت مجھ سے چھن گئی (29) (حکم ہوگا:) اسے پکڑو، پھر طوق ڈال دو (30) پھر اسے جہنم کی آگ میں جھونک دو (31) پھر ایک زنجیر میں،

سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿32﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿33﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ

جس کی پیمائش ستر گز ہے، اسے جکڑ (یا پرو) دو (32) بے شک وہ اللہ عظیم پر ایمان نہیں لاتا تھا (33) اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے پر شوق

الْمِسْكِيْنِ ﴿34﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿35﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿36﴾

دلاتا تھا (34) لہٰذا آج یہاں کوئی اس کا غم خوار دوست نہیں (35) اور زخموں کے دھوون کے سوا کوئی کھانا نہیں (36)

ع 1 37 5 لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿37﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿38﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿39﴾

خطا کاروں کے سوا اسے کوئی نہیں کھاتا (37) تو میں ان چیزوں کی قسم کھاتا ہوں جو تم دیکھتے ہو (38) اور (ان کی) جو تم نہیں دیکھتے (39)

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿40﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ط قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿41﴾

بلاشبہ یہ (قرآن) رسول کریم کا قول ہے (40) اور یہ کسی شاعر کا قول نہیں، تم کم ہی ایمان لاتے ہو (41) اور نہ (یہ)

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ط قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿42﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿43﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ

کسی کاہن کا قول ہے، تم کم ہی نصیحت پکڑتے ہو (42) (یہ تو) رب العالمین کی طرف سے نازل شدہ ہے (43) اور اگر یہ ہم

عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿44﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿45﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿46﴾ فَمَا مِنْكُمْ

پر کوئی بات گھڑ کر لگاتا﴿44﴾ تو یقیناً ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے ﴿45﴾ پھر ہم اس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے﴿46﴾ پھر تم میں سے کوئی ایک بھی (ہمیں)

مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿47﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿48﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿49﴾

اس سے روکنے والا نہ ہوتا﴿47﴾ اور بلاشبہ یہ (قرآن) تو متقین کے لیے نصیحت ہے﴿48﴾ اور یقیناً ہمیں علم ہے کہ تم میں سے بعض (اس کی) تکذیب کرتے

ع 2 15 6 وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿50﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿51﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿52﴾ ع

ہیں﴿49﴾ اور یقیناً وہ (جھٹلانا) کافروں کے لیے باعث حسرت ہے﴿50﴾ اور بے شک یہ ثابت شدہ یقین ہے﴿51﴾ چنانچہ اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کیجیے﴿52﴾

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ (70) مَكِّيَّةٌ (79)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 44

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿1﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿2﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿3﴾

ایک سائل نے عذاب مانگا جو واقع ہونے والا ہے﴿1﴾ کافروں پر، کوئی اسے ٹالنے والا نہیں﴿2﴾ اس اللہ کی طرف سے جو اونچے درجوں والا ہے﴿3﴾

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿4﴾

فرشتے اور روح (جبریل) اس کی طرف چڑھیں گے ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے﴿4﴾

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿5﴾ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿6﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿7﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ

تو (اے نبی!) آپ صبر جمیل سے کام لیجیے﴿5﴾ بے شک وہ (لوگ) اس کو دور دیکھتے ہیں﴿6﴾ اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں﴿7﴾ جس دن آسمان پگھلے تانبے

كَالْمُهْلِ ﴿8﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿9﴾ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿10﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ

جیسا ہوگا﴿8﴾ اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون جیسے ہو جائیں گے﴿9﴾ اور کوئی جگری دوست کسی جگری دوست کو نہ پوچھے گا﴿10﴾ حالانکہ وہ انھیں دکھلا بھی

الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ﴿11﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿12﴾ وَفَصِيْلَتِهِ

دیے جائیں گے۔ مجرم چاہے گا کاش! عذاب سے (بچنے کو) اپنے بیٹے فدیے میں دے دے﴿11﴾ اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی﴿12﴾ اور اپنا خاندان جو اسے

الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ﴿13﴾ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿14﴾ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى ﴿15﴾

پناہ دیتا تھا﴿13﴾ اور جتنے زمین پر ہیں سب، پھر وہ (فدیہ) اسے نجات دلا دے﴿14﴾ ہرگز نہیں! بے شک وہ بھڑکتی آگ ہے﴿15﴾

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿16﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿17﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿18﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ

چمڑیاں ادھیڑ دینے والی﴿16﴾ وہ (ہر) اس شخص کو پکارے گی جس نے پیٹھ پھیری اور (حق سے) منہ موڑا﴿17﴾ اور (مال) جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا﴿18﴾

هَلُوْعًا ﴿19﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿20﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿21﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿22﴾ الَّذِيْنَ

بے شک انسان کو بے صبر (تھڑدِلا) پیدا کیا گیا﴿19﴾ جب اسے شر پہنچے تو گھبرا جاتا ہے﴿20﴾ اور جب اسے خیر ملے تو نہایت کنجوس بن جاتا ہے﴿21﴾ مگر وہ

هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿23﴾ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿24﴾

نمازی﴿22﴾ جو اپنی نماز پر ہمیشہ قائم ہیں﴿23﴾ اور جن کے مالوں میں حق مقرر ہے﴿24﴾

لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿25﴾ وَ الَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿26﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ

سوالی اور محروم کا ﴿25﴾ اور جو یوم جزا کی تصدیق کرتے ہیں ﴿26﴾ اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے

عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿27﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿28﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ

والے ہیں ﴿27﴾ بے شک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ﴿28﴾ اور جو اپنی شرمگاہوں کی

حٰفِظُوْنَ ﴿29﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿30﴾

حفاظت کرنے والے ہیں ﴿29﴾ سوائے اپنی بیویوں یا اپنی لونڈیوں کے، پھر یقیناً ان پر کوئی ملامت نہیں ﴿30﴾

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿31﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

پھر جو کوئی اس کے علاوہ چاہے تو وہی حد سے گزرنے والے ہیں﴿31﴾ اور جو اپنی امانتیں اور اپنے عہد نبھانے والے ہیں﴿32﴾ اور جو اپنی

رٰعُوْنَ ﴿32﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿33﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿34﴾

شہادتوں پر قائم ہیں﴿33﴾ اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں﴿34﴾ وہی لوگ باغوں میں معزز ہوں گے﴿35﴾ پھر (اے نبی!) کافروں کو کیا

ع 1 35 7 اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿35﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿36﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ

ہوا ہے کہ آپ کی طرف دوڑے آرہے ہیں ﴿36﴾ دائیں سے اور بائیں سے گروہ کے گروہ؟﴿37﴾ کیا ان میں سے ہر شخص طمع رکھتا ہے

الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿37﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿38﴾ كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ

کہ اسے نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟﴿38﴾ ہرگز نہیں! بے شک ہم نے انھیں اس چیز سے تخلیق کیا جسے وہ جانتے ہیں﴿39﴾ پس میں

مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿39﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿40﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ

مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں، یقیناً ہم قادر ہیں﴿40﴾ اس بات پر کہ (انھیں) بدل کر ان سے بہتر لے آئیں، اور ہم عاجز

خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿41﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ

ومغلوب نہیں﴿41﴾ چنانچہ آپ انھیں چھوڑ دیجیے، وہ باتیں بنائیں اور کھیلیں حتیٰ کہ اپنے اس دن سے دوچار ہوں جس کا ان

الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿42﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿43﴾

سے وعدہ کیا جاتا ہے﴿42﴾ جس دن وہ قبروں سے دوڑتے نکلیں گے جیسے وہ آستانوں کی طرف دوڑ رہے ہوں﴿43﴾

ع 2 9 8 خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿44﴾

ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی، ان پر ذلت چھارہی ہوگی۔ یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے﴿44﴾

سُوْرَةُ نُوْحٍ (71) مَكِّيَّةٌ (71)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 28

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿1﴾ قَالَ

بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ تو اپنی قوم کو ڈرا، اس سے پہلے کہ انھیں دردناک عذاب آلے﴿1﴾ اس نے کہا: اے میری قوم!

یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۙ② اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اتَّقُوۡہُ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ۙ③ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ

بے شک میں تمھیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں② یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو③ وہ گناہوں سے تمھاری مغفرت

مِّنۡ ذُنُوۡبِکُمۡ وَ یُؤَخِّرۡکُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوۡ کُنۡتُمۡ وقف لازم

کرے گا اور تمھیں ایک مقرر وقت تک مہلت دے گا۔ بے شک جب اللہ کا مقرر وقت آ جائے تو وہ مؤخر نہیں ہوتا۔ کاش! تمھیں علم ہوتا④

تَعۡلَمُوۡنَ ④ قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّ نَہَارًا ۙ⑤ فَلَمۡ یَزِدۡہُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا ⑥

اس نے کہا: میرے رب! بے شک میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی⑤ چنانچہ میری دعوت نے ان کے (حق سے) فرار ہی کو زیادہ کیا⑥

وَ اِنِّیۡ کُلَّمَا دَعَوۡتُہُمۡ لِتَغۡفِرَ لَہُمۡ جَعَلُوۡۤا اَصَابِعَہُمۡ فِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ وَ اسۡتَغۡشَوۡا ثِیَابَہُمۡ وَ اَصَرُّوۡا

اور میں نے جب بھی انھیں دعوت دی تاکہ تو ان کی مغفرت کرے، تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑے

وَ اسۡتَکۡبَرُوا اسۡتِکۡبَارًا ۚ⑦ ثُمَّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُہُمۡ جِہَارًا ۙ⑧ ثُمَّ اِنِّیۡۤ اَعۡلَنۡتُ لَہُمۡ وَ اَسۡرَرۡتُ

(اوپر) لپیٹ لیے اور ضد کی اور انتہائی تکبر کیا⑦ پھر بے شک میں نے انھیں کھلی دعوت دی⑧ پھر میں نے ان سے علانیہ کہا اور چپکے

لَہُمۡ اِسۡرَارًا ۙ⑨ فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ۙ⑩ یُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ

چپکے بھی سمجھایا⑨ چنانچہ میں نے کہا: تم اپنے رب سے استغفار کرو۔ بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا ہے⑩ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش

مِّدۡرَارًا ۙ⑪ وَّ یُمۡدِدۡکُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ جَنّٰتٍ وَّ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ اَنۡہٰرًا ؕ⑫

برسائے گا⑪ اور تمھیں مال اور بیٹوں سے بڑھائے گا اور تمھارے لیے باغ پیدا کرے گا اور نہریں جاری کرے گا⑫

مَا لَکُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰہِ وَقَارًا ۚ⑬ وَ قَدۡ خَلَقَکُمۡ اَطۡوَارًا ⑭

تمھیں کیا ہوا ہے کہ اللہ کے لیے وقار (عظمت) کا عقیدہ نہیں رکھتے؟⑬ حالانکہ اس نے تمھیں کئی مرحلوں میں تخلیق کیا ہے⑭

اَلَمۡ تَرَوۡا کَیۡفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ⑮ وَّ جَعَلَ الۡقَمَرَ فِیۡہِنَّ نُوۡرًا وَّ جَعَلَ

کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے سات آسمان تہ بہ تہ کیسے تخلیق کیے؟⑮ اور اس نے ان میں چاند کو روشن اور سورج کو

الشَّمۡسَ سِرَاجًا ⑯ وَ اللّٰہُ اَنۡۢبَتَکُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ نَبَاتًا ۙ⑰ ثُمَّ یُعِیۡدُکُمۡ فِیۡہَا وَ یُخۡرِجُکُمۡ

چراغ بنایا؟⑯ اور اللہ ہی نے تمھیں زمین سے (خاص انداز سے) اگایا؟⑰ پھر وہ تمھیں اس میں لوٹائے گا، اور پھر تمھیں

اِخۡرَاجًا ⑱ وَ اللّٰہُ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ بِسَاطًا ۙ⑲ لِّتَسۡلُکُوۡا مِنۡہَا سُبُلًا فِجَاجًا ⑳ ع قَالَ ع 1 20 9

(دوبارہ) نکالے گا⑱ اور اللہ نے زمین کو تمھارے لیے بچھونا بنایا⑲ تاکہ تم اس کی کھلی راہوں میں چلو⑳ نوح نے کہا: اے میرے رب!

نُوۡحٌ رَّبِّ اِنَّہُمۡ عَصَوۡنِیۡ وَ اتَّبَعُوۡا مَنۡ لَّمۡ یَزِدۡہُ مَالُہٗ وَ وَلَدُہٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۚ㉑ وَ مَکَرُوۡا

بے شک انھوں نے میری نافرمانی کی اور ان کا اتباع کیا جنھیں ان کے مال اور اولاد نے خسارے ہی میں بڑھایا㉑ اور انھوں نے بڑے

مَکۡرًا کُبَّارًا ۚ㉒ وَ قَالُوۡا لَا تَذَرُنَّ اٰلِہَتَکُمۡ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۬ۙ وَّ لَا یَغُوۡثَ

بڑے مکر کیے㉒ اور انھوں نے کہا: تم اپنے معبودوں کو نہ چھوڑو، اور نہ چھوڑو تم وَدّ کو اور نہ سُواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو㉓

وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿23﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿24﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ

اور انھوں نے بہتوں کو گمراہ کیا، اور (اے اللہ!) تو ظالموں کو ضلالت ہی میں زیادہ کر ﴿24﴾ وہ اپنی خطا کاریوں کی وجہ سے غرق کیے گئے، پھر

اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿25﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ

دوزخ میں داخل کیے گئے، تو انھوں نے اللہ کے سوا کوئی اپنا مددگار نہ پایا ﴿25﴾ اور نوح نے کہا: اے میرے رب! زمین پر بسنے والے کسی کافر کو

لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿26﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ

نہ چھوڑ ﴿26﴾ بلاشبہ اگر تو انھیں چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور (آئندہ)

يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿27﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ

فاجر کافر ہی جنیں گے ﴿27﴾ اے میرے رب! تو میری اور میرے والدین کی مغفرت فرما اور (ہر) اس شخص کی جو میرے گھر میں مومن ہو کر

ع 2 8 10 بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿28﴾ ع

داخل ہو اور مومنین اور مومنات کی (مغفرت کر) اور ظالموں کو بربادی اور ہلاکت ہی میں زیادہ کر ﴿28﴾

سُوْرَةُ الْجِنِّ (72) مَكِّيَّةٌ (40)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 28

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿1﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى

(اے نبی!) کہہ دیجیے: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) غور سے سنا تو انھوں نے کہا: بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن

الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿2﴾

سنا ہے ﴿1﴾ وہ رشد و ہدایت کی راہ دکھاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے ہیں، اور ہم کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے ﴿2﴾

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿3﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى

اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت اونچی ہے، نہ اس نے (اپنی) کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ اولاد ﴿3﴾ اور یہ کہ ہمارے بے وقوف اللہ کی بابت ناحق جھوٹی

اللّٰهِ شَطَطًا ﴿4﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿5﴾ وَّاَنَّهٗ

باتیں لگاتے تھے ﴿4﴾ اور یہ کہ ہمارا خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ پر ہرگز جھوٹ نہیں بولیں گے ﴿5﴾ اور بے شک انسانوں کے کچھ مرد جنوں کے کچھ

كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿6﴾

مردوں کی پناہ پکڑتے تھے تو انھوں نے ان کو سرکشی میں بڑھایا ﴿6﴾

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿7﴾ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ

اور یہ کہ انھوں نے خیال کیا تھا جیسے تم (جنوں) نے خیال کیا تھا کہ اللہ کسی کو دوبارہ نہیں اٹھائے گا ﴿7﴾ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو

فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ﴿8﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ

اسے سخت پہریداروں اور شہابوں (شعلوں) سے بھرا پایا ﴿8﴾ اور یہ کہ ہم آسمان کے ٹھکانوں میں سن گن لینے کو بیٹھا کرتے تھے، چنانچہ

فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا (9) وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي

اب جو سننے کی کوشش کرتا ہے تو ایک شہاب اپنی گھات میں پاتا ہے (9) اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ کیا زمین والوں کے لیے برا ارادہ

الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا (10) وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ط كُنَّا

کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے لیے بھلائی کا ارادہ کیا ہے (10) اور یہ کہ ہم میں سے نیک بھی ہیں اور اس کے سوا بھی ہیں،

طَرَآئِقَ قِدَدًا (11) وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا (12) وَّاَنَّا لَمَّا

ہم مختلف طریقوں (مذاہب) پر تھے (11) اور یہ کہ ہمیں یقین ہو چکا کہ ہم اللہ کو زمین میں ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور نہ (کہیں) بھاگ کر ہی عاجز کر سکتے ہیں (12)

سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ط فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا (13) وَّاَنَّا مِنَّا

اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت (کی بات) سنی تو اس پر ایمان لے آئے، پھر جو کوئی اپنے رب پر ایمان لائے تو اسے نہ تو کسی نقصان کا خوف ہوگا اور نہ ظلم کا (13)

الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ط فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا (14) وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا

اور یہ کہ ہم میں مسلمان بھی ہیں اور ظالم بھی، پھر جو کوئی اسلام لائے تو انھوں نے ہدایت کی راہ ڈھونڈ لی (14) اور لیکن جو ظالم ہیں تو وہ جہنم کا ایندھن ہیں (15)

لِجَهَنَّمَ حَطَبًا (15) وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا (16) لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ط

اور (وحی کی گئی ہے) کہ اگر (لوگ) سیدھی راہ پر قائم رہتے تو ہم انھیں خوب سیراب کرتے (16) تاکہ ہم اس میں انھیں آزمائیں، اور جو کوئی اپنے رب کے

وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا (17) وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا

ذکر سے منہ موڑے گا تو اسے وہ بڑھتے چڑھتے عذاب میں مبتلا کرے گا (17) اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کے لیے ہیں، لہٰذا اللہ کے سا

مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا (18) وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا (19) ط

تھ کسی کو بھی نہ پکارو (18) اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ (محمد ﷺ) اللہ کو پکارنے کے لیے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ لوگ (کفار) اس پر ٹوٹ پڑیں (19)

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا (20) قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا ع 1 19 11

کہہ دیجیے: بے شک میں اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا (20) کہہ دیجیے: بلاشبہ میں تمھارے لیے کسی نقصان کا

رَشَدًا (21) قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا (22)

اختیار نہیں رکھتا اور نہ بھلائی کا (21) کہہ دیجیے: یقیناً مجھے اللہ (کے عذاب) سے کوئی پناہ نہ دے گا اور اس کے سوا میں ہرگز کوئی جائے پناہ نہیں پاؤں گا (22)

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ط وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

اللہ کا حکم اور اس کے پیغام پہنچانے کے سوا (میں کوئی اختیار نہیں رکھتا) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو بے شک اس کے لیے

فِيْهَآ اَبَدًا (23) ط حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا (24)

آتش جہنم ہے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ابد تک (23) حتیٰ کہ جب وہ دیکھیں گے جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو انھیں جلد معلوم

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا (25) عٰلِمُ الْغَيْبِ

ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور تر اور تعداد میں کم تر ہیں (24) کہہ دیجیے: میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ قریب

فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿26﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ

ہے یا اس کے لیے میرے رب نے کوئی لمبی مدت رکھی ہے (25) (وہی) عالم الغیب ہے، وہ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا (26) سوائے کسی رسول

يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿27﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ

کے جسے وہ پسند کرے، پھر بے شک وہ اس (رسول) کے آگے اور پیچھے نگہبان لگا دیتا ہے (27) تاکہ وہ معلوم کرے کہ انھوں نے اپنے رب کے پیغام

2 ع 9 12 رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿28﴾ ع

پہنچا دیے ہیں، اور اس نے ان کے گرد و پیش کا احاطہ کیا ہوا ہے اور اس نے ہر چیز کو شمار کر رکھا ہے (28)

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

(73) مَكِّيَّةٌ (3) | رُكُوْعَاتُهَا 2 | اٰيَاتُهَا 20

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿1﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿2﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ﴿3﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ

اے چادر لپیٹنے والے! (1) رات میں قیام کیجیے مگر تھوڑا سا (2) (یعنی) رات کا نصف، یا اس سے تھوڑا سا کم کیجیے (3) یا اس پر (کچھ) زیادہ کیجیے اور قرآن

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿4﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿5﴾

خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھیے (4) یقیناً ہم جلد آپ پر ایک بھاری بات ڈالیں گے (5)

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ﴿6﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ﴿7﴾

بلاشبہ رات کا اٹھنا (نفس کے) کچلنے میں زیادہ سخت اور دعا و ذکر کے لیے مناسب تر ہے (6) یقیناً دن میں آپ کے لیے بہت مصروفیت ہے (7)

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿8﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اور اپنے رب کا نام ذکر کیجیے اور سب سے کٹ کر اسی کی طرف متوجہ ہو جائیے (8) (وہ) مشرق و مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی

فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿9﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿10﴾ وَذَرْنِيْ

معبود نہیں، لہٰذا اسی کو کارساز بنالیجیے (9) اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر صبر کیجیے اور انھیں اچھے طریقے سے چھوڑ دیجیے (10) اور مجھے

وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿11﴾ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿12﴾ وَّطَعَامًا

اور تکذیب کرنے والے آسودہ حال لوگوں کو تنہا چھوڑ دیجیے اور انھیں تھوڑی سی مہلت دیجیے (11) بے شک ہمارے پاس بیڑیاں

ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿13﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا

اور بھڑکتی آگ ہے (12) اور گلے میں اٹکنے والا طعام اور دردناک عذاب ہے (13) جس دن زمین اور پہاڑ کانپیں گے اور پہاڑ

مَّهِيْلًا ﴿14﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ

ریت کے بھربھرے ٹیلے ہوں گے (14) بے شک ہم نے تمھاری طرف ایک رسول بھیجا جو تم پر شاہد ہے جیسے ہم نے فرعون کی طرف

رَسُوْلًا ﴿15﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿16﴾

رسول بھیجا تھا (15) چنانچہ فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے نہایت سختی سے پکڑ لیا (16)

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا ۖ ⑰ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ ۢ بِهٖ ؕ

پھر تم (عذاب سے) کیسے بچو گے اگر تم نے اس دن کا انکار کیا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا؟ ⑰ جس (کی شدت) سے آسمان پھٹ جائے گا۔ اس (اللہ) کا

ع 19 13 كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ⑱ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ⑲ ع اِنَّ

وعدہ ہو کے رہنا ہے ⑱ بے شک یہ (قرآن) تو نصیحت ہے، پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچانے والی) راہ اختیار کرلے ⑲ یقیناً آپ کے

رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ

رب کو علم ہے کہ آپ قریباً دو تہائی رات یا نصف رات یا ایک تہائی رات قیام کرتے ہیں اور آپ کے ساتھیوں میں سے ایک گروہ بھی۔

وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ

اور اللہ ہی رات اور دن کا (پورا) اندازہ کرتا ہے۔ اسے علم ہے کہ تم اسے نبھا نہیں سکو گے، چنانچہ اس نے تم پر مہربانی

الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ

کی، پھر قرآن میں سے جتنا آسان ہو تم پڑھو۔ اسے علم ہے کہ تم میں کتنے بیمار ہوں گے اور کتنے اور زمین میں اللہ

فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

کا فضل ڈھونڈتے پھریں گے، اور کتنے اور اللہ کی راہ میں لڑیں گے، چنانچہ اس (قرآن) میں سے جتنا آسان ہو پڑھو،

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ

اور نماز قائم کرو اور زکاۃ دو اور اللہ کو قرض حسنہ دو۔ اور تم اپنے آپ کے لیے جو نیکی آگے بھیجو گے تو اسے اللہ کے ہاں

ع 2 1 14 عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑳ ع

بہتر اور زیادہ اجر والی پاؤ گے۔ اور اللہ سے استغفار کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ⑳

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ (74) مَكِّيَّةٌ (4)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 56

رُكُوْعَاتُهَا 2

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ① قُمْ فَاَنْذِرْ ② وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ③ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ④

اے لحاف لپیٹنے والے! ① اٹھیے اور ڈرائیے ② اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجیے ③ اور اپنے کپڑے پاک رکھیے ④

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ⑤ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ⑥ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ⑦ فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوْرِ ⑧

اور ناپاکی چھوڑ دیجیے ⑤ اور حصولِ کثرت کے لیے احسان نہ کیجیے ⑥ اور اپنے رب کے لیے صبر کیجیے ⑦ پس جب صور پھونکا جائے گا ⑧ تو وہ دن

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ⑨ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ⑩ ذَرْنِىْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ⑪

سخت مشکل دن ہوگا ⑨ کافروں کے لیے آسان نہ ہوگا ⑩ مجھے اور اس کو تنہا چھوڑ دیجیے جسے میں نے اکیلا ہی پیدا کیا ⑪ اور اسے مال وافر دیا ⑫ اور

وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ⑫ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ⑬ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ⑭ ثُمَّ يَطْمَعُ

حاضر باش بیٹے (دیے) ⑬ اور اس کے لیے خوب فراخی کا سامان مہیا کیا ⑭ پھر وہ طمع رکھتا ہے کہ میں (اسے) مزید دوں ⑮ ہرگز نہیں! بلاشبہ وہ ہماری

اَنْ اَزِيْدَ ﴿15﴾ كَلَّا ط اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿16﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿17﴾

آیات سے سخت عناد رکھتا ہے (16) میں اسے جلد مشکل چڑھائی چڑھاؤں گا (17)

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿18﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿19﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿20﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿21﴾ ثُمَّ عَبَسَ

بے شک اس نے غور وفکر کیا اور اندازہ لگایا (18) تو وہ مارا جائے! کیسا اندازہ لگایا؟ (19) پھر وہ مارا جائے! کیسا اندازہ لگایا؟ (20) پھر اس نے دیکھا (21)

وَبَسَرَ ﴿22﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿23﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿24﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ

پھر تیوری چڑھائی اور منہ بسورا (22) پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا (23) پھر اس نے کہا: یہ (قرآن) تو صرف جادو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے (24) یہ تو

الْبَشَرِ ﴿25﴾ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿26﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿27﴾ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿28﴾ لَوَّاحَةٌ

صرف ایک بشر کا قول ہے (25) میں جلد اسے سقر (جہنم) میں ڈالوں گا (26) اور آپ کیا سمجھے کہ سقر کیا ہے؟ (27) وہ نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی (28)

لِّلْبَشَرِ ﴿29﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿30﴾ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً وَّمَا جَعَلْنَا

چمڑی جھلسا دینے والی ہے (29) اس پر اُنیس (فرشتے مقرر) ہیں (30) اور ہم نے فرشتے ہی دوزخ کے نگران بنائے ہیں، اور ہم نے ان کی تعداد ہی

عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ

کافروں کے لیے آزمائش بنا دی ہے تاکہ اہل کتاب یقین کریں اور ایمانداروں کا ایمان زیادہ

اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ

ہو، اور اہل کتاب اور مومن شک میں نہ پڑیں، اور تاکہ دل کے روگی اور کافر کہیں: اس مثال سے

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ط كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ

اللہ کی کیا مراد ہے؟ اسی طرح اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ اور

وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ط وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ط وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿31﴾ ع

آپ کے رب کے لشکروں کو بس وہی جانتا ہے۔ اور وہ (جہنم) بشر کے لیے نصیحت ہی تو ہے (31)

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿32﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿33﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿34﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿35﴾

ہرگز نہیں! قسم ہے چاند کی (32) اور رات کی جب وہ ڈھل جائے (33) اور صبح کی جب وہ روشن ہو (34) بلاشبہ وہ (جہنم) بڑی (ہولناک) چیزوں میں سے ایک

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿36﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿37﴾ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ

ہے (35) بشر کے لیے ڈراوا ہے (36) اس کے لیے (ڈراوا) جو تم میں سے آگے (نیکی کی طرف) بڑھنا یا پیچھے ہٹنا چاہے (37) ہر نفس نے جو کیا اس کے بدلے وہ

16 مع عند المتقدمين

رَهِيْنَةٌ ﴿38﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿39﴾ فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿40﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿41﴾ مَا

گروی ہے (38) دائیں (ہاتھ) والوں کے سوا (39) وہ باغات بہشت میں ہوں گے، باہم سوال کریں گے (40) مجرموں کے بارے میں (41) (ان سے پوچھیں

سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿42﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿43﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿44﴾ وَكُنَّا

گے:) تمھیں کس چیز نے جہنم میں ڈالا؟ (42) وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے (43) اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے (44) اور ہم (باطل میں)

نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿45﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿46﴾

مشغول ہونے والوں کے ساتھ مشغول ہوتے تھے ﴿45﴾ اور ہم روزِ جزا کی تکذیب کرتے تھے ﴿46﴾

حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿47﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿48﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ

حتیٰ کہ ہمیں موت نے آلیا ﴿47﴾ پھر سفارشیوں کی سفارش انھیں نفع نہ دے گی ﴿48﴾ پھر انھیں کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑتے

مُعْرِضِيْنَ ﴿49﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿50﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿51﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ

ہیں؟ ﴿49﴾ جیسے وہ بدکے ہوئے گدھے ہوں ﴿50﴾ جو شیر سے بھاگے ہوں ﴿51﴾ بلکہ ان میں سے ہر آدمی چاہتا ہے کہ اسے کھلے

مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿52﴾ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿53﴾ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿54﴾

صحیفے دیے جائیں ﴿52﴾ ہرگز نہیں! بلکہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے ﴿53﴾ ہرگز نہیں! یقیناً یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے ﴿54﴾ تو جو کوئی

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿55﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿56﴾ ع 2 25 16

چاہے اسے یاد کرے ﴿55﴾ اور وہ (کفار) اسے یاد نہیں کریں گے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ وہی تقویٰ کے لائق اور مغفرت کے لائق ہے ﴿56﴾

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ (75) مَكِّيَّةٌ (31) | رُكُوْعَاتُهَا 2 | اٰيَاتُهَا 40

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿1﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿2﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ

میں قسم کھاتا ہوں یوم قیامت کی ﴿1﴾ اور قسم کھاتا ہوں نفسِ ملامت گر کی ﴿2﴾ کیا انسان سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہیں کر پائیں

عِظَامَهٗ ﴿3﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿4﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿5﴾

گے؟ ﴿3﴾ کیوں نہیں! بلکہ ہم تو اس کی پور پور ٹھیک کرنے پر قادر ہیں ﴿4﴾ بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آئندہ بھی فسق و فجور کے کام کرے ﴿5﴾

يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿6﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿7﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿8﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿9﴾

وہ پوچھتا ہے یومِ قیامت کب ہے؟ ﴿6﴾ چنانچہ جب آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی ﴿7﴾ اور چاند گہنا جائے گا ﴿8﴾ اور جمع کر دیے جائیں گے سورج اور

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿10﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿11﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِۨ الْمُسْتَقَرُّ ﴿12﴾ يُنَبَّؤُا

چاند ﴿9﴾ انسان اس دن کہے گا: جائے فرار کہاں ہے؟ ﴿10﴾ ہرگز نہیں! (وہاں) کوئی پناہ گاہ نہیں ﴿11﴾ اس دن تیرے رب کے سامنے جا ٹھہرنا ہوگا ﴿12﴾ اس

الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿13﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿14﴾

دن انسان کو بتا دیا جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا ﴿13﴾ بلکہ انسان خود اپنے نفس پر خوب شاہد ہے ﴿14﴾

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿15﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿16﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ

اگرچہ وہ اپنی (کتنی ہی) معذرتیں پیش کرے ﴿15﴾ (اے نبی!) آپ اس (قرآن) کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں ﴿16﴾ یقیناً اس کا (آپ کے سینے میں) جمع

وَقُرْاٰنَهٗ ﴿17﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿18﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿19﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ

کرنا اور (آپ سے) اس کا پڑھوا دینا ہمارے ذمے ہے ﴿17﴾ پھر جب ہم اسے پڑھوا چکیں تو آپ اس کے پڑھنے کی اتباع کریں ﴿18﴾ پھر یقیناً اس کی وضاحت ہمارے

الْعَاجِلَةَ (20) وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ (21) وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ (22) اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (23)

ذمے ہے (19) ہر گز نہیں! بلکہ تم دنیا کو پسند کرتے ہو (20) اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو (21) اس دن (کئی) چہرے تروتازہ ہوں گے (22) اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے (23)

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍۭ بَاسِرَةٌ (24) تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ (25) كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ

اور اس دن (کئی) چہرے اداس ہوں گے (24) وہ سمجھیں گے کہ ان سے کمر توڑ معاملہ کیا جائے گا (25) ہر گز نہیں! جب (جان) ہنسلی تک آ پہنچے گی (26)

التَّرَاقِيَ (26) وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ (27) وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ (28) وَالْتَفَّتِ السَّاقُ

اور کہا جائے گا: کون ہے جھاڑ پھونک کرنے والا؟ (27) اور وہ سمجھے گا یہ وقتِ فراق ہے (28) اور پنڈلی، پنڈلی سے لپٹ جائے گی (29) اس دن آپ

1 ع 30 17 بِالسَّاقِ (29) اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ الْمَسَاقُ (30) فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى (31) وَلٰكِنْ كَذَّبَ

کے رب کی طرف چلنا ہوگا (30) نہ تو اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی (31) بلکہ اس نے (حق کو) جھٹلایا اور منہ موڑا (32) پھر اپنے اہل وعیال کے

وَتَوَلّٰى (32) ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى (33) اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى (34) ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى (35)

پاس اکڑتا ہوا گیا (33) تیرے لیے ہلاکت پر ہلاکت ہے (34) پھر تیرے لیے ہلاکت پر ہلاکت ہے (35) کیا انسان سمجھتا ہے کہ اسے یونہی بے کار

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى (36)

(بلا حساب کتاب) چھوڑ دیا جائے گا؟ (36)

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى (37) ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى (38) فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ

کیا وہ منی کا ایک نطفہ نہیں تھا جو (رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے؟ (37) پھر وہ لوتھڑا بنا، پھر اللہ نے پیدا کیا اور اس کی نوک پلک سنواری (38) پھر اس سے مذکر اور

2 ع 10 18 الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى (39) اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى (40)

مؤنث کا جوڑا بنایا (39) کیا وہ (اللہ) اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کردے؟ (40)

سُوْرَةُ الدَّهْر (76) مَدَنِيَّةٌ (98) — رُكُوْعَاتُهَا 2 — اٰيَاتُهَا 31

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا (1) اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ

یقیناً (ہر) انسان پر زمانے سے ایک ایسا وقت گزر چکا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر شے نہ تھا (1) بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا، ہم اسے

اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (2) اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا

آزمانا چاہتے ہیں، چنانچہ ہم نے اس کو سننے، دیکھنے والا بنا دیا (2) بے شک ہم نے اسے راستے کی ہدایت دی، خواہ شکر گزار بنے یا ناشکرا (3)

كَفُوْرًا (3) اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا (4) اِنَّ الْاَبْرَارَ

بلاشبہ ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے (4) بے شک نیک لوگ ایسے جام سے پییں

يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا (5) ۚ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ

گے جس میں کافور کی ملاوٹ ہوگی (5) (وہ) ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پییں گے اور (جدھر چاہیں گے) اس کی شاخیں نکال لے جا

اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ⑥ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ⑦

ئیں گے⑥ وہ اپنی نذریں پوری کرتے اور اس دن سے خوف کھاتے ہیں جس کی آفت (ہر طرف) پھیلی ہوگی⑦

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ⑧ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ

اور وہ کھانا کھلاتے ہیں، اس کی محبت کے باوجود، مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو⑧ (اور کہتے ہیں:) بس ہم تو تمھیں اللہ کی خاطر کھانا کھلاتے ہیں، ہم تم

لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ⑨ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ⑩

سے جزا اور شکر گزاری نہیں چاہتے⑨ ہم اپنے رب سے چہرے بگاڑ دینے والے نہایت سخت دن کا خوف کھاتے ہیں⑩ پھر اللہ انھیں اس دن کے شر

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ⑪ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً

(عذاب) سے بچالے گا اور تازگی اور سرور سے نوازے گا⑪ اور ان کے صبر کے بدلے انھیں جنت اور ریشمی لباس دے گا⑫

وَّحَرِيْرًا ⑫ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ⑬

وہ جنت میں مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، وہاں نہ دھوپ دیکھیں گے اور نہ شدید سردی⑬ اور اس (جنت) کے سائے

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ⑭ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ

ان پر جھکے ہوں گے، اور اس کے (پھلوں کے) گچھے ان کے تابع فرمان بنا دیے جائیں گے⑭ اور ان پر چاندی کے برتن

فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ⑮ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ⑯

اور شیشے کے ساغر پھرائے جائیں گے⑮ شیشے بھی چاندی (کی قسم) کے، (ساقی) انھیں ٹھیک اندازے سے بھریں گے⑯

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ⑰ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ⑱

اور وہاں انھیں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی ملاوٹ ہوگی⑰ (یہ) جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کا نام دیا گیا ہے⑱ اور

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ⑲ وَاِذَا

ان کی خدمت میں سدا نوخیز ہی رہنے والے لڑکے پھرتے ہوں گے۔ جب تو انھیں دیکھے گا تو انھیں بکھرے ہوئے موتی سمجھے گا⑲ اور جب

رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ⑳ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ز

تو وہاں (کسی بھی طرف) دیکھے گا تو نعمتیں ہی نعمتیں اور بہت بڑی سلطنت دیکھے گا⑳ ان (کے تن) پر باریک، سبز اور دبیز ریشم کے کپڑے (لباس)

وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ㉑ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ

ہوں گے، اور انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انھیں شراب طہور پلائے گا㉑ (کہا جائے گا:) بلاشبہ یہ تمھاری جزا ہے اور

جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ㉒ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ㉓ 1 ع 22 19

تمھاری سعی قابل قدر ہے㉒ یقیناً ہم ہی نے آپ پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے㉓

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ㉔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً

چنانچہ آپ اپنے رب کے حکم کے لیے صبر کیجیے اور ان میں سے کسی گناہ گار یا ناشکرے کی اطاعت نہ کیجیے㉔ اور صبح و شام اپنے رب

وَّاَصِيْلًا ﴿25﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿26﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ

کے نام کا ذکر کیجیے ﴿25﴾ اور کچھ (حصہ) رات میں اسے سجدے کیجیے اور رات گئے تک اس کی تسبیح کیجیے ﴿26﴾ بے شک یہ لوگ دنیا سے محبت

الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿27﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ

رکھتے ہیں اور بھاری دن (قیامت) کو پس پشت ڈالتے ہیں ﴿27﴾ ہم ہی نے انھیں تخلیق کیا اور ان کے جوڑ مضبوط کیے۔ اور جب ہم

وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿28﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ

چاہیں بدل کر ان جیسے (اور لوگ) لے آئیں ﴿28﴾ بے شک یہ ایک نصیحت ہے، پھر جو چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچانے والی)

سَبِيْلًا ﴿29﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۖ ﴿30﴾

راہ اختیار کر لے ﴿29﴾ اور تم چاہا ہو گے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ بے شک اللہ علیم و حکیم ہے ﴿30﴾

2 ع 9 20 يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿31﴾ ع

وہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے ﴿31﴾

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ (77) مَكِّيَّةٌ (33)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 50

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿1﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿2﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿3﴾

لگاتار بھیجی گئی ہواؤں کی قسم! ﴿1﴾ پھر تند و تیز چلتی طوفانی ہواؤں کی ﴿2﴾ اور (مینہ برسانے، بادل) پھیلانے والی ہواؤں کی قسم ﴿3﴾ پھر انھیں پھاڑ کر جدا جدا

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿4﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿5﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿6﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ

کرنے والی ہواؤں کی ﴿4﴾ پھر ذکر اتارنے والے فرشتوں کی (قسم) ﴿5﴾ عذر (ختم کرنے) یا ڈر سنانے کو ﴿6﴾ یقیناً تم سے جس (قیامت) کا وعدہ

لَوَاقِعٌ ﴿7﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿8﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿9﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿10﴾

کیا جاتا ہے وہ ضرور واقع ہو کر رہے گی ﴿7﴾ پھر جب ستارے بے نور کر دیے جائیں گے ﴿8﴾ اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا ﴿9﴾ اور جب پہاڑوں کی

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿11﴾ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿12﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿13﴾

دھجیاں اڑا دی جائیں گی ﴿10﴾ اور جب رسولوں کو مقرر وقت پر لایا جائے گا ﴿11﴾ (کہا جائے گا:) کس دن کے لیے انھیں مؤخر کیا گیا؟ ﴿12﴾ فیصلے کے دن

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿14﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿15﴾

کے لیے ﴿13﴾ اور آپ کیا سمجھے فیصلے کا دن کیا ہے؟ ﴿14﴾ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے بربادی ہے ﴿15﴾

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿16﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿17﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿18﴾

کیا ہم پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کر چکے؟ ﴿16﴾ پھر ہم پچھلوں کو ان کے پیچھے لگائیں گے ﴿17﴾ ہم مجرموں سے یہی کچھ کرتے ہیں ﴿18﴾ اس دن

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿19﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿20﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ

تکذیب کرنے والوں کے لیے تباہی ہے ﴿19﴾ کیا ہم نے تمھیں حقیر پانی (منی) سے تخلیق نہیں کیا؟ ﴿20﴾ پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ رکھا ﴿21﴾

مَّكِيْنٍ ﴿21﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿22﴾ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿23﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ

ایک مقررہ اندازے (مدت) تک ﴿22﴾ پھر ہم نے اندازہ لگایا تو کیا خوب اندازہ لگانے والے ہیں ﴿23﴾ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿24﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿25﴾ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿26﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا

ہلاکت ہے ﴿24﴾ کیا ہم نے نہیں بنائی زمین سمیٹنے والی ﴿25﴾ زندوں کو اور مردوں کو؟ ﴿26﴾ اور ہم نے اس میں مضبوط (جمے ہوئے) اونچے پہاڑ بنائے

رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿27﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿28﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى

اور تمھیں میٹھا پانی پلایا ﴿27﴾ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے تباہی ہے ﴿28﴾ (کہا جائے گا:) چلو اس (عذاب) کی طرف جس کو تم جھٹلاتے

مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿29﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿30﴾

تھے ﴿29﴾ چلو تین شاخوں والے سائے (دھوئیں) کی طرف ﴿30﴾

لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿31﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿32﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ

نہ ٹھنڈک پہنچانے والا اور نہ شعلوں سے بچاؤ کرے ﴿31﴾ بے شک جہنم (آگ کے اتنے بڑے) شرارے پھینکے گی جیسے محل ﴿32﴾ گویا وہ زرد اونٹ

صُفْرٌ ﴿33﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿34﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿35﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ

ہوں ﴿33﴾ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہے ﴿34﴾ یہ (وہ) دن ہے کہ (لوگ) بول نہیں سکیں گے ﴿35﴾ اور نہ انھیں اذن ملے گا کہ وہ معذرت

فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿36﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿37﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿38﴾

کر سکیں ﴿36﴾ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے تباہی ہے ﴿37﴾ یہ فیصلے کا دن ہے، ہم تمھیں اور پہلوں کو جمع کریں گے ﴿38﴾ پھر اگر تمھارے پاس

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿39﴾

کوئی چال ہے تو میرے خلاف چلو ﴿39﴾

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿40﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿41﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا ع 1 40 21

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے ﴿40﴾ بے شک متقی لوگ چھاؤں میں اور بہتے چشموں میں ہوں گے ﴿41﴾ اور (لذیذ) میووں

يَشْتَهُوْنَ ﴿42﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿43﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

میں جس قسم کے وہ چاہیں گے ﴿42﴾ (کہا جائے گا:) مزے سے کھاؤ اور پیو، اس کے بدلے جو تم عمل کرتے رہے ﴿43﴾ بے شک ہم نیکوں

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿44﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿45﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ

کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿44﴾ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہے ﴿45﴾ (اے جھٹلانے والو!) تم (دنیا میں) تھوڑا سا کھاؤ اور فائدہ

مُّجْرِمُوْنَ ﴿46﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿47﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا

اٹھاؤ، بے شک تم مجرم ہو ﴿46﴾ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہے ﴿47﴾ اور جب ان سے کہا جائے (اللہ کے آگے) رکوع کرو تو

لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿48﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿49﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿50﴾ ع 2 10 22

وہ رکوع نہیں کرتے ﴿48﴾ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے بربادی ہے ﴿49﴾ پھر اس (قرآن) کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟ ﴿50﴾

سُوْرَةُ النَّبَا
(78) مَكِّيَّةٌ (80)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعَاتُهَا 2
اٰيَاتُهَا 40

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ (1) عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ (2) الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ (3) كَلَّا

وہ باہم کس چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟(1) اس عظیم خبر کے بارے میں (2) جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں (3) ہرگز نہیں! جلد ہی وہ

سَيَعْلَمُوْنَ (4) ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ (5) اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا (6) وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا (7)

جان لیں گے (4) پھر ہرگز نہیں! جلد ہی وہ جان لیں گے (5) کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟(6) اور پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا؟)(7)

وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا (8) وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا (9) وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا (10)

اور ہم نے تمھیں جوڑا جوڑا پیدا کیا (8) اور ہم نے تمھاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا (9) اور ہم نے رات کو تمھارے لیے لباس بنایا (10)

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (11) وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا (12) وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا

اور ہم نے دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا (11) اور ہم نے تمھارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے (12) اور ہم نے ایک روشن چراغ

وَّهَّاجًا (13) وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا (14) لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا (15)

(سورج) بنایا (13) اور ہم نے بھرے بادلوں سے خوب برسنے والا پانی نازل کیا (14) تاکہ ہم اس کے ذریعے سے اناج اور سبزہ نکالیں (15)

وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا (16) اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا (17) يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا (18)

اور گھنے باغات (اگائیں) (16) بے شک فیصلے کا دن ایک مقررہ وقت ہے (17) جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ در گروہ چلے آؤ گے (18)

وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا (19) وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا (20) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ

اور آسمان کھول دیا جائے گا تو (اس میں) دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے (19) اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے (20)

مِرْصَادًا (21) لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا (22) لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا (23) لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا (24)

بے شک دوزخ تاک میں ہے (21) سرکشوں کا ٹھکانا ہے (22) وہ اس میں مدتوں پڑے رہیں گے (23) وہ اس میں کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ کسی

اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا (25) جَزَآءً وِّفَاقًا (26) اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا (27) وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

مشروب کا (24) (ہاں) مگر کھولتا پانی اور بہتی پیپ (25) (یہ ہے) بدلہ پورا (26) انھیں تو حساب کی امید ہی نہ تھی (27) انھوں نے ہماری آیات کو

ع 1 30 1 كِذَّابًا (28) وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا (29) فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا (30)

بے دریغ جھٹلایا (28) اور ہم نے ہر چیز کو ایک کتاب میں گن رکھا ہے (29) لہٰذا اب تم اپنے کیے کا مزہ چکھو، ہم تمھارا عذاب بڑھاتے ہی رہیں گے (30)

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا (31) حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا (32) وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا (33) وَّكَاْسًا دِهَاقًا (34)

بے شک متقی لوگوں کے لیے کامیابی ہے (31) باغات اور انگور ہیں (32) اور نوجوان ہم عمر عورتیں (33) اور چھلکتے ہوئے جام ہیں (34)

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ (35) جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ (36)

وہ جنت میں نہ تو بے ہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹ (35) انھیں آپ کے رب کی طرف سے نیک اعمال کا یہ بدلہ ملے گا جو ان کے لیے کافی انعام ہوگا (36)

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ (37)

جو آسمانوں اور زمین کا اور ان کے درمیان تمام اشیا کا رب ہے، نہایت مہربان ہے، وہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہیں رکھیں گے (37)

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۗۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ

جس دن جبریل اور (سب) فرشتے اس کے حضور صف بستہ کھڑے ہوں گے، اس سے صرف وہی کلام کر سکے گا جسے رحمٰن اجازت دے گا

صَوَابًا (38) ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا (39) اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا

اور وہ درست بات کہے گا (38) یہ دن برحق ہے، چنانچہ جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنا لے (39) بے شک ہم نے تمھیں جلد آنے والے عذاب

ع 2 10 2 قَرِيْبًا ۚۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ع (40)

سے ڈرا دیا ہے، اس دن انسان وہ (سب کچھ) دیکھے گا جو اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا ہوگا اور کافر کہے گا: کاش! میں مٹی ہو جاتا (40)

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ (79) مَكِّيَّةٌ (81)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعَاتُهَا 2 اٰيَاتُهَا 46

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ (1) وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ (2) وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ (3) فَالسّٰبِقٰتِ

قسم ہے ڈوب کر روح نکالنے والے (فرشتوں) کی (1) اور آسانی سے روح نکالنے والوں کی (2) اور تیزی سے تیرنے والوں کی (3) پھر دوڑ کر آگے

وقف لازم سَبْقًا ۙ (4) فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ (5) يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ (6) تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۗ (7)

بڑھنے والوں کی (4) پھر کام کی تدبیر کرنے والوں کی (5) جس دن کانپنے والی (زمین) کانپے گی (6) اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی (قیامت) (7)

وقف لازم قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ (8) اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ (9) يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۗ (10)

اس دن کئی دل دھڑکتے ہوں گے (8) ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی (9) وہ (کافر) کہتے ہیں: کیا ہم یقیناً پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے؟ (10)

وقف لازم ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۗ (11) قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ (12) فَاِنَّمَا هِيَ

کیا جب ہم گلی سڑی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ (11) کہتے ہیں کہ اس وقت لوٹنا تو خسارے والا ہے (12) چنانچہ وہ (قیامت)

وقف لازم زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ (13) فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۗ (14) هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ (15)

تو صرف ایک (خوفناک) ڈانٹ ہو گی (13) تب لوگ ایک دم کھلے میدان میں (جمع) ہوں گے (14) یقیناً آپ کے پاس موسیٰ کی بات آ چکی ہے (15)

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ (16) اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚۖ (17) فَقُلْ هَلْ

جب اس کے رب نے مقدس وادی طویٰ میں اسے پکارا تھا (16) (کہ) فرعون کی طرف جاؤ، بے شک اس نے سرکشی کی ہے (17) پھر (اسے) کہو: کیا

لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰىۙ ﴿18﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰىۚ ﴿19﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰىؗۖ ﴿20﴾

تو پاک ہونا چاہتا ہے؟ ﴿18﴾ اور میں تیرے رب کی طرف تیری راہنمائی کروں کہ تو ڈر جائے ﴿19﴾ چنانچہ اس (موسیٰ) نے اسے بڑی نشانی دکھائی ﴿20﴾

فَكَذَّبَ وَعَصٰىؗۖ ﴿21﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰىؗۖ ﴿22﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰىؗۖ ﴿23﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰىؗۖ ﴿24﴾

تو اس نے (اسے) جھٹلایا اور نافرمانی کی ﴿21﴾ پھر وہ پلٹا (فساد کی) کوشش کرتا ہوا ﴿22﴾ پھر سب کو جمع کر کے اعلان کیا ﴿23﴾ تو کہا: میں تمھارا سب سے

1 ع 26 3 فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰىؕ ﴿25﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿26﴾ ع

بڑا رب ہوں ﴿24﴾ تب اللہ نے اسے پکڑ لیا آخرت اور دنیا کے عذاب میں ﴿25﴾ بے شک اس میں اس کے لیے عبرت ہے جو ڈرتا ہے ﴿26﴾

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُؕ بَنٰىهَا ﴿27﴾ وقفة رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَاۙ ﴿28﴾

کیا تمھاری (دوبارہ) پیدائش زیادہ مشکل ہے یا آسمان کی؟ جسے اسی نے بنایا ہے ﴿27﴾ اس نے آسمان کی چھت بلند کی پھر اسے ٹھیک ٹھاک کیا ﴿28﴾

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَاۖ ﴿29﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَاؕ ﴿30﴾ اَخْرَجَ

اور اس کی رات کو تاریک اور اس کے دن کو روشن بنایا ﴿29﴾ اور اس کے بعد زمین کو بچھایا ﴿30﴾ اس میں سے اس کا پانی اور

مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَاۖ ﴿31﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَاۙ ﴿32﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْؕ ﴿33﴾

اس کا چارا نکالا ﴿31﴾ اور پہاڑوں کو مضبوط گاڑ دیا ﴿32﴾ (یہ سب) تمھارے اور تمھارے جانوروں کے فائدے کے لیے ہیں ﴿33﴾

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰىؗۖ ﴿34﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰىۙ ﴿35﴾

پھر جب بڑی آفت (قیامت) آ جائے گی ﴿34﴾ اس دن انسان یاد کرے گا جو اس نے کوشش کی ہوگی ﴿35﴾

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿36﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰىۙ ﴿37﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَاۙ ﴿38﴾

اور دوزخ ہر دیکھنے والے شخص کے سامنے (ظاہر) کر دی جائے گی ﴿36﴾ لیکن پھر جس نے سرکشی کی ﴿37﴾ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ﴿38﴾

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰىؕ ﴿39﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىۙ ﴿40﴾

تو بے شک دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہے ﴿39﴾ لیکن جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ﴿40﴾

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰىؕ ﴿41﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَاؕ ﴿42﴾

تو بے شک جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے ﴿41﴾ (اے نبی!) کافر آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی؟ ﴿42﴾

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَاؕ ﴿43﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَاؕ ﴿44﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ

آپ کو اس کے بیان کرنے سے کیا غرض؟ ﴿43﴾ اس (کے علم) کی انتہا تو آپ کے رب ہی کے پاس ہے ﴿44﴾ آپ تو صرف ہر اس شخص کو ڈراتے

2 ع 20 4 يَّخْشٰىهَاؕ ﴿45﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿46﴾ ع

ہیں جو اس سے ڈرے ﴿45﴾ جس روز وہ قیامت کو دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ گویا وہ دنیا میں بس ایک شام یا صبح ہی ٹھہرے ہیں ﴿46﴾

سُوْرَةُ عَبَسَ (80) مَكِّيَّةٌ (24)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رکوعھا 1 — آیاتھا 42

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۙ(1) اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۭ(2) وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۙ(3)

(اس نے) ماتھے پہ شکن ڈالے اور منہ پھیر لیا(1) (اس لیے) کہ اسکے پاس ایک نابینا آیا(2) اور (اے نبی!) آپ کو کیا خبر شاید کہ وہ پاکیزگی حاصل کرتا(3)

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۭ(4) اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ(5) فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۭ(6) وَمَا عَلَيْكَ

یا نصیحت سنتا تو اسے نصیحت نفع دیتی(4) لیکن جو شخص پروا نہیں کرتا ہے(5) تو آپ اس کی فکر میں ہیں(6) حالانکہ اگر وہ نہیں سنورتا تو آپ پر

اَلَّا يَزَّكّٰى ۭ(7) وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ(8) وَهُوَ يَخْشٰى ۙ(9) فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ(10)

کوئی گناہ نہیں(7) اور جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا (8) اور وہ ڈرتا بھی ہے (9) تو آپ اس سے بے رخی برتتے ہیں(10)

وقف لازم

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ(11) فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ(12) فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ(13) مَّرْفُوْعَةٍ

ہرگز نہیں! بے شک یہ (صحیفہ) تو ایک نصیحت ہے(11) چنانچہ جو چاہے اسے یاد کرے(12) (وہ) قابل احترام صحیفوں میں (محفوظ) ہے(13) جو بلند و بالا

مُّطَهَّرَةٍ ۙ(14) بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ(15) كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ ۭ(16) قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۭ(17)

اور پاکیزہ ہیں(14) ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں(15) جو معزز اور نیکوکار ہیں(16) ہلاک کیا جائے انسان، کس قدر ناشکرا ہے!(17)

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۭ(18) مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ(19) ثُمَّ السَّبِيْلَ

(اللہ نے) اسے کس چیز سے پیدا کیا؟(18) ایک (حقیر) نطفے سے' اسے پیدا کیا' پھر اس کا اس نے اندازہ لگایا(19) پھر اس کے لیے راہ

يَسَّرَهٗ ۙ(20) ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ(21) ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۭ(22) كَلَّا

آسان کر دی (20) پھر اسے موت دی اور قبر میں پہنچایا(21) پھر وہ جب چاہے گا اسے (دوبارہ) زندہ کرے گا (22) ہرگز نہیں!

لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۭ(23) فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۙ(24) اَنَّا صَبَبْنَا

اس نے اب تک اللہ کے حکم کی بجا آوری نہیں کی(23) چنانچہ انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے(24) بے شک ہم نے خوب

الْمَآءَ صَبًّا ۙ(25) ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ(26) فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ(27) وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۙ(28)

مینہ برسایا (25) پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح پھاڑا (26) پھر ہم نے اس میں سے اناج اگایا(27) اور انگور اور سبزیاں (28)

وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۙ(29) وَّحَدَاۗىِٕقَ غُلْبًا ۙ(30) وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۙ(31) مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۭ(32)

اور زیتون اور کھجوریں (29) اور گھنے باغات (30) اور میوے اور چارا (31) تمھارے اور تمھارے جانوروں کے لیے سامانِ زندگی(32)

فَاِذَا جَاۗءَتِ الصَّاۗخَّةُ ۡ(33) يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۙ(34) وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۙ(35)

پھر جب کان بہرے کر دینے والی سخت آواز آئے گی(33) اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا(34) اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے (35)

وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ؕ﴿36﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ؕ﴿37﴾

اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے (بھی) ﴿36﴾ ان میں سے ہر شخص کا اس دن ایسا حال ہوگا جو اسے دوسروں سے بے پروا کر دے گا ﴿37﴾

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۙ﴿38﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۚ﴿39﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۙ﴿40﴾

اس دن کئی چہرے چمکتے ہوں گے ﴿38﴾ ہنستے مسکراتے، ہشاش بشاش ﴿39﴾ اور کئی چہروں پر اس دن خاک اڑ رہی ہو گی ﴿40﴾

ع 1 42 5 تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ؕ﴿41﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿42﴾ ع

ان پر سیاہی چھائی ہوگی ﴿41﴾ یہی لوگ ہیں کافر فاجر ﴿42﴾

سُوْرَةُ التَّكْوِيْر (81) مَكِّيَّةٌ (7)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 29

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۙ﴿1﴾ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۙ﴿2﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۙ﴿3﴾ وَاِذَا

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا ﴿1﴾ اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے ﴿2﴾ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے ﴿3﴾ اور جب

الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۙ﴿4﴾ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۙ﴿5﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۙ﴿6﴾

دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں بیکار چھوڑ دی جائیں گی ﴿4﴾ اور جب وحشی جانور اکٹھے کیے جائیں گے ﴿5﴾ اور جب سمندر بھڑکا دیے جائیں گے ﴿6﴾

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۙ﴿7﴾ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۙ﴿8﴾ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ

اور جب روحیں (جسموں سے) ملا دی جائیں گی ﴿7﴾ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا ﴿8﴾ اسے کس گناہ کی وجہ سے

قُتِلَتْ ۚ﴿9﴾ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۙ﴿10﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۙ﴿11﴾ وَاِذَا

قتل کیا گیا؟ ﴿9﴾ اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے ﴿10﴾ اور جب آسمان کی کھال اتار دی جائے گی ﴿11﴾ اور جب

الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۙ﴿12﴾ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۙ﴿13﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ؕ﴿14﴾

جہنم بھڑکائی جائے گی ﴿12﴾ اور جب جنت قریب لائی جائے گی ﴿13﴾ اس وقت ہر شخص جان لے گا جو کچھ وہ لے کر آیا ﴿14﴾

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۙ﴿15﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۙ﴿16﴾ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۙ﴿17﴾ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۙ﴿18﴾

چنانچہ میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے ﴿15﴾ چلنے والے، چھپ جانے والے تاروں کی ﴿16﴾ اور رات کی جب وہ چلی جاتی ہے ﴿17﴾ اور صبح کی جب وہ روشن ہوتی ہے ﴿18﴾

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ﴿19﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۙ﴿20﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ؕ﴿21﴾

بے شک یہ (قرآن) رسول کریم (جبریل) کا قول ہے ﴿19﴾ جو بڑی قوت والا، عرش والے کے نزدیک بلند مرتبہ ہے ﴿20﴾ وہاں (آسمانوں میں) اس کی اطاعت کی جاتی ہے، امین ہے ﴿21﴾

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿22﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۚ﴿23﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۚ﴿24﴾

اور (اے اہل مکہ!) تمھارا ساتھی (محمد) دیوانہ نہیں ﴿22﴾ یہ (نبی) تو اس (جبریل) کو روشن افق پر دیکھ چکا ہے ﴿23﴾ اور وہ غیب (کی باتوں) پر بخیل نہیں ہے ﴿24﴾

وَمَا هُوَ بِقَوۡلِ شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍ ۙ﴿25﴾ فَاَيۡنَ تَذۡهَبُوۡنَ ﴿26﴾ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۙ﴿27﴾

اور یہ (قرآن) کسی مردود شیطان کا قول نہیں ﴿25﴾ پھر تم کدھر چلے جا رہے ہو ﴿26﴾ یہ تو سب جہانوں کے لیے نصیحت ہے ﴿27﴾

لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّسۡتَقِيۡمَ ﴿28﴾ؕ وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿29﴾ع ع 1 29 6

تم میں سے جو بھی سیدھی راہ پر چلے ﴿28﴾ اور اللہ رب العالمین کے چاہے بغیر تم (کچھ بھی) نہیں چاہ سکے ﴿29﴾

رُكُوۡعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 19	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	سُوۡرَةُ الۡاِنۡفِطَار (82) مَكِّيَّةٌ (82)

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۙ﴿1﴾ وَاِذَا الۡكَوَاكِبُ انۡتَثَرَتۡ ۙ﴿2﴾ وَاِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ۙ﴿3﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا ﴿1﴾ اور جب تارے جھڑ جائیں گے ﴿2﴾ اور جب سمندر پھاڑ دیے جائیں گے ﴿3﴾

وَاِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ ۙ﴿4﴾ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَاَخَّرَتۡ ؕ﴿5﴾ يٰۤاَيُّهَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّكَ

اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی ﴿4﴾ تو ہر شخص کو اس کا اگلا پچھلا کیا دھرا سب معلوم ہو جائے گا ﴿5﴾ اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم کی

بِرَبِّكَ الۡكَرِيۡمِ ۙ﴿6﴾ الَّذِىۡ خَلَقَكَ فَسَوّٰٮكَ فَعَدَلَـكَ ۙ﴿7﴾ فِىۡۤ اَىِّ صُوۡرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿8﴾

بابت دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟ ﴿6﴾ جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے درست کیا اور تجھے معتدل بنایا ﴿7﴾ اس نے جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ﴿8﴾

كَلَّا بَلۡ تُكَذِّبُوۡنَ بِالدِّيۡنِ ۙ﴿9﴾ وَاِنَّ عَلَيۡكُمۡ لَحٰفِظِيۡنَ ۙ﴿10﴾ كِرَامًا كَاتِبِيۡنَ ۙ﴿11﴾

ہرگز نہیں! بلکہ تم لوگ جزا و سزا کو جھٹلاتے ہو ﴿9﴾ حالانکہ تم پر نگران (فرشتے) مقرر ہیں ﴿10﴾ معزز لکھنے والے ﴿11﴾

يَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿12﴾ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍ ۙ﴿13﴾ وَّاِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِىۡ جَحِيۡمٍ ۚۖ﴿14﴾

وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو ﴿12﴾ یقیناً نیک لوگ ضرور نعمتوں میں ہوں گے ﴿13﴾ اور یقیناً بدکار لوگ ضرور دوزخ میں ہوں گے ﴿14﴾

يَّصۡلَوۡنَهَا يَوۡمَ الدِّيۡنِ ﴿15﴾ وَمَا هُمۡ عَنۡهَا بِغَآئِبِيۡنَ ؕ﴿16﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ۙ﴿17﴾

وہ روز جزا کو اس میں داخل ہوں گے ﴿15﴾ اور وہ اس سے غائب (دور) نہ ہو سکیں گے ﴿16﴾ اور آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا ہے؟ ﴿17﴾

ثُمَّ مَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ؕ﴿18﴾ يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـئًا ؕ وَالۡاَمۡرُ

پھر آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا ہے؟ ﴿18﴾ اس دن کوئی شخص کسی کے لیے کچھ بھی اختیار نہ رکھے گا اور اس دن حکم

يَوۡمَـئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿19﴾ع ع 1 19 7

صرف اللہ کا ہو گا ﴿19﴾

رُكُوۡعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 36	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	سُوۡرَةُ الۡمُطَفِّفِيۡن (83) مَكِّيَّةٌ (86)

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ① الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ②

ڈنڈی مارنے والوں کے لیے تباہی ہے ① وہ کہ جب وہ لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیتے ہیں ②

وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ③ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ④

اور جب وہ انھیں ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیتے ہیں ③ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ بیشک وہ (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے ④

لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ⑤ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ⑥ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي

ایک عظیم دن کے لیے ⑤ جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے ⑥ ہرگز نہیں! بے شک بدکاروں کا اعمال نامہ

سِجِّينٍ ⑦ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ⑧ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ⑨ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ⑩

سِجّین میں ہے ⑦ اور تمھیں کیا معلوم کہ وہ سِجّین کیا ہے؟ ⑧ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی ⑨ ہلاکت ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ⑩

الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ⑪ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ⑫ إِذَا تُتْلَىٰ

وہ جو روز جزا کو جھٹلاتے ہیں ⑪ اور اسے صرف ہر حد سے بڑھا گناہ گار جھٹلاتا ہے ⑫ جب اس پر ہماری آیتیں تلاوت

عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ⑬ كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ⑭

کی جاتی ہیں تو کہتا ہے: یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ⑬ ہرگز نہیں! بلکہ ان کے دلوں پر ان کے (برے) اعمال نے زنگ لگا دیا ہے ⑭

كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ⑮ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ⑯

ہرگز نہیں! بیشک اس روز وہ (کافر) اپنے رب (کے دیدار) سے یقیناً محروم رکھے جائیں گے ⑮ پھر بے شک وہ ضرور دوزخ میں داخل ہوں گے ⑯

ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ⑰ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي

پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے ⑰ ہرگز نہیں! بے شک نیک لوگوں کا اعمال نامہ یقیناً

عِلِّيِّينَ ⑱ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ⑲ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ⑳ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ㉑

علیین میں ہے ⑱ اور تمھیں کیا معلوم کہ وہ علیّین کیا ہے؟ ⑲ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی ⑳ اس کے پاس حاضر رہتے ہیں مقرب فرشتے ㉑

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ㉒ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ㉓ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ㉔

بے شک نیک لوگ ضرور نعمتوں میں ہوں گے ㉒ مسہریوں پر (بیٹھے) دیکھ رہے ہوں گے ㉓ ان کے چہروں پر آپ نعمتوں کی تازگی محسوس کریں گے ㉔

يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ㉕ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ㉖

انھیں مہر لگی خالص شراب پلائی جائے گی ㉕ اس پر کستوری کی مہر لگی ہو گی، لہٰذا شائقین کو اسی کا شوق کرنا چاہیے ㉖

وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ ㉗ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ㉘ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا

اس میں تسنیم کی آمیزش ہو گی ㉗ (وہ) ایک چشمہ ہے جس سے (اللہ کے) مقرب بندے پئیں گے ㉘ بلاشبہ مجرم لوگ

مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿29﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿30﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى

(دنیا میں) مومنوں پر ہنستے تھے ﴿29﴾ اور جب وہ ان (مسلمانوں) کے پاس سے گزرتے تو آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے ﴿30﴾ اور جب وہ اپنے اہل وعیال کی طرف

اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿31﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿32﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ

لوٹتے تو دل لگی کرتے لوٹتے ﴿31﴾ اور جب وہ (کافر) ان (مسلمانوں) کو دیکھتے تو کہتے تھے بلاشبہ یہ یقیناً گمراہ لوگ ہیں ﴿32﴾ حالانکہ وہ (کافر) ان پر

حٰفِظِيْنَ ﴿33﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿34﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ

نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے ﴿33﴾ چنانچہ آج مومن لوگ، کافروں پر ہنس رہے ہوں گے ﴿34﴾ مسہریوں پر بیٹھے انھیں

يَنْظُرُوْنَ ﴿35﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿36﴾ ع 1 36 8

دیکھ رہے ہوں گے ﴿35﴾ (اور کہیں گے:) کیا کافروں کو ان حرکتوں کا بدلہ مل گیا جو وہ کرتے تھے؟ ﴿36﴾

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق (84) مَكِّيَّةٌ (83)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعُهَا 1 — اٰيَاتُهَا 25

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿1﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿2﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿3﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا ﴿1﴾ اور وہ اپنے رب کے حکم (کی تعمیل) کرے گا اور اس کے لائق یہی ہے ﴿2﴾ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی ﴿3﴾

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿4﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿5﴾ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ

اور اسکے اندر جو کچھ ہے وہ اسے اگل دے گی اور خالی ہو جائیگی ﴿4﴾ اور وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کریگی، اور اسکے لائق یہی ہے ﴿5﴾ اے انسان!

اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿6﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

بے شک تو اپنے رب کی طرف (جانے کے لیے) سخت محنت کر رہا ہے، بالآخر تو اس سے ملنے والا ہے ﴿6﴾ پھر جس شخص کو اس کا اعمال نامہ

بِيَمِيْنِهٖ ﴿7﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿8﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿9﴾

اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا ﴿7﴾ تو جلد ہی اس سے آسان حساب لیا جائے گا ﴿8﴾ اور وہ اپنے اہل کی طرف ہنسی خوشی لوٹے گا ﴿9﴾

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿10﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿11﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿12﴾

اور جس شخص کو اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ پیچھے دیا گیا ﴿10﴾ تو وہ ضرور تباہی کو دعوت دے گا ﴿11﴾ اور وہ بھڑکتی آگ میں جا پڑے گا ﴿12﴾

اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿13﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿14﴾

بے شک وہ (دنیا میں) اپنے اہل وعیال میں بڑا خوش تھا ﴿13﴾ بے شک اس نے سمجھا تھا کہ وہ ہرگز (اللہ کی طرف) لوٹ کر نہیں جائے گا ﴿14﴾

بَلٰٓى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿15﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿16﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿17﴾

کیوں نہیں! اس کا رب اسے دیکھ رہا تھا ﴿15﴾ پس میں قسم کھاتا ہوں شفق کی ﴿16﴾ اور رات کی اور اس کی جو کچھ وہ سمیٹتی ہے ﴿17﴾ اور چاند کی جبکہ وہ پورا

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿18﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿19﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿20﴾

ہو جاتا ہے (18) تم ضرور درجہ بدرجہ ایک حالت سے دوسری حالت کو پہنچو گے (19) پھر ان (کافروں) کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟ (20)

السجدة 13 وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿21﴾ السجدة بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿22﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اور جب ان پر قرآن پڑھا جائے تو سجدہ نہیں کرتے (21) بلکہ کافر تو (الٹا) جھٹلاتے ہیں (22) اور جو کچھ وہ (سینوں میں) محفوظ رکھتے ہیں

بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿23﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿24﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

اللہ اسے خوب جانتا ہے (23) تو آپ انھیں دردناک عذاب کی خبر دے دیجیے (24) مگر جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے ان کے لیے

ع 1 25 9 اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿25﴾ ع

بے انتہا اجر ہے (25)

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ (85) مَكِّيَّةٌ (27)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعُهَا 1 — اٰيَاتُهَا 22

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿1﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿2﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿3﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿4﴾

برجوں والے آسمان کی قسم! (1) اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (2) اور حاضر ہونے والے کی اور حاضر کیے گئے کی (3) ہلاک کیے گئے خندقوں والے (4)

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿5﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿6﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿7﴾

(ان خندقوں میں) آگ تھی ایندھن والی (5) جبکہ وہ ان خندقوں کے کنارے بیٹھے تھے (6) اور جو کچھ وہ مومنوں کے ساتھ کر رہے تھے، اسے دیکھ رہے تھے (7)

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿8﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

اور انھیں ان (مومنوں) کا یہی کام برا معلوم ہوا کہ وہ اللہ غالب، قابلِ تعریف پر ایمان لائے تھے (8) وہ ذات کہ اسی کے لیے آسمانوں اور

وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿9﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ

زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر شاہد ہے (9) بے شک جنھوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ستایا پھر

لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿10﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

توبہ نہ کی، تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے، اور ان کے لیے جلانے والا عذاب ہے (10) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ۬ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿11﴾

عمل کیے، ان کے لیے باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہی ہے بہت بڑی کامیابی (11)

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿12﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿13﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿14﴾

بے شک آپ کے رب کی پکڑ نہایت سخت ہے (12) بے شک وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا (13) اور وہ بڑا بخشنے والا، بہت محبت کرنے والا ہے (14)

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ (15) فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ (16) هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ (17) فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ (18)

وہ عرش کا مالک، اونچی شان والا ہے(15) جو چاہے کر گزرتا ہے(16) کیا آپ کے پاس لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟ (17) (یعنی) فرعون اور ثمود کی (18)

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ (19) وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ (20)

بلکہ کافر تو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں (19) اور اللہ ہر طرف سے انھیں گھیرے ہوئے ہے(20)

ع 1 22 10 بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ (21) فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ (22)

بلکہ یہ قرآن اونچی شان والا ہے(21) لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے (22)

سُوْرَةُ الطَّارِق (86) مَكِّيَّةٌ (36)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رکوعها 1 اٰیاتها 17

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ (1) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ (2) النَّجْمُ الثَّاقِبُ (3)

قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی(1) اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ رات کو آنے والا کیا ہے؟(2) وہ چمکتا ہوا ستارہ ہے(3)

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ (4) فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ (5) خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ

کوئی جان ایسی نہیں جس پر کوئی نگہبان نہ ہو(4) چنانچہ انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے(5) وہ اچھلنے والے پانی سے

دَافِقٍ (6) يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ (7) اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ (8)

پیدا کیا گیا ہے (6) جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے (7) بے شک وہ (اللہ) اسے دوبارہ پیدا کرنے پر یقیناً قادر ہے(8)

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ (9) فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ (10) وَالسَّمَآءِ ذَاتِ

جس دن راز ظاہر کر دیے جائیں گے(9) تو انسان کے پاس نہ کوئی قوت ہوگی اور نہ کوئی اس کا مددگار ہوگا(10) قسم ہے بار بار بارش

الرَّجْعِ (11) وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ (12) اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (13) وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ (14)

برسانے والے آسمان کی(11) اور پھٹنے والی زمین کی(12) بے شک یہ (قرآن) یقیناً قولِ فیصل ہے(13) اور یہ ہنسی مذاق نہیں ہے(14)

ع 1 17 11 اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا (15) وَّاَكِيْدُ كَيْدًا (16) فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا (17)

بے شک وہ (کافر) کچھ چالیں چلتے ہیں(15) اور میں بھی ایک چال چلتا ہوں(16) تو (اے نبی!) آپ ان کافروں کو ذرا ان کے حال پر چھوڑ دیں(17)

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى (19) مَكِّيَّةٌ (8)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رکوعها 1 اٰیاتها 19

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى (1) الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى (2) وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى (3)

آپ اپنے سب سے بلند رب کے نام کی تسبیح کریں(1) جس نے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھاک بنایا(2) اور جس نے اندازہ کیا، پھر ہدایت دی(3)

وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ④ فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى ⑤ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ⑥

اور جس نے (زمین سے) چارا نکالا ④ پھر اسے خشک سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا ⑤ ہم جلد آپ کو پڑھائیں گے، پھر آپ نہ بھولیں گے ⑥

اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ⑦

مگر جو اللہ چاہے، بے شک وہ ظاہر کو جانتا ہے اور مخفی کو بھی ⑦

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ⑧ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ⑨ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ⑩

اور ہم آپ کو آسان راستے کی توفیق دیں گے ⑧ پھر آپ نصیحت کیجیے اگر نصیحت نفع دے ⑨ جو ڈرتا ہے وہ ضرور نصیحت قبول کرے گا ⑩

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ⑪ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ⑫ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ⑬

اور انتہائی بدبخت ہی اس سے دور رہے گا ⑪ جو بہت بڑی آگ میں جائے گا ⑫ پھر اس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیے گا ⑬

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ⑭ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ⑮ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ⑯

یقیناً فلاح پا گیا جو پاک ہوا ⑭ اور اپنے رب کا نام یاد کیا، پھر نماز پڑھی ⑮ بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ⑯

1 ع 19 12 وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ⑰ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ⑱ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ⑲

حالانکہ آخرت بہت بہتر اور باقی رہنے والی ہے ⑰ بے شک یہ (بات) پہلے صحیفوں میں بھی (کہی گئی) تھی ⑱ (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ⑲

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ (88) مَكِّيَّةٌ (68)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعُهَا 1 — اٰيَاتُهَا 26

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ① وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ② عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ③

کیا آپ کو چھا جانے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟ ① اس دن کئی چہرے ذلیل ہوں گے ② سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے ہوں گے ③

تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ④ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ⑤ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ⑥

دہکتی آگ میں داخل ہوں گے ④ انھیں گرم کھولتے چشمے کا پانی پلایا جائے گا ⑤ ان کا طعام صرف خاردار جھاڑیاں ہوگا ⑥

لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ⑦ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ⑧ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ⑨ فِيْ

جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک مٹائے گا ⑦ اس دن کئی چہرے تر و تازہ ہوں گے ⑧ اپنی کوشش پر خوش ہوں گے ⑨ بہشت

وقف لازم

جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ⑩ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ⑪ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ⑫ فِيْهَا سُرُرٌ

بریں میں ہوں گے ⑩ وہ اس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے ⑪ اس میں ایک چشمہ جاری ہوگا ⑫ اس میں اونچے تخت

مَّرْفُوْعَةٌ ⑬ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ⑭ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ⑮ وَّزَرَابِيُّ

ہوں گے ⑬ اور جام رکھے ہوں گے ⑭ اور قطاروں میں گاؤ تکیے لگے ہوں گے ⑮ اور عمدہ غالیچے

مَبْثُوْثَةٌ ؕ ﴿16﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿17﴾ وقفة وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ

بچھے ہوں گے ﴿16﴾ کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیے گئے ہیں؟ ﴿17﴾ اور آسمان کی طرف کہ کیسے

رُفِعَتْ ﴿18﴾ وقفة وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿19﴾ وقفة وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿20﴾ وقفة

بلند کیا گیا ہے ﴿18﴾ اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے گاڑے گئے ہیں ﴿19﴾ اور زمین کی طرف کہ کیسے بچھائی گئی ہے ﴿20﴾

فَذَكِّرْ ؕ قف اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ؕ ﴿21﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۙ ﴿22﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۙ ﴿23﴾

چنانچہ آپ نصیحت کیجیے، آپ تو صرف نصیحت کرنے والے ہیں﴿21﴾ آپ ان پر کوئی فوج دار نہیں﴿22﴾ مگر جس نے منہ موڑا اور کفر کیا﴿23﴾

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ؕ ﴿24﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۙ ﴿25﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿26﴾ ع — الرکوع ع 1 26 13

تو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا﴿24﴾ بے شک ہماری ہی طرف ان کی واپسی ہے﴿25﴾ پھر بے شک ان کا حساب لینا ہمارے ہی ذمے ہے﴿26﴾

سُوْرَةُ الْفَجْرِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	رُكُوْعُهَا 1
(89) مَكِّيَّةٌ (10)	اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	اٰيَاتُهَا 30

وَالْفَجْرِ ۙ ﴿1﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ ﴿2﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ ﴿3﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ ﴿4﴾

قسم ہے فجر کی﴿1﴾ اور دس راتوں کی﴿2﴾ اور جفت اور طاق کی ﴿3﴾ اور رات کی جبکہ وہ بیت رہی ہو ﴿4﴾

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ ﴿5﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ ﴿6﴾

یقیناً ان (چیزوں) میں صاحب عقل کے لیے معتبر قسم ہے ﴿5﴾ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا؟﴿6﴾

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ ﴿7﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۙ ﴿8﴾ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ

(عاد) ارم جو اونچے ستونوں والے تھے ﴿7﴾ جن کے مانند کوئی قوم ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی ﴿8﴾ اور ثمود کے ساتھ

جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ ﴿9﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۙ ﴿10﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۙ ﴿11﴾

جو وادی میں چٹانیں تراشتے تھے ﴿9﴾ اور فرعون میخوں والے کے ساتھ ﴿10﴾ وہ جنھوں نے شہروں میں سرکشی کی ﴿11﴾

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۙ ﴿12﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۚ ﴿13﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ ﴿14﴾

اور ان میں بہت زیادہ فساد پھیلایا﴿12﴾ تب آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا﴿13﴾ بے شک آپ کا رب (مجرموں کی) گھات میں ہے﴿14﴾

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ؕ ﴿15﴾

لیکن انسان جو ہے جب اس کا رب اسے آزمائے اور اسے عزت اور نعمت دے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت بخشی﴿15﴾

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۚ ﴿16﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ

مگر جب وہ اسے آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کردے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کردیا﴿16﴾ ہرگز نہیں! بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں

الْيَتِيْمَ (17) وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ (18) وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا (19) وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ

کرتے (17) اور باہم مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے (18) اور تم میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو (19) اور تم مال سے جی بھر کر پیار

حُبًّا جَمًّا (20) كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا (21) وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (22)

کرتے ہو (20) ہرگز نہیں! جب زمین خوب کوٹ کر ہموار کر دی جائے گی (21) اور آپ کا رب اور فرشتے صف در صف آئیں گے (22)

وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى (23)

اور اس دن جہنم (سامنے) لائی جائے گی، اس دن انسان (اپنے کرتوت) یاد کرے گا اور یہ یاد کرنا اس کے لیے کیونکر (مفید) ہوگا (23)

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ (24) فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ (25) وَّلَا يُوْثِقُ

وہ کہے گا: کاش! میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا (24) چنانچہ اس دن اس جیسا عذاب دینے والا اور کوئی نہیں ہوگا (25) اور اس جیسا

وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ (26) يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (27) ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (28)

جکڑنے والا بھی اور کوئی نہیں ہوگا (26) اے مطمئن روح! (27) تو اپنے رب کی طرف چل اس حال میں کہ تو اس سے راضی، وہ تجھ سے راضی (28)

ع 1 30 14 فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ (29) وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ (30)

پھر تو میرے بندوں میں داخل ہو جا (29) اور میری جنت میں داخل ہو جا (30)

سُوْرَةُ الْبَلَدِ (90) مَكِّيَّةٌ (35)

رُكُوْعُهَا 1 — اٰيَاتُهَا 20

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ (1) وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ (2) وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ (3)

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی (1) اور آپ کے لیے اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے (2) اور قسم ہے والد (آدم) کی اور اس کی اولاد کی (3)

وقف لازم لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ (4) اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ (5) يَقُوْلُ

بلاشبہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے (4) کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی بھی قابو نہ پا سکے گا؟ (5) وہ کہتا ہے

اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا (6) اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ (7) اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ (8) وَلِسَانًا

کہ میں نے ڈھیروں مال لٹا دیا (6) کیا وہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا؟ (7) کیا ہم نے اسے دو آنکھیں نہیں دیں؟ (8) اور زبان

وَّشَفَتَيْنِ (9) وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ (10) فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ (11) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ (12)

اور دو ہونٹ؟ (9) اور ہم نے اسے دونوں راستے سمجھا دیے (10) پھر وہ گھاٹی پر سے ہو کر نہیں گزرا (11) اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ دشوار گھاٹی کیا ہے؟ (12)

فَكُّ رَقَبَةٍ (13) اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ (14) يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ (15) اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ (16)

وہ ہے کسی انسان کو غلامی سے چھڑانا (13) یا بھوک والے دن کھانا کھلانا (14) کسی رشتے دار یتیم کو (15) یا کسی خاک نشین مسکین کو (16)

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿17﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

پھر وہ ان لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے اور انھوں نے باہم صبر کی وصیت کی اور باہم رحم کرنے کی وصیت کی ⑰ وہی لوگ

الْمَيْمَنَةِ ﴿18﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿19﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿20﴾ ع ع 1 20 15

دائیں ہاتھ والے ہیں ⑱ اور جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہوئے وہی بائیں ہاتھ والے ہیں ⑲ ان پر (ہر طرف سے) بند کی ہوئی آگ ہوگی ⑳

سُوْرَةُ الشَّمْسِ (91) مَكِّيَّةٌ (26)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 20

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ﴿1﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿2﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ﴿3﴾

سورج اور اس کی دھوپ چڑھنے کی قسم ① اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آتا ہے ② اور دن کی جب وہ سورج کا جلوہ دکھاتا ہے ③

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ﴿4﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ﴿5﴾ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ﴿6﴾

اور رات کی جب وہ اسے ڈھانپ لیتی ہے ④ اور آسمان کی اور جس نے اسے بنایا ⑤ اور زمین کی اور جس نے اسے بچھایا ⑥

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ﴿7﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴿8﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ

اور (انسانی) نفس کی اور جس نے اسے ٹھیک بنایا ⑦ پھر اس کی بدی اور اس کا تقویٰ اس پر الہام کیا ⑧ یقیناً فلاح

زَكّٰىهَا ﴿9﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿10﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿11﴾

پا گیا جس نے نفس کا تزکیہ کیا ⑨ اور یقیناً نامراد ہوا جس نے اسے آلودہ کیا ⑩ قوم ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے (نبی کو) جھٹلایا ⑪

اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿12﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿13﴾ فَكَذَّبُوْهُ

جب اٹھ کھڑا ہوا اس قوم کا بڑا بدبخت ⑫ تو انھیں رسول اللہ نے کہا: اللہ کی اونٹنی (کی حفاظت کرو) اور اس کو پانی پلانے کی ⑬ پھر انھوں نے اس کو

فَعَقَرُوْهَا ۪ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿14﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿15﴾ ع ع 1 15 16

جھٹلایا اور اونٹنی کو مار ڈالا تو ان کے رب نے ان کے گناہ کی وجہ سے ان پر تباہی ڈال کر سب کا صفایا کر دیا ⑭ اور وہ اس (تباہی) کے انجام سے نہیں ڈرتا ⑮

سُوْرَةُ الَّيْلِ (92) مَكِّيَّةٌ (9)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 21

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴿1﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿2﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ﴿3﴾

رات کی قسم جب وہ چھا جائے ① اور دن کی جب وہ روشن ہو ② اور اس ذات کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیے ③

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿4﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿5﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿6﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ

بے شک تمھاری کوشش (باہم) مختلف ہے ④ پھر جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور ڈرتا رہا ⑤ اور اس نے نیک بات کی تصدیق کی ⑥ تو یقیناً اسے ہم آسان

لِلْيُسْرٰى ⑦ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ⑧ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ⑨ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ⑩

(راہ) کی توفیق دیں گے⑦ لیکن جس نے کنجوسی کی اور پروا نہ کی⑧ اور اس نے نیک بات کو جھٹلایا⑨ تو اسے ہم تنگی کی (راہ کی) سہولت دیں گے⑩

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ⑪ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ⑫ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ

اور جب وہ (دوزخ میں) گرے گا تو اسے اس کا مال کوئی فائدہ نہ دے گا⑪ بے شک ہدایت دینا ہمارے ہی ذمے ہے⑫ اور بے شک آخرت

وَالْاُوْلٰى ⑬ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ⑭ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ⑮ الَّذِيْ كَذَّبَ

اور دنیا ہمارے ہی اختیار میں ہے⑬ بالآخر میں نے تمھیں بھڑکتی آگ سے ڈرا دیا ہے⑭ اس میں بڑا بدبخت ہی داخل ہوگا⑮ جس نے جھٹلایا

وَتَوَلّٰى ⑯ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ⑰ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ⑱ وَمَا لِاَحَدٍ

اور منہ پھیرا⑯ اور بڑا متقی اس سے ضرور دور رکھا جائے گا⑰ جو پاک ہونے کے لیے اپنا مال دیتا ہے⑱ اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا

1 ع 21 17 عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ⑲ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ⑳ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ㉑

بدلہ اسے دینا ہو⑲ مگر صرف اپنے رب برتر کا چہرہ چاہتے ہوئے (مال خرچ کرتا ہے)⑳ اور یقیناً وہ (اللہ) جلد اس سے راضی ہوگا㉑

رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 11	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	سُوْرَةُ الضُّحٰى (93) مَكِّيَّةٌ (11)

وَالضُّحٰى ① وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ② مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ③ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ

دن چڑھے کی قسم!① اور رات کی جب وہ چھا جائے② (اے نبی!) آپ کے رب نے آپ کو نہ چھوڑا اور نہ ناراض ہوا③ اور یقیناً آپ کے لیے آخرت، دنیا سے

مِنَ الْاُوْلٰى ④ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ⑤ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ⑥

بہت بہتر ہے④ اور جلد آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے⑤ کیا اس نے آپ کو یتیم نہ پایا، پھر ٹھکانا دیا⑥

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ⑦ وَوَجَدَكَ عَآىِٕلًا فَاَغْنٰى ⑧ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ⑨

اور آپ کو ناواقفِ راہ پایا، پھر ہدایت بخشی⑦ اور آپ کو تنگ دست پایا، پھر مال دار کر دیا⑧ لہٰذا آپ یتیم پر سختی نہ کریں⑨

1 ع 11 18 وَاَمَّا السَّآىِٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ⑩ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ⑪

اور سوالی کو نہ جھڑکیں⑩ اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرتے رہیں⑪

رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 8	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ (94) مَكِّيَّةٌ (12)

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ① وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ② الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ③

(اے نبی!) کیا ہم نے آپ کے لیے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا؟① اور ہم نے آپ سے آپ کا بوجھ اتار دیا② جس نے آپ کی کمر توڑ دی تھی③

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ؕ④ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۙ⑤ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ؕ⑥

اور ہم نے آپ کے لیے آپ کا ذکر اونچا کر دیا④ پھر بے شک ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے⑤ بے شک ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے⑥

فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ⑦ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ⑧ ع 1 8 19

چنانچہ جب آپ فارغ ہو جائیں تو محنت کیجیے⑦ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کیجیے⑧

سُوۡرَةُ التِّيۡنِ (95) مَكِّيَّةٌ (28)	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوۡعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 8

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ ۙ① وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ ۙ② وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ ۙ③ لَقَدۡ خَلَقۡنَا

قسم ہے انجیر اور زیتون کی①اور طور سیناء کی②اور اس پُر امن شہر (مکہ) کی③یقیناً ہم نے انسان کو بہترین شکل و صورت

الۡاِنۡسَانَ فِىۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ ④ ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سٰفِلِيۡنَ ۙ⑤

میں پیدا کیا ہے④ پھر ہم نے اسے نیچوں سے نیچے پھینک دیا⑤

اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ⑥ فَمَا

مگر جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے،ان کے لیے بے انتہا اجر ہے⑥ پھر (اے انسان!) اس کے بعد تجھے کون سی

يُكَذِّبُكَ بَعۡدُ بِالدِّيۡنِ ؕ⑦ اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَحۡكَمِ الۡحٰكِمِيۡنَ ⑧ ع 1 8 20

چیز جزا و سزا کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے⑦ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟⑧

سُوۡرَةُ الۡعَلَق (96) مَكِّيَّةٌ (1)	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوۡعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 19

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ ۚ① خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ② اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ۙ③

اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا①اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا② پڑھیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے③

الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ④ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ ؕ⑤ كَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓى ۙ⑥

وہ ذات جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا④اس نے انسان کو وہ علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا⑤ سچ مچ!انسان تو یقیناً آپے سے باہر ہو جاتا ہے⑥

اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰى ؕ⑦ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجۡعٰى ؕ⑧ اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يَنۡهٰى ۙ⑨ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰى ؕ⑩

اس بنا پر کہ وہ خود کو بے پروا سمجھتا ہے⑦ بے شک آپ کے رب ہی کی طرف واپسی ہے⑧ کیا آپ نے اسے دیکھا جو منع کرتا ہے⑨ایک بندے

اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَانَ عَلَى الۡهُدٰٓى ۙ⑪ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰى ؕ⑫ اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ⑬

کو جب وہ نماز پڑھتا ہے؟⑩ بھلا دیکھو تو اگر وہ (بندہ) ہدایت پر ہو⑪ یا تقویٰ کا حکم دیتا ہو؟⑫ بھلا دیکھو تو اگر وہ (حق کو) جھٹلاتا اور (اس سے)

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ⑭ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ⑮

منہ موڑتا ہو؟⑬ کیا وہ نہیں جانتا کہ بے شک اللہ دیکھ رہا ہے⑭ ہرگز نہیں! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر ضرور گھسیٹیں گے⑮

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ⑯ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ⑰ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ⑱ كَلَّا ؕ

پیشانی جو جھوٹی اور خطا کار ہے⑯ چنانچہ اسے چاہیے کہ وہ اپنی مجلس والوں کو بلا لے⑰ یقیناً ہم بھی عذاب کے فرشتوں کو بلا لیں گے⑱ ہرگز نہیں!

السجدة 14 ع 1 19 21
لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ⑲ ع

آپ اس کی اطاعت نہ کریں اور سجدہ کریں اور اللہ کا قرب حاصل کریں⑲

سُورَةُ الْقَدْرِ (97) مَكِّيَّةٌ (25) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 5

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ① وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ؕ ②

بے شک ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں نازل کیا ①اور آپ کو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ ②

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ③ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے ③ اس رات میں فرشتے اور روح (جبریل) اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے

الثلثة ع 1 5 22
مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ④ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ⑤ ع

نازل ہوتے ہیں④ (وہ رات) طلوع فجر تک سلامتی (ہی سلامتی) ہے⑤

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ (98) مَدَنِيَّةٌ (100) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 8

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ①

اہل کتاب کے بعض کافر اور مشرکین (کفر سے) رکنے والے نہ تھے یہاں تک کہ ان کے پاس واضح دلیل آ جائے ①

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ② فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ③ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ

اللہ کی طرف سے ایک رسول جو پاکیزہ صحیفے پڑھے② جن میں درست اور معتدل احکام ہیں③ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی، ان میں تفرقہ

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ④ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ

ان کے پاس واضح دلیل آ جانے کے بعد پڑا④ حالانکہ انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ بندگی کو اللہ کے لیے خالص کر کے،

لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ⑤

یکسو ہو کر، اس کی عبادت کریں، اور وہ نماز کو قائم کریں اور زکاۃ دیں، اور یہی سیدھی ملت کا دین ہے ⑤

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا ط

بے شک اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا اور مشرکین آتشِ جہنم میں جلیں گے،وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے،

أُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ⑥ إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ

وہی لوگ مخلوق میں بدترین ہیں ⑥ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے،وہی لوگ مخلوق میں

الْبَرِيَّةِ ⑦ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ

بہترین ہیں⑦ان کی جزا ان کے رب کے ہاں ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے

فِيهَآ أَبَدًا ط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ط ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ⑧ ع 1 ع 8 23

ابد تک،اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی،یہ اس کو ملتا ہے جو اپنے رب سے ڈر گیا ⑧

سُورَةُ الزِّلْزَال (99) مَدَنِيَّةٌ (93)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 8

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ① وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ② وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ③

جب زمین پورے زور سے ہلائی جائے گی①اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی②اور انسان کہے گا: اسے کیا ہوا؟③اس دن وہ اپنے

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ④ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحٰى لَهَا ⑤ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا ۙ لِيُرَوْا

(خود پر گزرنے والے) حالات بیان کرے گی④ کیونکہ آپ کا رب اسے (یہی) حکم دے گا⑤اس روز لوگ الگ الگ ہو کر لوٹیں گے تاکہ انھیں

أَعْمَالَهُمْ ⑥ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهٗ ⑦ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهٗ ⑧ ع 1 ع 8 24

ان کے اعمال دکھائے جائیں⑥لہٰذا جس نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ اسے دیکھ لے گا⑦اور جس نے ذرہ بھر برائی کی وہ بھی اسے دیکھ لے گا⑧

سُورَةُ الْعٰدِيٰت (100) مَكِّيَّةٌ (14)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 11

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ① فَالْمُورِيٰتِ قَدْحًا ② فَالْمُغِيرٰتِ صُبْحًا ③ فَأَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ④

سرپٹ دوڑتے،ہانپتے گھوڑوں کی قسم①پھر سم مار کر چنگاریاں نکالنے والوں کی②پھر صبح کے وقت حملہ کرنے والوں کی③پھر اس وقت وہ گرد و غبار اڑاتے ہیں④

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ⑤ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُودٌ ⑥ وَإِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ

پھر اس وقت وہ (دشمن کی) جماعت کے درمیان گھس جاتے ہیں⑤بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے⑥اور بے شک وہ اس بات پر

لَشَهِيدٌ ⑦ وَإِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ⑧ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي

(خود بھی) گواہ ہے⑦اور بے شک وہ مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہے⑧کیا پھر وہ نہیں جانتا جب نکال باہر کیا جائے گا جو کچھ

1 ع 11 25 الْقُبُوْرِ ⑨ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ⑩ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ⑪

قبروں میں ہے⑨ اور ظاہر کر دیا جائے گا جو کچھ سینوں میں ہے⑩ بے شک ان کا رب اس دن ان (کے حال) سے خوب آگاہ ہوگا⑪

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ (101) مَكِّيَّةٌ (30)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 11

اَلْقَارِعَةُ ① مَا الْقَارِعَةُ ② وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ③ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ

کھڑکھڑا دینے والی① کیا ہے وہ کھڑکھڑا دینے والی!② اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑا دینے والی کیا ہے؟③ جس دن لوگ (ایسے) ہو جائیں

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ④ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ⑤ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ⑥

گے جیسے بکھرے ہوئے پروانے④ اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون جیسے ہو جائیں گے⑤ پھر جس شخص کے پلڑے بھاری ہو گئے⑥

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ⑦ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ⑧ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ⑨

تو وہ اپنی پسند کی زندگی میں ہو گا⑦ اور جس شخص کے پلڑے ہلکے ہو گئے⑧ تو اس کا ٹھکانا ہاویہ (گڑھا) ہو گا⑨

1 ع 11 26 وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ⑩ نَارٌ حَامِيَةٌ ⑪

اور آپ کو کیا معلوم کہ "ہاویہ" کیا ہے⑩ وہ سخت دہکتی ہوئی آگ ہے⑪

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ (102) مَكِّيَّةٌ (16)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 8

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ① حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ② كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ③ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ

باہم بہتات کی حرص نے تمھیں غافل کر دیا① یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے② ہرگز نہیں! جلد ہی تم جان لو گے③ پھر ہرگز نہیں! جلد ہی تم

تَعْلَمُوْنَ ④ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ⑤ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ⑥ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا

جان لو گے④ ہرگز نہیں! اگر تم یقینی علم کے ساتھ جان لو⑤ تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے⑥ پھر تم اسے ضرور یقین کی آنکھ سے دیکھو گے⑦ پھر

1 ع 8 27 عَيْنَ الْيَقِيْنِ ⑦ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ⑧

اس دن تم سے نعمتوں کی بابت ضرور سوال کیا جائے گا⑧

سُوْرَةُ الْعَصْرِ (103) مَكِّيَّةٌ (13)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 3

وَالْعَصْرِ ① اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ② اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

زمانے کی قسم!① بے شک انسان خسارے میں ہے② سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے اور ایک

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ③ ع

دوسرے کو حق کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی③

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ (104) مَكِّيَّةٌ (32)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 9

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ① الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ② يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ

ہر طعنہ زن، عیب جو کے لیے ہلاکت ہے① جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا② وہ سمجھتا ہے کہ بے شک اس کا مال اسے

اَخْلَدَهٗ ③ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ④ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ⑤ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ⑥

ہمیشہ زندہ رکھے گا③ ہرگز نہیں! اسے ضرور حُطَمَہ میں پھینکا جائے گا④ اور آپ کو کیا معلوم کہ حُطَمَہ کیا ہے؟⑤ وہ اللہ کی بھڑکائی

ع 1 9 29 الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ⑦ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ⑧ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ⑨ ع

ہوئی آگ ہے⑥ جو دلوں تک پہنچے گی⑦ بے شک وہ (آگ) ان پر (ہر طرف سے) بند کردی جائے گی⑧ لمبے لمبے ستونوں میں⑨

سُوْرَةُ الْفِيْلِ (105) مَكِّيَّةٌ (19)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 5

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ① اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ② وَّاَرْسَلَ

(اے نبی!) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟① کیا اس نے ان کی چال کو بیکار نہیں کر دیا؟② اور اس

ع 1 5 30 عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ③ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۪ۙ④ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ⑤ ع

نے ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے③ جو ان پر کی کھنگریاں کنکر پھینک رہے تھے④ پھر اللہ نے انھیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا⑤

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ (106) مَكِّيَّةٌ (29)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 4

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ① اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ② فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا

قریش کے مانوس ہونے کی وجہ سے① (یعنی) ان کے سردی اور گرمی کے سفر سے مانوس ہونے کی وجہ سے② لہٰذا انھیں چاہیے کہ وہ اس

ع 1 4 31 الْبَيْتِ ③ الَّذِيْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ④ ع

گھر (کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں③ جس نے انھیں بھوک میں کھانا کھلایا اور انھیں خوف سے امن دیا④

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ (107) مَكِّيَّةٌ (17)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 7

أَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ① فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ② وَلَا يَحُضُّ عَلٰى

(اے نبی!) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو جزا وسزا کو جھٹلاتا ہے؟① تو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے② اور مسکین کو کھانا

طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ③ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ④ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ⑤

کھلانے کا شوق نہیں دلاتا③ چنانچہ تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے④ جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہیں⑤

ع 1 7 32 الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ⑥ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ⑦ ع

وہ جو دکھاوا کرتے ہیں⑥ اور (لوگوں کو) استعمال کی معمولی چیزیں بھی دینے سے انکار کرتے ہیں⑦

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ (108) مَكِّيَّةٌ (15)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 3

ع 1 3 33 إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ② إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ③ ع

(اے نبی!) یقیناً ہم نے آپ کو کوثر عطا کی① تو آپ اپنے رب ہی کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں② بے شک آپ کا دشمن ہی جڑ کٹا ہے③

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ (109) مَكِّيَّةٌ (18)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 6

قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ① لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ② وَلَآ أَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ أَعْبُدُ ③

(اے نبی!) آپ کہہ دیجیے: اے کافرو!① میں ان (بتوں) کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو② اور نہ تم اس کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں③

وَلَآ أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ④ وَلَآ أَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ أَعْبُدُ ⑤

اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو④ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں⑤

ع 1 6 34 لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ⑥ ع

تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین⑥

سُوْرَةُ النَّصْرِ (110) مَدَنِيَّةٌ (114)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے	رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 3

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ① وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ②

(اے نبی!) جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے گی① اور آپ لوگوں کو دیکھیں کہ وہ اللہ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہو رہے ہیں②

ع 1 3 35 فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ط إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ③ ع

تو آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے اور اس سے بخشش مانگیے، بلاشبہ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے③

سُوْرَةُ اللَّهَب (111) مَكِّيَّةٌ (6)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 5

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ① مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ② سَيَصْلٰى نَارًا

ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابولہب کے اور وہ ہلاک ہوگیا① نہ اس کے مال نے اسے کوئی فائدہ دیا اور نہ اس کی کمائی نے② وہ ضرور بھڑکتی آگ

ذَاتَ لَهَبٍ ③ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ④ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ⑤ ع 1 5 36

میں داخل ہوگا③ اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں ڈھونے والی ہے④ اس کی گردن میں چھال کی بٹی ہوئی رسی ہوگی⑤

سُوْرَةُ الْإِخْلَاص (112) مَكِّيَّةٌ (22)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 4

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ③ وَلَمْ يَكُنْ

(اے نبی!) آپ کہہ دیجیے: وہ اللہ ایک ہے① اللہ بے نیاز ہے② اس نے (کسی کو) نہیں جنا اور نہ وہ (خود) جنا گیا③ اور کوئی

لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④ ع 1 4 37

اس کا ہمسر نہیں④

سُوْرَةُ الْفَلَق (113) مَكِّيَّةٌ (20)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 5

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ

(اے نبی!) کہہ دیجیے: میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں① (ہر) اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی② اور اندھیری رات کے شر سے

اِذَا وَقَبَ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤ ع 1 5 38

جب وہ چھا جائے③ اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے④ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے⑤

سُوْرَةُ النَّاس (114) مَكِّيَّةٌ (21)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوْعُهَا 1 اٰيَاتُهَا 6

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② اِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۥ

(اے نبی!) کہہ دیجیے: میں اسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں① انسانوں کے بادشاہ کی② انسانوں کے معبود کی③ سو سہ ڈالنے والے

الْخَنَّاسِ ④ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥ ع 1 6 39

(ذکر اللہ سن کر) پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے④ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے⑤ خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے⑥

مسلمان کی زندگی سے متعلق چند اہم سوالات

۱ **مسلمان کو اپنا عقیدہ کہاں سے اخذ کرنا چاہیے؟** اسے اپنا عقیدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ کے اس نبی ﷺ کی صحیح حدیثوں سے اخذ کرنا چاہیے جو اپنی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ ان کی ہر بات وحی الٰہی ہے جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔ ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم:۴) اور یہ (مسلمان کا عقیدہ) صحابۂ کرام اور سلف صالحین کے فہم و سمجھ کے مطابق ہونا چاہیے۔

۲ **دین اسلام کے کتنے درجے ہیں؟** دین اسلام کے تین درجے ہیں: اسلام، ایمان اور احسان۔

۳ **اسلام کسے کہتے ہیں اور اس کے ارکان کتنے ہیں؟** اللہ کی توحید کو مانتے ہوئے اور اسکی اطاعت اختیار کرتے ہوئے اس کا مطیع و فرمانبردار ہو جانا اور شرک و مشرکین سے براءت کا اعلان کرنا اسلام ہے۔ اسلام کے پانچ ارکان ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث میں مذکور ہیں: « بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لا إِلَـهَ إلا الله وَأَنَّ محمـدًا رَسُـولُ الله، وَإِقَامِ الصَّلاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ » ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: ۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ۲) نماز قائم کرنا ۳) زکاۃ دینا ۴) بیت اللہ کا حج کرنا ۵) رمضان کے روزے رکھنا۔'' (بخاری و مسلم)

۴ **ایمان کسے کہتے ہیں اور اس کے ارکان کتنے ہیں؟** دل کے اعتقاد، زبان کے اقرار اور اعضاء و جوارح کے عمل کو ایمان کہتے ہیں جو اطاعت سے بڑھتا اور معصیت سے گھٹتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لِيَزْدَادُوٓاْ إِيمَـٰنًا مَّعَ إِيمَـٰنِهِمْ﴾ ''تاکہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ (اور بھی) ایمان میں بڑھ جائیں۔'' (الفتح:۴)

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: « الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لا إِلَهَ إلا الله وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ » ''ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔ سب سے افضل درجے کی شاخ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار کرنا ہے اور سب سے ادنیٰ درجے کی شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔'' (مسلم)

نیز اس سے بھی اس امر (ایمان کے گھٹنے بڑھنے) کی تائید ہوتی ہے کہ نیکیوں کے موسم آنے پر ایک مسلمان اپنے نفس کے اندر اطاعت کے کاموں میں نشاط اور چستی محسوس کرتا ہے اور گناہوں کے بعد اعمالِ خیر میں فتور اور سستی محسوس کرتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ ٱلْحَسَنَـٰتِ يُذْهِبْنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ﴾ ''یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔'' (ہود:۱۱۴)

ایمان کے چھ ارکان ہیں جن کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس حدیث میں کیا ہے: « أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّـهِ، وَمَلائِكَتِـهِ، وَكُتُبِـهِ، وَرُسُلِـهِ، والـيَوْمِ الآخـر، والقَـدَرِ خَيْره وَشَرِّهِ » ''یہ کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور اچھی و بری تقدیر پر۔'' (بخاری و مسلم)

۵ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا مطلب کیا ہے؟** اس کا مطلب غیر اللہ کے عبادت کا حقدار ہونے کی نفی اور صرف اللہ کے لیے عبادت کو ثابت کرنا ہے۔

۶ **قیامت کے دن نجات پانے والا فرقہ کون سا ہے؟** اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: « وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُـمْ فِـي النَّـارِ إِلا مِلَّـةً وَاحِـدَةً. قَـالُوا: وَمَـنْ هِـيَ يَـا رَسُـولَ اللَّـهِ؟. قَـالَ: مَـا أَنَـا عَلَيْـهِ وَأَصْحَابِي » 'میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک جماعت کے علاوہ تمام فرقے جہنم میں جائیں گے۔'' صحابی نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! وہ کون سی جماعت ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو جماعت میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر رہے گی۔'' (احمد، ترمذی)

چنانچہ حق وہی ہے جس پر آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ گامزن تھے، اس لیے اگر تم نجات چاہتے ہو اور اس بات کے خواہش مند ہو کہ تمھارے اعمال مقبول ہوں تو اتباع، یعنی اللہ کے رسول ﷺ کی پیروی کو لازم پکڑو اور بدعت سے دوری اختیار کرو۔

۷ **کیا اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے ساتھ ہے؟** جی ہاں! جاننے، سننے، دیکھنے، اپنی حفاظت و احاطہ اور مشیت و قدرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے لیکن اس کی ذات مخلوق کی ذاتوں کے نہ تو ساتھ ہے اور نہ کوئی مخلوق اس کا احاطہ ہی کر سکتی ہے۔

٨ کیا آنکھ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھا جاسکتا ہے؟ اہلِ قبلہ مسلمانوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا جاسکتا لیکن میدانِ محشر میں اور جنت کے اندر مومنین دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوں گے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ "اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ (القیامۃ:٢٢)

٩ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کی معرفت کا کیا فائدہ ہے؟ مخلوق پر اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا فریضہ اس کی معرفت حاصل کرنا ہے کیونکہ جب لوگ اسے اچھی طرح پہچان لیں گے تو اس کی حقیقی عبادت بھی کریں گے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ "سوائے نبی! آپ جان لیں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔" (محمد:١٩)

چنانچہ رحمتِ الٰہی کی وسعت کا تذکرہ کرنا، اللہ سے امید باندھنا اور اس کے عذاب کی شدت کو بیان کرنا اس سے خوف کھانے کا سبب ہے، اسی طرح انعام واکرام بخشنے میں اللہ تعالیٰ کو اکیلا تسلیم کرنا اس کے شکر کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے ذریعے سے اس کی عبادت کرنے سے مقصود یہ ہے کہ ان کا حقیقی علم حاصل کیا جائے، ان کے معانی کو سمجھا جائے اور ان کے مطابق عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے بعض نام اور صفتیں ایسی ہیں کہ بندے کا ان سے متصف ہونا لائق تعریف ہے جیسے علم، رحمت اور عدل اور بعض نام اور صفات ایسی ہیں کہ بندے کا ان سے متصف ہونا فعلِ مذموم ہے جیسے الوہیت، تکبر اور جبروت، اسی طرح بندوں کی بعض صفتیں ایسی ہیں کہ ان سے بندوں کا متصف ہونا تو لائقِ تعریف اور مامور بہ ہے جبکہ ذاتِ باری تعالیٰ کا ان سے متصف ہونا ایک محال امر ہے جیسے بندگی، مجبوری، حاجت مندی، دست درازی اور ذلت وخواری وغیرہ، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب مخلوق وہ ہے جو ان صفات سے متصف ہو جنھیں اللہ بزرگ وبرتر پسند کرتا ہے اور سب سے بری مخلوق وہ ہے جو ان صفات سے متصف ہو جنھیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا﴾ "اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں، لہٰذا تم اسے ان (ناموں) سے پکارو۔" (الاعراف:١٨٠)

اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: « إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلا وَاحِدٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ » "بے شک اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو، یعنی ننانوے نام ہیں جس نے ان کا "اِحصا" کر لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔" (بخاری ومسلم)

اللہ جل جلالہ: الرَّحْمَنُ، الرَّحِيمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الأَوَّلُ، الآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، السَّمِيعُ، الْبَصِيرُ، الْمَوْلَى، النَّصِيْرُ، العَفُوُ، القَدِيْرُ، اللَّطِيْفُ، الْخَبِيْرُ، الوِتْرُ، الْجَمِيْلُ، الْحَيِيُّ، السِّتِّيْرُ، الكَبِيرُ، الْمُتَعَالُ، الوَاحِدُ، القَهَّارُ، الْحَقُّ، الْمُبِيْنُ، القَوِيُّ، الْمَتِيْنُ، الْحَيُّ، القَيُّوْمُ، الْعَلِيُّ، الْعَظِيمُ، الشَّكُورُ، الْحَلِيمُ، الْوَاسِعُ، الْعَلِيمُ، التَّوَّابُ، الْحَكِيْمُ، الْغَنِيُّ، الْكَرِيمُ، الأَحَدُ، الصَّمَدُ، القَرِيْبُ، الْمُجِيْبُ، الغَفُوْرُ، الْوَدُودُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيدُ، الْحَفِيظُ، الْمَجِيدُ، الْفَتَّاحُ، الشَّهِيدُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْمَلِيْكُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُسَعِّرُ، القَابِضُ، الْبَاسِطُ، الرَّازِقُ، القَاهِرُ، الدَّيَّانُ، الشَّاكِرُ، الْمَنَّانُ، الْقَادِرُ، الْخَلاقُ، الْمَالِكُ، الرَّزَّاقُ، الْوَكِيلُ، الرَّقِيبُ، الْمُحْسِنُ، الْحَسِيبُ، الشَّافِي، الرَّفِيْقُ، الْمُعْطِي، الْمُقِيْتُ، السَّيِّدُ، الطَّيِّبُ، الْحَكَمُ، الأَكْرَمُ، البَرُّ، الْغَفَّارُ، الرَّءُوفُ، الْوَهَّابُ، الْجَوَادُ، السُّبُّوْحُ، الوَارِثُ، الرَّبُّ، الأَعْلَى، الإِلَهُ. (اور لفظ اللہ کو ملا کر ننانوے ہوئے)۔" (ترمذی)

اس حدیث میں وارد لفظ "احصا" کا معنی یہ ہے کہ بندہ ان ناموں کے مطابق عمل کرے، چنانچہ جب بندے نے "الحکیم" کہا تو اپنے تمام معاملات کو اللہ کے سپرد کر دے کیونکہ بندے کے تمام کام بتقاضائے حکمت ہیں۔ اور جب "القدوس" کہا تو اس بات کو

سامنے رکھے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیب و نقص سے پاک ہے۔ ان ناموں کے مطابق عمل کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ان ناموں کی اجلال و تعظیم کی جائے اور ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔

١٠ اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفتوں میں کیا فرق ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات کے ذریعے سے پناہ طلب کرنا بھی جائز ہے اور ان کے ساتھ قسم کھانا بھی، یعنی ان دونوں باتوں میں اللہ کے اسماء و صفات مشترک ہیں لیکن دونوں میں کئی ایک فرق بھی ہیں۔ ان میں سے اہم ترین یہ ہیں: 1) نام رکھنے میں عبدیت کی نسبت کرنا اور بوقت دعا پکارنا اللہ کے ناموں سے تو جائز ہے لیکن صفات کے ساتھ نہیں، چنانچہ عبدالکریم نام رکھنا تو جائز ہے لیکن عبدالکرم نام جائز نہیں، اسی طرح دعا کرتے وقت "یا کریم" کہہ کر اللہ کو پکارا جا سکتا ہے لیکن "یا کرمَ اللہ" کہنا جائز نہیں ہے۔ ٢) اللہ کے ناموں سے صفات تو مشتق ہوتی ہیں، مثلاً: اللہ کے نام "الرحمن" سے صفت رحمت مشتق ہوتی ہے لیکن صفات سے نام کا مشتق ہونا وارد نہیں ہے، چنانچہ صفت استواء سے اللہ کا نام المستوی نہیں بنایا جا سکتا۔ ٣) اللہ تعالیٰ کے افعال سے اس کے نام مشتق نہیں ہوتے، مثلاً: اللہ تعالیٰ کا ایک کام (فعل) غضب، یعنی غصے ہونا بھی ہے لیکن اس بنا پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا ایک نام الغاضب بھی ہے، اس کے برخلاف اللہ تعالیٰ کے افعال سے صفات مشتق ہوتی ہیں، چنانچہ اللہ کے لیے صفت غضب ثابت کی جاتی ہے کیونکہ اللہ کا ایک فعل غضب، یعنی غصے ہونا بھی ہے۔

١١ فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کا پختہ اقرار کرنا ہے کہ فرشتوں کا مستقل وجود ہے اور وہ اللہ عزوجل کی ایک ایسی مخلوق ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت اور اپنے امر کے نفاذ کے لیے پیدا فرمایا ہے: ﴿عِبَادٌ مُّكۡرَمُونَ ۝٢٦ لَا يَسۡبِقُونَهُۥ بِٱلۡقَوۡلِ وَهُم بِأَمۡرِهِۦ يَعۡمَلُونَ﴾ "وہ (اللہ کے) باعزت بندے ہیں۔ کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں۔" (الانبیاء ٢٦:٢١)

فرشتوں پر ایمان لانے میں چار باتیں شامل ہیں: ١) ان کے وجود پر ایمان رکھنا ٢) ان میں سے جس کا نام ہمیں معلوم ہے اس پر نام کی تفصیل کے ساتھ ایمان رکھنا، جیسے حضرت جبرائیل ٣) ان کی جو صفات ہمیں معلوم ہیں ان پر ایمان رکھنا، جیسے ان کے جسم کا بہت بڑا ہونا ٤) ان کے جن مخصوص اعمال کا ہمیں علم ہے ان پر ایمان رکھنا، جیسے ملک الموت کا کام۔

١٢ قرآن کیا ہے؟ قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے جس کی تلاوت عبادت ہے۔ اللہ ہی سے اس کی ابتدا ہوئی اور پھر اسی کی طرف یہ لوٹ جائے گا۔ اللہ عزوجل نے حقیقت میں حروف اور آواز کے ساتھ کلام فرمایا ہے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے اللہ سے سن کر نبی محمد ﷺ تک پہنچایا ہے۔ تمام آسمانی کتابیں بھی کلام الٰہی ہیں۔

١٣ کیا ہم قرآن کو لے کر نبی ﷺ کی سنت سے بے نیاز ہو سکتے ہیں؟ ایسا عقیدہ رکھنا جائز نہیں بلکہ اللہ نے سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمۡ عَنۡهُ فَٱنتَهُواْ﴾ "اور جو کچھ رسول تمھیں دے اسے لے لو اور جس چیز سے تمھیں روکے رک جاؤ۔" (الحشر ٧:٥٩)

سنت قرآن کی تفسیر کے لیے آئی ہے، نیز دینی امور، جیسے نماز وغیرہ کی تفصیل بغیر حدیث کے معلوم نہیں ہو سکتی، نبی ﷺ نے فرمایا: « أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ » "سنو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے مثل اور بھی (سنت)، سنو! قریب ہے کہ کوئی آدمی اپنی مسہری پر آسودہ بیٹھ کر یہ کہے کہ تم اسی قرآن کو پکڑے رہو جو چیز اس میں حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو چیز حرام پاؤ اسے حرام جانو۔" (ابوداود، احمد)

۱۴ رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کی مکمل تصدیق کرنا ہے کہ اللہ نے ہر امت میں انھی میں سے ایک رسول بھیجا جو انھیں ایک اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ماسوا پوجی جانے والی ہر چیز کا انکار کرنے کی دعوت دیتا، نیز اس بات کی تصدیق کرنا ہے کہ سارے رسول سچے، نیک، پاکباز، متقی، امانتدار اور ہدایت یافتہ تھے اور اللہ نے انھیں جو پیغام دیکر بھیجا تھا انھوں نے اس کی کما حقہ تبلیغ فرما دی۔ اور یہ کہ وہ سب سے افضل مخلوق ہیں اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ وہ اپنی پیدائش سے وفات تک شرک سے پاک رہے ہیں۔

۱۵ یوم آخرت پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ آخرت کے دن پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کی مکمل تصدیق کرنا ہے کہ قیامت آکر رہے گی۔ اسی ایمان لانے میں موت پر، موت کے بعد قبر کی آزمائش پر اور قبر کے عذاب یا اس کی آسائش پر، صور پھونکے جانے پر، لوگوں کے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے پر، صحیفوں کے پھیلائے جانے پر، میزان نصب کیے جانے پر، پل صراط پر، حوض کوثر پر، شفاعت پر اور پھر لوگوں کے جنت یا جہنم میں داخل کیے جانے پر ایمان لانا بھی شامل ہے۔

۱۶ قیامت کے دن کتنی قسم کی شفاعت ہوگی؟ قیامت کے دن شفاعت کی متعدد قسمیں ہیں: ان میں سب سے بڑی شفاعت "شفاعت عظمیٰ" ہے جو محشر کے میدان میں اس وقت پیش آئے گی جب لوگ فیصلے کے انتظار میں پچاس ہزار سال گزار چکے ہوں گے، چنانچہ اللہ کے رسول محمد ﷺ اپنے رب سے سفارش کریں گے اور یہ عرض کریں گے کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے۔ یہ شفاعت ہمارے نبی ﷺ کے لیے خاص ہے اور یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کا آپ سے وعدہ کیا گیا ہے۔ دوسری شفاعت جنت کا دروازہ کھلوانے کے لیے ہوگی اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ ہی کھلوائیں گے اور تمام امتوں میں سے سب سے پہلے آپ کی امت جنت میں داخل ہوگی۔ تیسری شفاعت ان لوگوں کے لیے ہوگی جن کے جہنم میں ڈالے جانے کا فیصلہ ہوچکا ہوگا کہ انھیں جہنم میں نہ ڈالا جائے۔ چوتھی شفاعت ان گنہگار موحدین کے لیے ہوگی جو جہنم میں جا چکے ہوں گے کہ انھیں جہنم سے نکال لیا جائے۔ پانچویں شفاعت بعض اہلِ جنت کی بلندیٔ درجات کے لیے ہوگی۔ مؤخرالذکر تین شفاعتیں ہمارے نبی ﷺ کے لیے خاص تو نہیں لیکن آپ کو اس بارے میں اولیت حاصل ہوگی، پھر آپ کے بعد دیگر انبیائے ؑ، ملائکہ، صلحاء اور شہداء کا نمبر ہوگا۔ چھٹی شفاعت کچھ مومن بندوں کے حق میں ہوگی کہ انھیں بلا حساب جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے۔ ساتویں شفاعت بعض کفار سے عذاب میں تخفیف کے لیے ہوگی اور یہ شفاعت ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ خاص ہے کہ اپنے چچا ابوطالب سے عذاب میں تخفیف کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے۔ پھر آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کسی کی شفاعت کے بغیر محض اپنی رحمت سے کچھ لوگوں کو، جو عقیدۂ توحید پر فوت ہوئے ہوں گے، جہنم سے نکالے گا اور انھیں جنت میں داخل فرمائے گا، ایسے لوگوں کی تعداد کا علم اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں ہے۔

۱۷ کیا زندہ اشخاص سے مدد اور شفاعت طلب کرنا جائز ہے؟ جی ہاں! ایسا کرنا جائز ہے، شریعت نے دوسروں کی مدد کی ترغیب دی ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ﴾ "نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔" (المائدہ:۲)

نیز اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: « وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ » "اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔" (مسلم)

رہا شفاعت کا معاملہ تو اس کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ معنی کے لحاظ سے شفاعت واسطہ، یعنی درمیان میں پڑ کر کسی کی مدد کرنے کو کہتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿مَّن يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا﴾ "جو شخص کسی نیکی یا بھلے کام کی شفاعت کرے گا، اسے بھی اس کا کچھ حصہ ملے گا۔" (النساء:۸۵)

اور نبیٔ کریم ﷺ کا ارشاد ہے: « اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا » ''شفاعت کر دیا کرو، اجر و ثواب پاؤ گے۔'' (بخاری)

یہ شفاعت جائز تو ہے لیکن اس کے لیے چند شرطیں ہیں: ۱) شفاعت زندوں سے طلب کی جائے کیونکہ مردہ خود اپنے نفع کا مالک نہیں ہے تو کسی غیر کو کیسے فائدہ پہنچا سکتا ہے! ۲) جس سے شفاعت کی جا رہی ہے وہ اپنے مخاطب کی بات کو سمجھ بھی رہا ہو۔ ۳) مطلوب چیز حاضر ہو۔ ۴) شیٔ مطلوب وہ ہو جس پر بشر کو قدرت حاصل ہے۔ ۵) دنیاوی معاملات میں ہو۔ ۶) ایسے جائز امور سے متعلق ہو جس میں کوئی نقصان نہ ہو۔

۱۸ **وسیلے کی کتنی قسمیں ہیں؟** وسیلے کی دو قسمیں ہیں: **اول: جائز وسیلہ:** اس کی تین صورتیں ہیں: ۱) اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا وسیلہ پکڑنا۔ ۲) اپنے کسی نیک عمل کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا، جیسے تین غار والوں کا قصہ ہے۔ ۳) کسی ایسے حاضر، زندہ اور نیک مردِ مسلم کی دعا کا وسیلہ جس کی قبولیتِ دعا کی امید کی جاتی ہے۔

دوم: ناجائز وسیلہ: اس کی دو صورتیں ہیں: ۱) نبیٔ کریم ﷺ یا کسی ولی کے جاہ و مقام کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے مانگنا، مثلاً: یہ کہنا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نبی کے جاہ و مقام کے وسیلے یا حضرت حسین کے جاہ و مرتبے کے وسیلے سے مانگتا ہوں۔ یہ بات اپنی جگہ صحیح ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم ہے، اسی طرح نیک لوگوں کا جاہ و مقام بھی بڑی چیز ہے لیکن صحابۂ کرام، جو خیر و بھلائی کے سب سے زیادہ حریص تھے، جب ان کے زمانے میں قحط پڑا تو انھوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے جاہ و مقام کا وسیلہ نہیں لیا باوجودیکہ آپ ﷺ کی قبر ان کے قریب موجود تھی بلکہ انھوں نے آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب کی دعا کا وسیلہ لیا۔ ۲) بندہ اللہ کے نبی ﷺ یا اللہ کے کسی ولی کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے، مثلاً: یہ کہے کہ اے اللہ! میں تیرے فلاں ولی کے وسیلے سے یا تیرے فلاں نبی کے حق کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ جب مخلوق پر مخلوق کی قسم کھانا منع ہے تو اللہ تعالیٰ کو کسی مخلوق کی قسم دینا بدرجۂ اولیٰ منع ہو گا۔ اور کسی بندے کا محض اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر لینے ہی سے اس کا حق اللہ تعالیٰ پر نہیں بن جاتا (کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی قسم دی جائے)۔

۱۹ **مردوں یا غیر موجود اشخاص کو پکارنے (ان سے دعا کرنے) کا کیا حکم ہے؟** مردوں یا غیر موجود اشخاص سے دعا کرنا شرک ہے کیونکہ دعا ایک ایسی عبادت ہے جو صرف باری تعالیٰ کا حق ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا۟ دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا۟ مَا ٱسْتَجَابُوا۟ لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ﴾ ''اور جنھیں تم اس (اللہ) کے سوا پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ہیں اگر تم انھیں پکارو تو وہ تمھاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمھاری فریاد رسی نہیں کر سکتے بلکہ قیامت کے دن تمھارے اس شرک کا صاف انکار کر دیں گے۔'' (فاطر:۱۳)

اور اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ » ''جس کا انتقال اس حال میں ہوا کہ وہ اللہ کے سوا کسی شریک کو پکارتا تھا تو وہ جہنم میں جائے گا۔'' (بخاری)

نیز مردے سے کوئی چیز کیسے طلب کی جائے جبکہ وہ خود زندہ اشخاص کی دعاؤں کا محتاج ہے، لوگوں کی دعا وغیرہ کا اجر ہی اسے مل رہا ہے، اس کے علاوہ اس کی موت کے ساتھ ہی اس کے تمام اعمال کا سلسلہ تو منقطع ہو چکا ہے جبکہ زندہ شخص ابھی عمل کرنے کے مرحلے میں ہے۔ اور مردے کے لیے جب دعا کی جاتی ہے تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے، لہٰذا اسے کیسے پکارا جائے جبکہ وہ خود محتاج ہے، البتہ زندہ غیر موجود شخص اپنے سے دور کی بات سنتا ہی نہیں تو جواب کیسے دے گا؟

۲۰ **کیا جنت اور جہنم اس وقت موجود ہیں؟** جی ہاں! (جنت اور جہنم دونوں موجود ہیں) اللہ تبارک و تعالیٰ نے لوگوں کی تخلیق سے پہلے ہی جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا ہوا ہے اور یہ دونوں کبھی فنا یا ختم نہیں ہوں گی، پھر اللہ نے اپنے فضل و کرم سے کچھ لوگوں

کو جنت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور کچھ لوگوں کو اپنے عدل سے جہنم کے لیے پیدا فرمایا ہے اور جو شخص جس جگہ کے لیے پیدا ہوا ہے، اس کے لیے وہی کام کرنا آسان کر دیا گیا ہے۔

۲۱ **تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟** تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کی پختہ تصدیق کرنا ہے کہ ہر قسم کے خیر یا شر کا وجود اللہ کے فیصلے اور قدرت سے ہے اور اللہ جو چاہتا ہے اسے کر ڈالنے والا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ » "اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں کو اور تمام زمین والوں کو عذاب دے تو انھیں عذاب دینے میں وہ ظالم نہ ہو گا۔ اور اگر ان سب پر رحمت فرمائے تو اس کی رحمت ان کے لیے ان کے اعمال سے بہتر ہوگی۔ اور اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو اللہ تم سے یہ قبول نہ فرمائے گا یہاں تک کہ تم تقدیر پر ایمان لے آؤ، اور یہ بھی جان لو کہ تمھیں جو مصیبت لاحق ہوئی وہ تم سے ٹلنے والی نہ تھی اور جس مصیبت سے تم بچ گئے وہ تمھیں لاحق ہونے والی نہ تھی۔ اور اگر تم اس عقیدے کے علاوہ پر مرے تو جہنم میں جاؤ گے۔" (احمد، ابوداود)

تقدیر پر ایمان لانے میں چار باتیں شامل ہیں: ۱) اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ کو ہر چیز کا اجمالی اور تفصیلی علم ہے۔ ۲) اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ نے اسے اپنے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ » "اللہ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے ہی تمام مخلوق کی تقدیریں لکھی ہوئی ہیں۔" (مسلم) ۳) اللہ تعالیٰ کی اس نافذ ہونے والی مشیت پر ایمان رکھنا جسے کوئی چیز روک نہیں سکتی اور اس کی قدرت پر ایمان رکھنا جسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، اللہ نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا۔ ۴) اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ ہی تمام چیزوں کا موجد و خالق ہے اور اس کے ماسوا ہر چیز اسی کی پیدا کردہ ہے۔

۲۲ **کیا مخلوق کو حقیقی قدرت و مشیت اور ارادہ حاصل ہے؟** جی ہاں! انسان کو مشیت و ارادہ اور اختیار حاصل ہے لیکن اس کی مشیت اللہ تعالیٰ کی مشیت سے باہر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ﴾ "اور تم اللہ رب العالمین کے چاہے بغیر کچھ نہیں چاہ سکتے۔" (التکویر:۲۹)

نیز رسول ﷺ نے فرمایا: « اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ » "عمل کرو کیونکہ ہر شخص کو وہی عمل میسر آتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔" (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل، سماعت اور بصارت سے اسی لیے نوازا ہے تاکہ ہم اچھی اور بری چیزوں میں تمیز کر سکیں، تو کیا کوئی ایسا عقلمند ہے جو چوری کرے، پھر کہے: اللہ تعالیٰ نے میرے لیے اس کو مقدر کیا ہے؟ اور اگر ایسا کہے بھی تو لوگ اس کا عذر قبول نہیں کریں گے بلکہ وہ سزا پائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے اوپر سزا بھی مقدر کر رکھی ہے، اس لیے تقدیر سے استدلال اور اسے بطور عذر پیش کرنا جائز نہیں بلکہ یہ تو تکذیب ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿سَيَقُولُ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُواْ لَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَآ أَشْرَكْنَا وَلَآ ءَابَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ﴾ "جن لوگوں نے شرک کیا عنقریب کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے، اسی طرح ان لوگوں نے جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے۔" (الانعام)

۲۳ احسان کسے کہتے ہیں؟ نبیٔ کریم ﷺ نے احسان کے بارے میں سوال کرنے والے کے جواب میں یوں فرمایا تھا: « أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ ، فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ » ''یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمھیں دیکھ ہی رہا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

اور یہ احسان دین کے تین درجات میں سے سب سے بلند تر ہے۔

۲۴ نیک اعمال کی قبولیت کی شرائط کیا ہیں؟ نیک اعمال کی قبولیت کی کئی شرطیں ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: ۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی توحید کا اقرار کرنا، لہذا مشرک کا کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔ ۲) اخلاص، یعنی اس عمل سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ ۳) نبیٔ کریم ﷺ کی اتباع، یعنی وہ عمل نبیٔ کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق ہو، لہذا اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اس طریقے پر کی جائے گی جو آپ ﷺ نے مشروع فرمایا ہے۔

ان شرطوں میں سے اگر کوئی بھی شرط مفقود ہوئی تو عمل رد کر دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَقَدِمْنَآ إِلَىٰ مَا عَمِلُوا۟ مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَٰهُ هَبَآءً مَّنثُورًا ﴾ ''اور انھوں نے جو بھی اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انھیں پراگندہ ذرّوں کی طرح کر دیا۔'' (الفرقان:۲۳)

۲۵ اگر ہمارے درمیان (کسی مسئلہ میں) اختلاف ہو جائے تو ہم کس چیز کی طرف رجوع کریں؟ اختلاف کے وقت ہم دین حنیف کی طرف رجوع کریں گے اور اس بارے میں فیصلہ صرف کتابِ الٰہی اور سنتِ رسول سے ہو گا کیونکہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿ فَإِن تَنَٰزَعْتُمْ فِى شَىْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ ﴾ ''پھر اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ کی طرف اور رسول کی طرف۔'' (النساء:۵۹)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا : كِتَابَ اللَّهِ ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ » ''میں نے تمھارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ جب تک تم ان کو تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے، یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔'' (موطا امام مالک)

۲۶ توحید کی کتنی قسمیں ہیں؟ توحید کی تین قسمیں ہیں: ۱) توحید ربوبیت، اس کا مطلب ہے اللہ کو اس کے افعال، جیسے پیدا کرنا، روزی دینا، زندہ کرنا وغیرہ میں یکتا جاننا۔ کفارِ عرب بھی نبی ﷺ کی بعثت سے پہلے اس توحید کا اقرار کرتے تھے۔ ۲) توحید الوہیت، اس کا مطلب ہے اللہ کو عبادات میں، یعنی بندوں کے افعال، جیسے نماز، نذر اور صدقہ وغیرہ میں یکتا جاننا اور عبادت میں اللہ ہی کو یکتا جاننے کے لیے ہی رسول بھیجے گئے اور کتابیں نازل فرمائی گئیں۔ ۳) توحید اسماء و صفات، اس کا مطلب ہے کہ اللہ کے لیے جو نام اور صفات، اللہ اور اس کے رسول نے ثابت فرمائے ہیں ان کو اللہ کے شایانِ شان انداز سے اللہ کے لیے ثابت مانا جائے، بایں طور کہ ان اسماء و صفات میں تحریف نہ کی جائے، انھیں بے معنی نہ کیا جائے، ان کی کیفیت بیان نہ کی جائے اور مخلوق کی صفات سے تشبیہ و تمثیل نہ دی جائے۔

۲۷ ولی کون ہے؟ صالح اور متقی بندۂ مومن اللہ کا ولی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ ﴾ ''یاد رکھو! اللہ کے اولیا (دوستوں) پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (اللہ سے) ڈرتے تھے۔'' (یونس:۶۲)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ » ''میرا ولی (دوست) اللہ ہے اور صالح مومنین ہیں۔'' (بخاری و مسلم)

۲۸ نبیٔ کریم ﷺ کے صحابۂ کرام کے بارے میں ہم پر کیا واجب ہے؟ نبی ﷺ کے صحابہ کے بارے میں ہم پر یہ واجب ہے کہ ہم ان سے محبت رکھیں، ان کے لیے اللہ کی رضامندی کی دعا کریں، ان کے بارے میں (نازیبا بات سوچنے اور کہنے سے) اپنے دل اور زبان کو محفوظ رکھیں، ان کے محاسن و فضائل کا ذکر کریں اور ان کے مابین پیش آمدہ اختلافات اور ان کی برائی بیان کرنے

سے باز رہیں۔ صحابۂ کرام غلطیوں سے معصوم نہیں لیکن وہ مجتہد تھے۔ جن کا اجتہاد درست تھا، ان کے لیے دوہرا اجر ہے، اور جن کا اجتہاد غلط تھا ان کے لیے اجتہاد پر ایک اجر ہے اور ان کی غلطی معاف ہے۔ صحابہ میں سے اگر کسی سے کوئی غلطی سرزد ہوئی بھی ہو تو ان کے فضائل اتنے زیادہ ہیں جو اس غلطی کو دور کرنے کے لیے کافی ہیں، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: « لا تَسُبُّوا أَصْحَابِى فَوَالذِي نَفْسِى بِيَدِه لَوْ أن أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلا نَصِيْفَهُ» "میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو ان کے ایک مد (آدھے کلو سے کچھ زیادہ (۶۲۵ گرام تقریباً)) اور آدھے مد کے برابر بھی نہ ہو گا۔" (بخاری و مسلم)

۲۹ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو جو مقام عطا کیا ہے کیا آپ کی تعریف میں ہم اس مقام سے تجاوز کر سکتے ہیں؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ سیدنا محمد ﷺ تمام مخلوق میں سب سے اشرف اور سب سے افضل ہیں لیکن آپ کی تعریف میں مبالغہ کرنا ہمارے لیے جائز نہیں ہے جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کی تعریف میں مبالغے سے کام لیا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے، ارشاد ہے: « لا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا: عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ » "میری تعریف میں مبالغہ (حد سے تجاوز) نہ کرنا جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا ہے، میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، لہٰذا تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔" (بخاری)

۳۰ خوف کی کتنی قسمیں ہیں؟ خوف کی چار قسمیں ہیں: ۱) واجبی خوف: یہ اللہ کا خوف ہے کیونکہ ایمان کے دو اصول ہیں: ایک کمال محبت اور دوسرا کمال خوف۔ ۲) شرکیہ خوف: اس سے مراد مشرکوں کے باطل معبودوں سے خوف کھانا ہے کہ وہ کوئی نقصان پہنچا دیں گے۔ ۳) حرام خوف: وہ یہ کہ لوگوں کے ڈر سے کسی واجب کا ترک کرنا یا حرام کا ارتکاب کرنا۔ ۴) جائز خوف: فطرت اور طبیعت کے طور پر کسی درندے وغیرہ سے ڈرنا۔

۳۱ توکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ توکل کی تین قسمیں ہیں: ۱) **واجب:** تمام امور و معاملات میں، یعنی فائدہ مند چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے اور نقصان دہ چیز کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا۔ ۲) **حرام:** اس کی دو قسمیں ہیں: **اول:** شرک اکبر، اس سے مراد اسباب پر مکمل اعتماد کرنا اور یہ سمجھنا ہے کہ نقصان پہنچانے اور نفع دینے میں صرف یہی چیزیں مؤثر ہیں۔ **دوم:** شرک اصغر، مثلاً: کسی شخص پر روزی کے بارے میں حتمی اعتماد کرنا، اور اُس کی جانب دل کا اس طرح مشغول رہنا گویا وہی روزی کا مسبب ہے۔ ۳) **جائز:** انسان کا کسی دوسرے کو اس کام میں نائب بنانا اور بھروسا کرنا جس کے کرنے پر وہ قادر ہو، جیسے خرید و فروخت۔

۳۲ محبت کی کتنی قسمیں ہیں؟ محبت کی چار قسمیں ہیں: ۱) اللہ کی محبت: اور یہی ایمان کی بنیاد ہے۔ ۲) اللہ کے لیے محبت کرنا: اور یہ عام مسلمانوں سے اجمالی طور پر دوستی اور محبت رکھنا ہے، رہی الگ الگ افراد کی بات تو جو شخص جس قدر اللہ تعالیٰ سے قریب اور اس کا اطاعت گزار ہو گا اسی قدر اس سے محبت کی جائے گی اور یہ واجب ہے۔ ۳) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو محبت میں شریک کرنا: اور یہ اللہ تعالیٰ سے واجبی محبت میں غیر اللہ کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے مشرکین کا اپنے معبودان باطلہ سے محبت کرنا، اور یہی شرک کی اصل بنیاد ہے۔ ۴) فطری محبت، جیسے والدین و اولاد کی محبت اور کھانے وغیرہ کی محبت، یہ محبت جائز ہے۔

۳۳ موالات (دوستی) و معادات (دشمنی) کے اعتبار سے لوگوں کی کتنی قسمیں ہیں؟ اس اعتبار سے لوگوں کی تین قسمیں ہیں: ۱) وہ لوگ جن سے ایسی خالص محبت رکھی جائے کہ اس کے ساتھ دشمنی کا شائبہ تک نہ ہو، یہ محبت خالص مومنین، جیسے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی جماعت کے ساتھ خاص ہے۔ ان میں سرفہرست سیدنا محمد ﷺ، آپ کی ازواج مطہرات، آپ کی بیٹیاں اور صحابۂ کرام ہیں۔ ۲) وہ لوگ جن سے قطعاً دوستی نہ رکھی جائے بلکہ ان سے براءت کا اظہار کیا جائے، یہ کفار جیسے کہ اہل

کتاب، مشرکین اور منافقین وغیرہ ہیں۔ ۳) وہ لوگ جن سے ایک اعتبار سے محبت کی جائے گی اور ایک پہلو سے بغض ونفرت، یہ گنہگار مسلمانوں کی جماعت ہے، چنانچہ ان سے بوجہِ ایمان محبت رکھی جائے گی اور بوجہِ معاصی ان سے بغض ونفرت رکھی جائیگی۔

کافروں سے اظہارِ براءت وبیزاری اس طرح ہو کہ ان سے بغض رکھا جائے، سلام میں ان سے پہل نہ کی جائے، اپنوں کو ان کے سامنے کمتر وذلیل ظاہر نہ کیا جائے، ان کے حالات کو پسند نہ کیا جائے اوران کے شہروں سے ہجرت کی جائے۔ اور مسلمانوں سے موالات اس طرح ہو کہ حسبِ استطاعت اسلامی شہروں کی طرف ہجرت کی جائے، جان و مال کے ذریعے سے مسلمانوں کی نصرت و معاونت کی جائے، ان کے حالات سے خوشی و غمی محسوس کی جائے اور ان کے ساتھ خیرخواہی کی جائے۔

کافروں کے ساتھ موالات و دوستی کی دو قسمیں ہیں: ۱) وہ موالات جس سے اسلام سے پھر جانا اور ارتداد لازم آتا ہو، جیسے مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا یا انھیں کافر نہ کہنا، یا ان کے کفر میں توقف کرنا، یا اس بارے میں شک کرنا۔ ۲) اس سے ہلکے درجے کی موالات، خواہ وہ کبیرہ گناہ یا حرام یا مکروہ کی شکل میں ہو، جیسے ان کی عیدوں میں شرکت کرنا یا انھیں مبارک باد دینا یا ان کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا وغیرہ۔

بسا اوقات کافروں (بشرطیکہ وہ بر سرپیکار نہ ہوں) سے حسن سلوک اور ان کے ساتھ بغض ونفرت کا مسئلہ لوگوں پر واضح نہیں ہوتا، لہٰذا ان میں فرق متعین کیا جائے گا، چنانچہ بغیر دلی تعلق کے ان کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا، جیسے ان میں سے ضعیف کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا، ڈر کر اور اپنے کو کمتر ظاہر کرکے نہیں بلکہ ان پر مہربانی کرتے ہوئے ان کے ساتھ لطف و مہربانی کا معاملہ کرنا تو یہ الگ مسئلہ ہے، چنانچہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ لَا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ لَمْ يُقَـٰتِلُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَـٰرِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوٓا۟ إِلَيْهِمْ ﴾ "جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں کی اور تمھیں جلا وطن نہیں کیا ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرنے اور منصفانہ برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمھیں نہیں روکتا۔" (الممتحنۃ:۸)

البتہ ان سے دلی نفرت اور بغض ایک دوسرا مسئلہ ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں موجود ہے: ﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ ﴾ "اے ایمان والو! میرے اور خود اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ کہ تم دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجو۔" (الممتحنۃ:۱)

خلاصہ یہ ہے کہ بغض ونفرت کے باوجود معاملات میں ان کے ساتھ عدل وانصاف کیا جاسکتا ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ یہود کے ساتھ کرتے تھے۔

۳۴ کیا اہل کتاب کو مومنین میں شمار کیا جاسکتا ہے؟ یہودی، نصرانی اور باقی دوسرے ادیان کو ماننے والے کافر ہیں اگرچہ وہ کسی ایسے دین پر ایمان رکھتے ہوں جو بطور اصل کے صحیح ہے۔ نبی ﷺ کی بعثت کے بعد جو شخص بھی اپنا پرانا دین ترک کرکے اسلام قبول نہ کرے تو: ﴿ فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ مِنَ ٱلْخَـٰسِرِينَ ﴾ "(یہ دین) اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔" (آل عمران:۸۵)

اور اگر کوئی مسلمان ان کے کافر ہونے کا عقیدہ نہ رکھے یا ان کے دین کے باطل ہونے میں شک کرے تو اس نے کفر کیا کیونکہ اس نے ان کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کفر کی مخالفت کی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَن يَكْفُرْ بِهِۦ مِنَ ٱلْأَحْزَابِ فَٱلنَّارُ مَوْعِدُهُۥ ﴾ "اور تمام فرقوں میں سے جو بھی اس کا کفر کرتا ہے تو اس کے آخری وعدے کی جگہ جہنم ہے۔" (ہود:۱۷)

اور اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: « وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِي إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ » "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان

ہے! اس امت کا کوئی فرد، خواہ یہودی ہو یا نصرانی جو میرے بارے میں سنتا ہے، پھر وہ مر جاتا ہے اور اس شریعت پر ایمان نہیں لاتا جس کے ساتھ میں بھیجا گیا تھا تو وہ جہنمی ہے۔'' (مسلم)

۳۵ کیا کافروں پر ظلم کرنا جائز ہے؟ ظلم حرام ہے (حدیث قدسی میں) فرمان الٰہی ہے: « إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا » ''میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور تمھارے اوپر بھی ظلم کو حرام قرار دیا ہے، اس لیے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔'' (مسلم)

معاملات کے اعتبار سے کافر دو قسم کے ہیں: اول: صاحب عہد وپیمان، یہ تین طرح کے ہیں:

(۱) ذمی: وہ کافر جو مسلم حکومت کو جزیہ دیتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو دائمی عہد وپیمان پر ہیں، انھوں نے مسلمانوں سے عہد کر لیا ہے کہ وہ دارالاسلام میں قیام کریں گے تو ان پر اللہ اور اس کے رسول کا حکم نافذ ہوگا، یہی وہ لوگ ہیں جو دیار اسلام میں سکونت پذیر ہیں (دوسرے لفظوں میں وہ اسلامی ملک کے شہری ہیں)، چنانچہ وہ دیار اسلام میں رہائش پذیر مسلمانوں کی مثل ہوں گے۔

(۲) اہلِ صلح ومصالحت: یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے مسلمانوں کے شہر میں سکونت اختیار کرنے کے لیے ان سے صلح کر لی ہے، اہل ذمہ کی طرح ان پر احکامِ اسلام تو جاری نہ ہوں گے، البتہ ان پر لازم ہے کہ وہ مسلمانوں سے لڑائی کرنے سے گریز کریں، جیسے عہد نبوی میں یہود تھے۔

(۳) اہل امان: یہ وہ لوگ ہیں جو دیار اسلام میں مستقل قیام کے لیے نہیں بلکہ کسی ضرورت کے تحت داخل ہوئے ہوں، جیسے سفارتکار، تجارت پیشہ، پناہ کے طالب اور زائرین وغیرہ تو ان کے بارے میں حکم یہ ہے کہ نہ انھیں قتل کیا جائے نہ ان سے جزیہ ہی وصول کیا جائے، ان میں جو پناہ کا طالب ہے اس پر اسلام پیش کیا جائے، پھر اگر وہ اسلام قبول کر لے تو فبہا، اس کا اسلام قبول کیا جائے گا اور اگر اپنی جائے امن جانا چاہے تو اسے وہاں پہنچا دیا جائے گا، اس دوران میں اس سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔

دوم: اہل حرب، یہ وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کے عہدِ ذمہ میں داخل نہیں ہوئے اور نہ ان کے پاس مسلمانوں کی طرف سے پیمانۂ عہد اور عرصۂ مصالحت ہی ہے، ان کی کئی اقسام ہیں: **۱)** ایک وہ لوگ جو عملاً مسلمانوں کے ساتھ برسرِ پیکار اور ان کے خلاف چالیں چل رہے ہیں۔ **۲)** دوسرے وہ لوگ جنھوں نے اسلام اور مسلمانوں سے اعلان جنگ کر رکھا ہے۔ **۳)** یا اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کی مدد کرتے پھرتے ہیں۔ تو ایسے کافروں سے قتال کیا جائے گا اور (جہاں کہیں بھی ملیں) انھیں قتل کیا جائے گا۔

۳۶ بدعت کسے کہتے ہیں؟ ابن رجب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: بدعت سے مراد (دین کے نام پر) ایجاد کی گئی وہ چیز ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو جو اس (کی مشروعیت) پر دلالت کرے اور جس چیز کی شریعت میں کوئی اصل ہو جو اس (کی مشروعیت) پر دلالت کرے تو وہ شرعاً بدعت نہیں اگرچہ لغوی اعتبار سے اسے بدعت کہا جائے۔

۳۷ کیا دین میں ''بدعت حسنہ'' اور ''بدعت سیۂ'' ہے؟ شرعی مفہوم کے اعتبار سے بدعت کی مذمت میں آیات و احادیث وارد ہیں۔ شرعی بدعت سے مراد وہ چیز ہے جسے دین کے نام پر ایجاد کر لیا گیا ہو اور شریعت میں اس کی کوئی اصل نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ » ''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا (شریعت کا) حکم نہ ہو تو وہ عمل مردود اور ناقابل قبول ہے۔'' (بخاری ومسلم)

نیز فرمایا: « فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ » ''(دین کے اندر) ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' (مسلم)

اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے شرعی بدعت کے متعلق فرمایا: جس نے اسلام کے اندر کوئی بدعت ایجاد کی اور اسے "حسنہ" یعنی اچھا جانا تو اس نے یہ سمجھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رسالت میں خیانت کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي ﴾ "آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا۔" (المائدۃ ۵:۳)

بدعت کے لغوی معنی کے اعتبار سے بدعت کی تعریف میں بعض احادیث وارد ہیں، اور اس سے مراد وہ کام ہے جو شریعت سے ثابت ہو لیکن اسے بھلا دیا گیا ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی نصیحت کرتے ہوئے اسے کرنے کی ترغیب دی ہو، جیسا کہ فرمایا: « مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ » "جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب بھی، بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی کی جائے۔" (مسلم)

بدعت کے اسی لغوی معنی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول بھی ہے: « نِعْمَتُ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ » "یہ کیا ہی خوب بدعت ہے۔" ان کی مراد نماز تراویح (کی باجماعت ادائیگی) تھی کیونکہ یہ نماز پہلے ہی سے مشروع تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی اور خود بھی اسے تین رات (باجماعت) ادا فرمایا لیکن امت پر فرض ہو جانے کے ڈر سے ترک کر دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس نماز کو باجماعت پڑھنے کا لوگوں کو حکم دیا۔

۳۸ نفاق کی کتنی قسمیں ہیں؟ نفاق کی دو قسمیں ہیں:

۱) **اعتقادی نفاق:** جو نفاق اکبر ہے، اور وہ یہ کہ بندہ ایمان ظاہر کرے اور (دل میں) کفر چھپائے، یہ قسم دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والی ہے اور اس کا مرتکب اگر اسی حال میں مر جائے تو اس کی موت کفر پر ہوگی، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ﴾ "یقیناً منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجے میں جائیں گے۔" (النساء ۴:۱۴۵)

اس قسم کے منافقین کے بعض اعمال یہ ہیں کہ وہ اللہ کو اور اہل ایمان کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں، مسلمانوں کا تمسخر اڑاتے ہیں، مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد کرتے ہیں اور اگر نیک اعمال کریں تو ان کا مقصد دنیوی فائدہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔

۲) **عملی نفاق:** جو نفاق اصغر ہے، یہ اپنے مرتکب کو دائرۂ اسلام سے باہر نہیں کرتا لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کے لیے نفاق اکبر کا خطرہ ہے۔

اس قسم کے منافقین کی بھی کچھ علامات ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، جب کسی سے جھگڑا کرے تو گالی گلوچ دے، جب عہد و پیمان باندھے تو اسے توڑ ڈالے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

میرے اسلامی بھائی! اپنا محاسبہ کر لو، کہیں آپ کے اندر بھی ان علامتوں میں سے کوئی علامت موجود تو نہیں؟

۳۹ کیا مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے بارے میں نفاق سے ڈرتا رہے؟ جی ہاں! صحابۂ کرام اپنے بارے میں نفاق علی سے ڈرا کرتے تھے۔ ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تیس اصحاب کو پایا، وہ سب کے سب اپنے بارے میں نفاق سے ڈرتے تھے۔ ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے جب بھی اپنے قول کو اپنے عمل پر پیش کیا تو مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ میں جھٹلانے والا ہوں (میرے عمل سے میرے قول کی تکذیب ہوتی ہے)۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نفاق سے مومن ہی ڈرتا ہے اور منافق ہی اس سے مامون اور بے خوف رہ سکتا ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "میں تمھیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، بتاؤ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (منافقین) میں میرا نام بھی لیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں، اور آپ کے بعد میں کسی اور کا تزکیہ نہ کروں گا۔"

۴۰ **اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟** اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے: ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ "بے شک شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔" (لقمان:۱۳)

اور جب اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا گیا کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا: « أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ » "یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔" (بخاری ومسلم)

۴۱ **شرک کی کتنی قسمیں ہیں؟** شرک کی دو قسمیں ہیں: ۱) **شرک اکبر:** جو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور اس کے مرتکب کی اللہ عزوجل بخشش نہیں فرمائے گا کیونکہ اس کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ﴾ "یقیناً اللہ اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو نہیں بخشتا، اور اس کے سوا گناہ جس کے چاہے بخش دیتا ہے۔" (النساء:۴۸)

اس شرک کی چار قسمیں ہیں: ا) دعا اور سوال میں شرک ب) نیت اور قصد وارادہ میں شرک ج) اطاعت میں شرک، اس کی صورت یہ ہے کہ اللہ کی حلال کردہ چیز کو حرام ٹھہرانے اور حرام کردہ چیز کو حلال ٹھہرانے پر علماء کی اطاعت کی جائے۔ (د) محبت میں شرک، بایں طور کہ اللہ جیسی محبت کسی مخلوق سے رکھی جائے۔

۲) **شرک اصغر:** یہ اپنے مرتکب کو دائرۂ اسلام سے باہر نہیں کرتا، جیسے شرک خفی (پوشیدہ شرک) اس حکم میں معمولی ریاکاری بھی داخل ہے۔

۴۲ **شرک اکبر اور شرک اصغر کے درمیان کیا فرق ہے؟** دونوں میں بعض فرق یہ ہیں: شرک اکبر کے مرتکب کا حکم یہ ہے کہ وہ دنیا میں دین اسلام سے خارج اور آخرت میں جہنم کے اندر ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، البتہ شرک اصغر کے مرتکب پر نہ تو دنیا میں اسلام سے خارج ہونے کا حکم لگے گا اور نہ آخرت میں جہنم ہی میں ہمیشہ رہے گا، نیز شرک اکبر تمام اعمال کو برباد کر دیتا ہے جبکہ شرک اصغر صرف اس عمل کو برباد کرتا ہے جس کے ساتھ یہ شرک منسلک ہو۔ یہاں ایک اختلافی مسئلہ رہ جاتا ہے کہ کیا شرک اصغر شرک اکبر کی طرح بغیر توبہ کے معاف نہ ہو گا یا پھر وہ ان کبیرہ گناہوں میں سے ہے جو اللہ کی مشیت پر ہیں؟ جو صورت بھی ہو دونوں اقوال کے مطابق معاملہ بڑا ہی سنگین ہے۔

۴۳ **کیا شرک اصغر کی کچھ مثالیں بھی ہیں؟** جی ہاں! اس کی بعض مثالیں یہ ہیں: ۱) **معمولی ریا اور نمود:** اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: « إِنَّ يَسِيرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ » "معمولی ریا شرک ہے۔" (ابن ماجہ) ۲) غیر اللہ کی قسم کھانا۔ ۳) بدشگونی لینا، یعنی پرندوں، بعض ناموں، بعض کلمات اور بعض جگہوں وغیرہ سے بدشگونی لینا۔

۴۴ **کیا اس شرک میں وقوع سے قبل اس سے بچنے کی کوئی صورت اور واقع ہو جانے کے بعد اسکا کوئی کفارہ ہے؟** جی ہاں! ریا اور نمود سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ اپنے عمل کے ذریعے سے رضائے الٰہی کا طالب رہے اور جہاں تک معمولی ریا کا تعلق ہے تو اس سے مندرجہ ذیل مسنون دعا کے ذریعے سے بچا جا سکتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: : « أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا هٰذَا الشِّرْكَ ، فَإِنَّهُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ. فَقِيلَ لَهُ : وَكَيْفَ نَتَّقِيهِ وَهُوَ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ » "اے لوگو! اس شرک سے بچو کیونکہ یہ چیونٹی کی حرکت سے بھی پوشیدہ تر ہے۔" تو آپ سے پوچھنے والے نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! جب وہ چیونٹی کی حرکت سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے تو اس سے ہم کس طرح بچ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "تم لوگ یہ دعا پڑھا کرو: "اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ" "اے اللہ! جانتے ہوئے ہم آپ کے ساتھ شرک کریں اس سے ہم آپ کی پناہ چاہتے ہیں اور اگر نادانستہ شرک ہو جائے تو اس کے لیے ہم آپ سے مغفرت کے طلبگار ہیں۔" (احمد)

اور غیر اللہ کی قسم کے کفارے سے متعلق اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ » "جو لات یا عزی کی قسم کھالے تو اسے چاہیے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے۔" (بخاری ومسلم)

اور بدشگونی کے کفارے سے متعلق اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ مِنْ حَاجَةٍ فَقَدْ أَشْرَكَ ». "جسے بدشگونی کسی ارادے سے روک دے تو اس نے شرک کیا۔" صحابہ نے عرض کی: تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ دعا پڑھو: « أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ لا خَيْرَ إِلا خَيْرُكَ، وَلا طَيْرَ إِلا طَيْرُكَ، وَلا إِلَهَ غَيْرُكَ » "اے اللہ! تیری خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں اور تیری فال کے علاوہ کوئی فال نہیں اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔" (احمد)

۴۵ ریاکاری کی کتنی قسمیں ہیں؟ ریاکاری کی چار قسمیں ہیں: **1)** ریاکاری ہی عمل کا سبب ہو جیساکہ نفاقِ اکبر کے مرتکبین کا حال ہے۔ **۲)** اللہ کے لیے عمل، اور ریاکاری دونوں چیزیں ایک ساتھ پائی جائیں۔ یہ دونوں قسمیں (پہلی قسم اور دوسری قسم) جس کے اندر پائی جائیں وہ گنہگار ہوگا اور اس کے عمل کا اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا بلکہ الٹا اس کے منہ پر ماردیاجائے گا۔ **۳)** عمل کی ابتدا خالص اللہ کے لیے ہو، پھر اس میں ریا کی نیت داخل ہو جائے، اس صورت میں اگر بندہ اس ریا کو دفع کر دے اور اس سے منہ موڑ لے تو اس سے کچھ نقصان نہیں ہوتا لیکن اگر ریا کی نیت باقی رہی اور اس سے اس کا نفس مطمئن رہا تو اس کی یہ عبادت باطل ہو جائے گی۔ **۴)** عمل کے بعد ریاکاری پیدا ہو جائے تو اس کا شمار وسوسوں میں ہوگا، عبادت پر اور عبادت گزار پر یہ چیز اثر انداز نہ ہوگی۔ **ریاکاری کے بہت سے مخفی دروازے ہیں، لہٰذا تمھیں ان سے ہوشیار رہنا چاہیے۔**

۴۶ کفر کی کتنی اقسام ہیں؟ کفر کی دو اقسام ہیں:

۱) کفرِ اکبر: جو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور اس کی پانچ قسمیں ہیں: **ا)** تکذیب کا کفر **ب)** تصدیق کے باوجود تکبر کرنے کا کفر **ج)** شک کا کفر **د)** اعراض کا کفر **ھ)** نفاق کا کفر

۲) کفرِ اصغر: جسے کفرانِ نعمت بھی کہتے ہیں اور یہی معصیت کا کفر ہے، یعنی گناہ ہے جس سے اس کا مرتکب دائرۂ اسلام سے باہر نہیں ہوتا، جیسے کسی مسلمان کو قتل کرنا۔

۴۷ نذر ماننا کیسا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے نذر ماننے سے منع کیا ہے اور فرمایا: « إِنَّهُ لا يَأْتِي بِخَيْرٍ » "یہ (نذر) کوئی خیر نہیں لاتی۔" (مسلم) یہ حکم اس صورت کا ہے جب نذر خالص اللہ کے لیے مانی جائے لیکن اگر غیر اللہ کے لیے ہو، جیسے کسی قبر کے لیے یا ولی کے لیے تو یہ حرام اور ناجائز ہے اور ایسی نذر کا پورا کرنا بھی جائز نہیں۔

۴۸ جادو کا کیا حکم ہے؟ جادو کا وجود برحق اور اس کی حقیقت خیالی ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ﴾ "ان کے جادو سے اسے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا وہ (رسیاں اور لاٹھیاں) دوڑ رہی ہیں۔" (طٰہٰ:۶۶)
کتاب وسنت سے اس کی تاثیر بھی ثابت ہے۔ جادو حرام، کبیرہ گناہ اور ایک عظیم جرم ہے۔ اس کی دلیل نبی ﷺ کی یہ حدیث ہے: « اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ... » "سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو۔" صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ ہلاک کر دینے والے گناہ کون کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا....." (بخاری ومسلم)
اور یہ فرمان الٰہی: ﴿إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾ "بلاشبہ ہم فتنہ ہیں، اس لیے تم کفر نہ کرو۔" (البقرۃ:۱۰۲)
البتہ یہ روایت: "جادو سیکھو لیکن اس پر عمل نہ کرو۔" اور اس طرح کی دیگر احادیث صحیح نہیں بلکہ نبی ﷺ سے غلط طور پر منسوب کر دی گئی ہیں۔

۴۹ نجومیوں اور کاہنوں کے پاس جانے کا کیا حکم ہے؟ ان کے پاس جانا جائز نہیں اور جو شخص ان سے فائدے کا طالب ہو کر ان کے پاس گیا لیکن ان کی بات کی تصدیق نہیں کی تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

« مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً » ''جو کسی نجومی کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔'' (مسلم)

اور جو شخص ان کے پاس گیا اور ان کے علم غیب کے دعوے کی تصدیق بھی کی تو اس نے نبئ کریم ﷺ پر نازل شدہ شریعت کے ساتھ کفر کیا کیونکہ آپ کا ارشاد ہے: « مَنْ أَتَى عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ » ''جو کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ شریعت کے ساتھ کفر کیا۔'' (ابوداود)

۵۰ **ستاروں سے بارش طلب کرنا کب شرک اکبر ہوتا ہے اور کب شرک اصغر؟** جس کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر ستارے اثرانداز ہوتے ہیں، پھر اس نے بارش کو ستارے کی طرف منسوب کیا کہ اسی نے بارش پیدا کی اور اتاری ہے تو یہ شرک اکبر ہے۔ اور جو یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ کی مشیت سے ستارے اثرانداز ہوتے ہیں اور اللہ نے اس ستارے کو نزولِ بارش کا سبب بنایا ہے اور اللہ نے یہ نظام رکھا ہے کہ فلاں ستارے کے ظہور کے وقت بارش ہوگی تو یہ حرام اور شرک اصغر ہے کیونکہ اس نے کسی شرعی یا حسی دلیل یا واقعات اور عقل صحیح کی دلیل کے بغیر ستارے کو بارش کا سبب قرار دیا ہے، البتہ سال کے مختلف اوقات اور موسموں پر استدلال اور بارش کے نزول کے وقت کی جستجو کرنا جائز ہے۔

۵۱ **گناہ کی کتنی قسمیں ہیں؟** گناہ کی دو قسمیں ہیں: کبیرہ (بڑے) گناہ۔ کبیرہ گناہ وہ ہے جس پر دنیا میں کوئی حد ہو یا آخرت میں اس پر کوئی وعید وارد ہو یا اس پر غضب، لعنت اور ایمان کے جاتے رہنے کی وعید وارد ہو۔ صغیرہ (چھوٹے) گناہ جو کبیرہ کے علاوہ ہیں۔

۵۲ **کیا کچھ ایسے اسباب بھی پائے جاتے ہیں جو صغیرہ گناہ کو کبیرہ بنا دیتے ہیں؟** جی ہاں! ایسے بہت سے اسباب ہیں جن میں اہم ترین اسباب یہ ہیں: صغیرہ گناہ پر مصر رہنا یا بار بار اس کا ارتکاب کرنا یا انھیں معمولی سمجھنا یا ان کا ارتکاب کرکے فخر محسوس کرنا یا کھلم کھلا ان کا ارتکاب کرنا۔

۵۳ **توبہ کا کیا حکم ہے؟ اور توبہ کب قبول ہوتی ہے؟** توبہ فوراً واجب ہے۔ گناہ میں پڑ جانا بذات خود کوئی مشکل امر نہیں ہے بلکہ یہ تو انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ نبئ کریم ﷺ کا ارشاد ہے: « كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ » ''ہر انسان خطا کار ہے اور سب سے اچھے خطا کار وہ لوگ ہیں جو (غلطی کے بعد فوراً) توبہ کرنے والے ہیں۔'' (ترمذی)

نیز ارشاد ہے: « لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ » ''اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمھیں ختم کر دے گا اور (تمھاری جگہ) ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ سے استغفار کریں گے اور اللہ ان کی مغفرت فرمائے گا۔'' (مسلم)

لیکن غلطی یہ ہے کہ گناہ پر مصر رہے اور توبہ میں تاخیر سے کام لے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ إِنَّمَا ٱلتَّوۡبَةُ عَلَى ٱللَّهِ لِلَّذِينَ يَعۡمَلُونَ ٱلسُّوٓءَ بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُوْلَٰٓئِكَ يَتُوبُ ٱللَّهُ عَلَيۡهِمۡ ﴾ ''اللہ تعالیٰ صرف انھی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں، پھر جلد ہی (اس سے باز آجائیں اور) توبہ کر لیں (تو اللہ بھی ان کی توبہ قبول فرما لیتا ہے)۔'' (النسآء ۱۷)

توبہ قبول ہونے کے لیے درج ذیل شرطیں ہیں: ۱) گناہ سے فوراً باز آجانا۔ ۲) گزشتہ گناہوں پر ندامت۔ ۳) آئندہ ان گناہوں کا ارتکاب نہ کرنے کا عزم مصمم۔ اور اگر گناہ کا تعلق مخلوق کے حقوق سے ہو تو ان کا حق انھیں لوٹانا ضروری ہے۔

۵۴ **کیا ہر گناہ سے توبہ کی جا سکتی ہے؟ توبہ کا وقت کب ختم ہوتا ہے؟ اور توبہ کرنے والے کا اجر کیا ہے؟** جی ہاں! ہر گناہ سے توبہ کی جا سکتی ہے اور توبہ کا دروازہ اس وقت تک کھلا ہوا ہے جب تک کہ سورج مغرب سے نہ نکل آئے، یا بندے کی روح حالت نزع میں نرخرے تک نہ پہنچ جائے۔ توبہ کرنے والا اگر اپنی توبہ میں سچا ہے تو اس کا اجر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا، خواہ گناہوں کی زیادتی آسمان کی بلندی کو پہنچ جائے۔

۵۵ مسلمان حاکم کا کیا حق ہے؟ حکام کا حق یہ ہے کہ ہم خوش کن اور ناپسندیدہ ہر حالت میں ان کی بات سنتے اور ان کی اطاعت کرتے رہیں، وہ ظلم بھی کریں تو ان کے خلاف بغاوت کرنا جائز نہیں، نیز ان پر بددعا نہ کریں، ان کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچیں جب تک وہ معصیت کا حکم نہ دیں۔ ان کی اطاعت کو اللہ عزوجل کی اطاعت کا ایک حصہ سمجھیں اور ان کے لیے خیر و صلاح، عافیت و سلامتی اور درستی کی دعا کرتے رہیں۔ اگر کسی مسلمان کو گناہ کا حکم دیا جائے تو اسے نہ مانے، اس کے علاوہ بھلائی کے حکم پر اطاعت کرتا رہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا حکم ہے: « تَسْمَعُ وتُطِيعُ لِلأَمِيرِ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وأَطِعْ » "امیر کی بات سنو اور مانو اگر تمھاری پیٹھ پر کوڑے برسائے جائیں اور تمھارا مال لے لیا جائے، پھر بھی سنو اور اطاعت کرو۔" (مسلم)

۵۶ کیا امر و نہی میں اللہ کی حکمت سے متعلق سوال کرنا جائز ہے؟ جی ہاں! امر و نہی سے متعلق حکمت کا سوال کیا جا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ایمان اور عمل و اطمینان حکمت کی معرفت پر معلق نہ ہوں بلکہ حکمت کی معرفت ایک مومن کے حق پر ثبات میں زیادتی کا باعث بنے، یہ الگ بات ہے کہ تسلیم مطلق اور حکمت سے متعلق کسی بھی قسم کا سوال نہ کرنا کمالِ عبودیت، اللہ پر اور اس کی حکمت تامہ پر ایمان کی دلیل ہے جیسا کہ صحابۂ کرام کا حال تھا۔

۵۷ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿مَّآ أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ ٱللَّهِ ۖ وَمَآ أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ﴾ "تجھے جو بھلائی ملتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور تجھے جو برائی پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے۔" سے کیا مراد ہے؟ آیت میں (حَسَنَةٍ) سے مراد نعمت اور (سَيِّئَةٍ) سے مراد مصیبت و پریشانی ہے، اور دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہیں، نعمت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے کیونکہ یہ اسی کا احسان ہے، البتہ مصیبت و پریشانی کو بھی اللہ ہی نے کسی حکمت کے پیش نظر پیدا فرمایا ہے، اس لیے اس حکمت کے اعتبار سے یہ بھی اللہ کا ایک احسان ہی ہے کیونکہ اللہ سبحانہ کبھی کوئی برائی نہیں کرتا بلکہ اس کا ہر کام اچھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ » "(اے اللہ!) ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے لیکن برائی کی نسبت تیری طرف نہیں۔" (مسلم)

لہٰذا بندوں کے سارے افعال اللہ کے پیدا کردہ ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بندوں کے اپنے خود کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَٱتَّقَىٰ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِٱلْحُسْنَىٰ ﴿٦﴾ فَسَنُيَسِّرُهُۥ لِلْيُسْرَىٰ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنۢ بَخِلَ وَٱسْتَغْنَىٰ ﴿٨﴾ وَكَذَّبَ بِٱلْحُسْنَىٰ ﴿٩﴾ فَسَنُيَسِّرُهُۥ لِلْعُسْرَىٰ﴾ "تو جو شخص دیتا رہے گا اور ڈرتا رہے گا۔ اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا تو ہم بھی اس کے لیے آسانی پیدا کر دیں گے۔ اور جو بخیلی کرے گا اور بے پروائی برتے گا اور نیک بات کی تکذیب کرے گا تو ہم بھی اس کے لیے تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دیں گے۔" (اللیل:۵-۱۰)

۵۸ کیا میرے لیے یہ کہنا جائز ہے کہ فلاں شخص شہید ہے؟ کسی متعین شخص کے بارے میں اس کے شہید ہونے کا فیصلہ کرنا اسی طرح ہے جیسے اس کے جنتی ہونے کا فیصلہ کر دیا جائے۔ اس بارے میں اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ نبیِ کریم ﷺ نے جن کے جنتی یا جہنمی ہونے کی خبر دی ہے ان کے علاوہ کسی بھی متعین شخص کے بارے میں ہم یہ نہ کہیں کہ وہ جنتی ہے یا جہنمی کیونکہ حقیقت حال پوشیدہ ہے اور انسان جس حالت اور نیت پر فوت ہوا ہے ہمیں اس کا مکمل پتا نہیں ہے اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے اور انسان کی نیت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، البتہ ہم نیک شخص کے لیے اللہ کی رحمت کی امید رکھیں گے اور گنہگار پر اس کے عذاب و عتاب سے ڈریں گے۔

۵۹ کیا کسی متعین مسلمان پر کفر کا حکم لگانا جائز ہے؟ یہ جائز نہیں کہ ہم کسی مسلمان پر کفر یا شرک یا نفاق کا حکم لگائیں جب تک کہ اس پر دلالت کرنے والی کوئی چیز اس سے ظاہر نہ ہو جائے اور اس حکم پر رکاوٹ بننے والی کوئی چیز نہ پائی جائے، رہا اس کا

باطن تو اسے ہم اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینگے۔

٦٠ **کیا کعبۃ اللہ کے علاوہ کسی اور جگہ کا طواف کرنا جائز ہے؟** کعبۃ اللہ کے علاوہ روئے زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں پائی جاتی جس کا طواف کرنا جائز ہو اور نہ کسی اور جگہ ہی کو، خواہ کتنی ہی شریف ہو کعبہ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے جس نے کعبہ کے علاوہ کسی بھی جگہ کا تعظیمی طواف کیا اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

٦١ **قیامت کی بڑی نشانیاں کون سی ہیں؟** اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ » "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم اس سے قبل دس نشانیاں نہ دیکھ لو، چنانچہ آپ نے دھواں، دجال، دابۃ الارض، مغرب سے سورج کے طلوع ہونے، نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، یاجوج ماجوج کے خروج اور تین جگہ سے زمین کے دھنسنے کا ذکر فرمایا، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۂ عرب میں۔ اور فرمایا کہ ان نشانیوں کی آخری کڑی وہ آگ ہے جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ارض محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔" (مسلم)

٦٢ **وہ سب سے بڑا فتنہ کون سا ہے جو انسانوں پر گزرے گا؟** اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: « مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ » "آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیامت قائم ہونے تک کوئی معاملہ دجال کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہے۔" (مسلم)

دجال اولاد آدم میں سے ایک مرد ہے جو آخری زمانے میں آئے گا۔ اس کی پیشانی پر "ک ف ر" لکھا ہوگا جسے ہر مومن پڑھ لے گا۔ وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ گویا ابھرا ہوا انگور ہے، ابتداءً تو وہ نیک ہونے کا دعویدار ہوگا، پھر نبوت اور آخر میں الوہیت کا دعویٰ کر بیٹھے گا۔ ایک قوم کے پاس سے اس کا گزر ہوگا جنھیں وہ دعوت دے گا، وہ لوگ اسے جھٹلائیں گے اور اس کی تردید کریں گے تو ان کے پاس سے اس حال میں رخصت ہوگا کہ ان کا مال اس کے ساتھ ہو چلے گا اور ان لوگوں کے پاس کچھ بھی نہ رہ جائے گا، پھر ایک اور قوم پر اس کا گزر ہوگا جنھیں وہ دعوت دے گا، لوگ اس کی دعوت قبول کر لیں گے اور اس کی تصدیق کریں گے، وہ آسمان کو حکم دے گا تو آسمان سے بارش ہوگی اور زمین کو اگانے کا حکم دے گا تو وہ سبزہ اگائے گی۔ وہ لوگوں کے پاس اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی اور اس کا پانی آگ ہوگا۔ ایک مومن کو چاہیے کہ ہر نماز کے آخر میں اس کے فتنے سے اللہ کی پناہ چاہے، اور اگر اسے پالے تو سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے اور فتنے کے خوف سے اس کی ملاقات سے بچتا رہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ، فَوَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ » "جو دجال کے بارے میں سنے اسے چاہیے کہ اس سے دور ہی رہے، اس لیے کہ اللہ کی قسم! ایک شخص اس کے پاس آئے گا اور وہ سمجھتا ہوگا کہ وہ مومن ہے لیکن وہ ایسے ایسے شبہات پیش کرے گا کہ وہ اس کا پیروکار بن جائے گا۔" (احمد، ابوداود)

دجال روئے زمین پر چالیس دن رہے گا، ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک مہینے کے برابر، ایک دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن ہمارے انھی دنوں کے مثل ہوں گے۔ سوائے مکہ اور مدینہ کے دجال کوئی ایسا شہر اور ایسی زمین نہیں چھوڑے گا جہاں وہ نہ پہنچے، پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کو قتل کر دیں گے۔

ایک سنجیدہ مکالمہ

عبداللہ (اللہ کا بندہ) نامی ایک شخص کی ملاقات **عبدالنبی** (نبی کا بندہ) نامی ایک شخص سے ہوئی تو **عبداللہ** نے اپنے دل میں اس نام کو غلط سمجھا اور کہا کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا بندہ کیسے بن سکتا ہے؟ اس کے بعد وہ **عبدالنبی** سے یوں مخاطب ہوا:

عبداللہ: کیا تم اللہ کے سوا کسی دوسرے کی بندگی کرتے ہو؟

عبدالنبی: جی نہیں، میں غیر اللہ کی بندگی نہیں کرتا۔ میں تو مسلمان ہوں اور صرف اللہ واحد کی بندگی کرتا ہوں۔

عبداللہ: پھر تمھارا یہ نام کیسا ہے جو نصاریٰ کے ناموں سے ملتا جلتا ہے؟ وہ بھی عبدالمسیح نام رکھتے ہیں اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کی بندگی کرتے ہیں اور جو بھی تمھارا نام سنے گا اس کے ذہن میں فوراً یہ بات آئے گی کہ تم نبی ﷺ کی بندگی کرتے ہو جبکہ اپنے نبی ﷺ کے بارے میں ایک مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ آپ کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

عبدالنبی: لیکن ہمارے نبی محمد ﷺ انسانوں میں سب سے افضل اور تمام رسولوں کے سردار ہیں۔ ہم بطور تبرک یہ نام رکھتے ہیں اور نبی ﷺ کے جاہ وحشمت اور اللہ کے ہاں آپ کے مقام ومرتبے کے وسیلے سے اللہ کا تقرب حاصل کرنا چاہتے ہیں، لہذا ہم نبی ﷺ سے شفاعت کے طالب ہوتے ہیں۔ آپ کو اس نام سے حیرت نہیں ہونی چاہیے کیونکہ میرے بھائی کا نام عبدالحسین ہے، اس سے پہلے میرے باپ کا نام عبدالرسول ہے۔ یہ سارے نام پرانے، اور لوگوں کے درمیان رائج ہیں۔ ہم نے اپنے آباء واجداد کو ایسے ہی کرتے پایا ہے، لہذا اس مسئلے کے بارے میں تشدد نہ برتو کیونکہ یہ ایک معمولی مسئلہ ہے اور دین آسانی پر مبنی ہے۔

عبداللہ: یہ تو ایک دوسری برائی ہے جو پہلی سے بھی زیادہ غلط ہے کہ تم کسی غیر اللہ سے اس چیز کا سوال کرو جس پر اللہ کے سوا کسی کا اختیار نہیں، جس سے سوال کیا جا رہا ہے، خواہ وہ ہمارے نبی محمد ﷺ کی ذات گرامی ہو یا آپ کے علاوہ دیگر صالحین، مثلاً: حسین رضی اللہ عنہما یا کسی اور کی شخصیت ہو۔ یہ بات توجس توحید کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اس کے منافی اور کلمۂ لا الٰہ الا اللہ کے معنی و مفہوم کے خلاف ہے۔

اب میں تمھارے سامنے چند سوالات رکھتا ہوں تاکہ تم اس مسئلے کی اہمیت اور اس جیسے ناموں کے خطرناک نتائج سے آگاہ ہو جاؤ، اس سے میرا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ حق واضح ہو اور اس کی اتباع کی جائے، باطل واضح ہو اور اس سے اجتناب کیا جائے، معروف کا حکم دیا جائے اور منکر سے روکا جائے۔ ہم اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی پر بھروسا کرتے ہیں، اور اللہ بلندی و عظمت والے کی توفیق کے بغیر کسی کے اندر فائدہ حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے کی طاقت و قوت نہیں لیکن اس سے پہلے میں تمھیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی یاد دہانی کراتا ہوں: ﴿ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ﴾ ''مومنوں کا قول تو یہ ہے، جب انھیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا۔'' (النور:51)

اور اس ارشاد کی یاد دہانی بھی: ﴿ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾ ''پھر اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ کی طرف اور رسول کی طرف اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔'' (النساء:59)

عبداللہ: تم نے کہا کہ تم اللہ کی توحید کے قائل ہو اور لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کی گواہی دیتے ہو تو کیا تم مجھے اس کے معنی بتا سکتے ہو؟

عبدالنبی: توحید یہ ہے کہ تم ایمان رکھو کہ اللہ موجود ہے، اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے، وہی زندہ کرنے والا، مارنے والا اور کائنات میں تصرف فرمانے والا ہے، وہی رزق دینے والا، ہر چیز کا علم اور اس کی خبر رکھنے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔۔۔۔

عبداللہ: اگر توحید کی تعریف یہی ہے تو فرعون اور اس کی قوم اور ابوجہل وغیرہ سب موحد قرار پائیں گے کیونکہ وہ اس امر سے جاہل نہ تھے جیساکہ اکثر مشرکین کا حال ہے، چنانچہ فرعون جس نے اپنی ربوبیت کا دعویٰ کیا تھا، دل سے وہ بھی اس بات کا اقرار واعتراف کرتا تھا کہ اللہ موجود ہے اور وہی کائنات میں تصرف فرمانے والا ہے،اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿وَجَحَدُوا۟ بِهَا وَٱسْتَيْقَنَتْهَآ أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا﴾ "انھوں نے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر انکار کر دیا، حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے۔" (النمل:۱۴) چنانچہ جب فرعون غرق ہونے لگا تو اس کا یہ اقرارواعتراف کھل کر سامنے آگیا۔

لیکن حقیقت میں توحید جس کے لیے رسولوں کی بعثت ہوئی، کتابیں اتاری گئیں اور جس کے لیے قریش سے قتال کیا گیا یہ ہے کہ عبادت وبندگی صرف اللہ واحد کے لیے خاص کر دی جائے۔اور عبادت ایک ایسا جامع لفظ ہے جو ان تمام ظاہری اور باطنی اقوال واعمال کو شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پسند ہیں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میں "الٰہ" کا مطلب ہے وہ معبود برحق جس کے سواکسی کے لیے عبادت انجام دینا درست نہیں۔

عبداللہ: کیا تم جانتے ہو کہ روئے زمین پر رسول کس لیے بھیجے گئے؟ اور یہ معلوم ہے کہ سب سے پہلے رسول نوح علیہ السلام ہیں؟

عبدالنبی: رسول اس لیے بھیجے گئے تاکہ وہ مشرکوں کو اللہ واحد کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ شریک کی جانے والی ہر چیز کو ترک کرنے کی دعوت دیں۔

عبداللہ: قومِ نوح کے شرک میں مبتلا ہونے کا سبب کیا تھا؟

عبدالنبی: یہ تو مجھے معلوم نہیں۔

عبداللہ: اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو اس وقت رسول بنا کر ان کی قوم کی طرف بھیجا جب انھوں نے وَد، سواع، یغوث، یعوق اور نسر نامی صالحین کے بارے میں غلو کیا۔

عبدالنبی: کیا تمھارا مطلب یہ ہے کہ ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر یہ سب نیک اور صالح لوگوں کے نام ہیں، ظالم و جابر کافروں کے نام نہیں؟

عبداللہ: جی ہاں! یہ سب نیک اور صالح لوگوں کے نام ہیں جنھیں قوم نوح نے معبود بنا لیا تھا، پھر اہل عرب بھی انھی کی روش پر چل پڑے، اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی صحیح بخاری کی حدیث ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: «صَارَتِ الأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ، أَمَّا وَدٌّ فَكَانَتْ لِكَلْبٍ بِدُومَةِ الْجَنْدَلِ، وَأَمَّا سُوَاعٌ فَكَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَإٍ، وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ، وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ؛ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ، فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ، حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ» "قوم نوح کے جو بت تھے وہ بعد میں اہل عرب میں منتقل ہو گئے، چنانچہ "ود" دومۃ الجندل کے قبیلۂ کلب کے لیے "سواع" قبیلۂ ہذیل کے لیے "یغوث" پہلے قبیلۂ مراد کے لیے، پھر سبا کے پاس جوف میں بنو غطیف کے لیے "یعوق" ہمدان کے لیے اور "نسر" آل ذی الکلاع کے قبیلۂ حمیر کے لیے مخصوص تھا۔ یہ سب قوم نوح کے نیک اور صالح لوگوں کے نام ہیں۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ وہ جن مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے ان میں ان کے مجسمے بنا کر نصب کر دیں اور ان مجسموں کو انھی کے نام سے موسوم کر دیں، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کر ڈالا لیکن اس وقت ان مجسموں کی عبادت نہیں کی گئی، پھر جب وہ (مجسمے بنا کر نصب کرنے والے) لوگ بھی فوت ہو گئے اور علم بھلا دیا گیا تو ان مجسموں کی عبادت ہونے لگی۔" (بخاری)

عبدالنبی : یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے۔

عبداللہ : کیا میں تمھیں اس سے بھی زیادہ تعجب والی بات نہ بتاؤں؟ تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ رب العزت نے خاتم الانبیاء محمد ﷺ کو رسول بنا کر ایسی قوم کی طرف بھیجا جو استغفار کرتے تھے، عبادت کرتے تھے، طواف و سعی کرتے تھے، حج کرتے تھے اور صدقہ و خیرات بھی کرتے تھے لیکن وہ بعض مخلوقات، جیسے ملائکہ، عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے علاوہ بعض دیگر صالحین کو اپنے اور اللہ کے درمیان واسطہ بناتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ان کے ذریعے سے اللہ کا تقرب چاہتے ہیں اور اللہ کے ہاں ان کی شفاعت کے امیدوار ہیں، چنانچہ اللہ عزوجل نے ہمارے نبی محمد ﷺ کو ان کی طرف بھیجا تاکہ آپ ان کے لیے ان کے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین کی تجدید فرمائیں اور انھیں یہ بتائیں کہ یہ تقرب اور یہ اعتقاد خالص اللہ کا حق ہے، اس کا ایک ادنیٰ سا حصہ بھی غیراللہ کے لیے انجام دینا درست نہیں کیونکہ اللہ ہی اکیلا خالق ہے، اس میں کوئی اس کا شریک نہیں، وہی اکیلا رازق ہے، ساتوں آسمان اور ان کے اندر موجود مخلوق اور ساتوں زمینیں اور ان کے اندر موجود مخلوق سب کو اُسی نے پیدا فرمایا ہے اور وہ سب اُسی کے تصرف میں اور اسی کے غلبے میں ہیں بلکہ وہ معبودانِ باطل جن کی مشرکین پرستش کرتے تھے، وہ بھی اس کے معترف تھے کہ وہ اللہ کی ملکیت ہیں اور اسی کے تصرف میں ہیں۔

عبدالنبی: یہ تو بڑی خطرناک اور بڑے ہی تعجب کی بات ہے تو کیا اس کی کوئی دلیل بھی ہے؟

عبداللہ: اس کی بہت سی دلیلیں ہیں، ان میں سے ایک دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَمَن يُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ وَمَن يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ ٱللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴾ ''(اے نبی!) آپ کہہ دیجیے: وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے؟ یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے؟ اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے؟ اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ اللہ۔ تو ان سے کہہ دیجیے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟'' (یونس ۱۰:۳۱)

اور یہ بھی ارشاد ہے: ﴿ قُل لِّمَنِ ٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهَآ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ ٱلسَّبْعِ وَرَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٨٧﴾ قُلْ مَنۢ بِيَدِهِۦ مَلَكُوتُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ﴾

''(اے نبی!) آپ ان سے پوچھیں کہ زمین اور اس کی کل چیزیں کس کی ہیں اگر جانتے ہو تو بتلاؤ؟ وہ فوراً جواب دیں گے کہ اللہ کی۔ آپ کہہ دیجیے کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے؟ دریافت کیجیے کہ ساتوں آسمانوں کا اور عرش عظیم کا رب کون ہے؟ وہ جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے، آپ کہہ دیجیے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟ آپ (پھر) پوچھیں کہ تمام چیزوں کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے؟ جو پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا، اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ؟ وہ جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے، آپ کہہ دیجیے کہ پھر تم کدھر سے جادو کر دیے جاتے ہو؟'' (المؤمنون ۲۳:۸۹)

نیز مشرکین حج میں یوں تلبیہ پکارتے تھے: **لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك، إلا شريكًا هو لك، تملكه وما ملك** ''حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، سوائے اس شریک کے جو تیرا ہی ہے۔ تو ہی اس کا مالک ہے اور جو اس کی ملکیت ہے اس کا بھی مالک ہے۔''

لہٰذا مشرکین قریش کا یہ اقرار و اعتراف کہ اللہ ہی کائنات میں تصرف فرمانے والا ہے یا جسے توحید ربوبیت کہتے ہیں، انھیں اسلام میں داخل نہیں کر سکی، نیز ان کا ملائکہ یا انبیاء یا اولیاء کو واسطہ بنانا اور ان سے شفاعت کا طالب ہونا اور ان کے ذریعے سے اللہ کا تقرب حاصل کرنا یہی وہ چیز تھی جس نے ان کی جان و مال کو حلال ٹھہرایا، لہٰذا ہر طرح کی دعا، ہر طرح کی نذر اور ہر طرح کی

قربانی اللہ ہی کے لیے کی جائے گی۔ ہر طرح کی استعانت اللہ ہی سے طلب کی جائے گی اور ہر طرح کی عبادت کو اللہ کے لیے خاص رکھنا ضروری ہو گا۔

عبدالنبی: انبیاء و رسل علیہم السلام نے جس توحید کی دعوت دی اگر وہ صرف اس بات کا اقرار نہیں کہ اللہ موجود ہے اور وہی کائنات میں تصرف فرمانے والا ہے جیسا کہ تمہارا گمان ہے تو آخر وہ کونسی توحید تھی؟

عبداللہ: انبیاء و رسل علیہم السلام جس توحید کی دعوت کے لیے بھیجے گئے اور مشرکین نے جس کو ماننے سے انکار کیا وہ عبادت کو صرف اللہ کے لیے خاص کرنا تھا، لہذا عبادت کی اقسام، مثلاً: دعا، نذر، قربانی، استغاثہ و فریاد اور استعانت وغیرہ میں سے کوئی بھی قسم غیر اللہ کے لیے انجام نہیں دی جا سکتی، تمہارے قول: لاالٰہ الاّ اللہّ سے یہی توحید مراد ہے کیونکہ مشرکین قریش کے نزدیک ''الٰہ'' سے مراد وہ چیز تھی جس کا مذکورہ بالا اقسام عبادت کے لیے قصد کیا جائے، خواہ وہ کوئی فرشتہ ہو یا نبی ہو یا ولی ہو یا درخت ہو یا قبر ہو یا جن ہو۔ وہ ''الٰہ'' سے خالق و رازق اور مدبر مراد نہیں لیتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ صرف اللہ واحد کی صفات میں جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں کلمۂ توحید لاالٰہ الاّ اللہّ کی دعوت دی جس سے مقصود اس کلمے کے معنی و مفہوم کی تطبیق تھی، صرف زبان سے اس کا ادا کرنا مقصود نہ تھا۔

عبدالنبی: گویا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ مشرکین قریش لاالٰہَ الاّ اللہّ کا معنی و مفہوم دورِ حاضر کے بہت سے مسلمانوں سے زیادہ جانتے تھے؟

عبداللہ: جی ہاں! بڑے افسوس کی بات ہے کہ صورتحال کچھ ایسی ہی ہے کیونکہ جاہل کافر بھی یہ جانتے تھے کہ اس کلمے سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ عبادت صرف اللہ کے لیے انجام دی جائے اور اللہ کے سوا جن چیزوں کی عبادت کی جاتی ہے ان کا انکار کیا جائے اور ان سے براء ت و بیزاری کا اظہار کیا جائے، اس لیے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے کہا کہ کہو: لاالٰہ الاّ اللہّ تو انھوں نے جواب دیا (جیسا کہ قرآن ناطق ہے): ﴿ أَجَعَلَ ٱلْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَٰحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَىْءٌ عُجَابٌ ﴾ ''کیا اس نے اتنے سارے معبودوں کو ایک ہی معبود کر دیا، واقعی یہ بہت ہی عجیب بات ہے۔'' (ص:۵)

حالانکہ وہ اس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ اللہ ہی کائنات میں تصرف کرنے والا ہے۔ تو جب جاہل کافر اس کلمے کا مطلب جانتے تھے تو تعجب ہے ان لوگوں پر جو اسلام کے دعویدار ہیں لیکن اس کلمے کا اتنا بھی معنی و مطلب نہیں جانتے جتنا جاہل کافر جانتے تھے بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کلمے کے معنی کا دل سے اعتقاد رکھے بغیر صرف زبان سے اسے پڑھ لینا کافی ہے، پھر ان میں جو ذرا ہوشیار مانے جاتے ہیں وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ اس کلمے کا مطلب یہ ہے کہ صرف اللہ ہی خالق و رازق ہے اور صرف وہی تدبیر کرنے والا ہے۔ جب صورتحال یہ ہو تو ظاہر ہے کہ ایسے مدعیان اسلام میں کوئی خیر نہیں جن سے بڑھ کر لاالٰہَ الاّ اللہّ کا معنی و مطلب کفار قریش کے جاہل جانتے تھے۔

عبدالنبی: لیکن میں اللہ کے ساتھ شرک تو نہیں کرتا بلکہ یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک کے سوا نہ کوئی خالق ہے، نہ کوئی رازق ہے اور نہ کوئی نفع و نقصان کا مالک ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنی ذات کے لیے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتے تھے، چہ جائیکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہما اور عبدالقادر رحمہ اللہ وغیرہ کو اس کا اختیار ہو لیکن بات یہ ہے کہ میں گنہگار آدمی ہوں اور صالحین کا اللہ کے ہاں بڑا مقام و مرتبہ ہے اور میں ان سے یہی طلب کرتا ہوں کہ وہ اللہ کے ہاں اپنے مقام و مرتبے کی وجہ سے میری سفارش کر دیں۔

عبداللہ: میں وہی پہلے والا جواب تم پر دہراتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن لوگوں سے قتال کیا وہ بھی تمہاری ذکر کردہ باتوں کا اقرار کرتے تھے اور یہ تسلیم کرتے تھے کہ ان کے بت کوئی کام نہیں بنا سکتے لیکن وہ ان سے جاہ اور شفاعت کے طلبگار ہوتے تھے، میں اس پر قرآن کریم سے دلائل بھی پیش کر چکا ہوں۔

عبدالنبی: لیکن یہ آیات تو بت پرستوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، پھر تم انبیاء و صالحین کو کیسے بتوں سے تشبیہ دیتے ہو؟
عبداللہ: ہم پہلے ہی اس پر متفق ہو چکے ہیں کہ ان بتوں میں سے بعض بت نیک لوگوں کے نام سے موسوم تھے جیسا کہ نوح علیہ السلام کے زمانے میں تھا، نیز کفار ان سے اللہ کے ہاں شفاعت ہی کے طالب تھے کیونکہ اللہ کے نزدیک ان کا بڑا مقام ومرتبہ تھا، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى ﴾ "اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبے تک ہماری رسائی کرا دیں۔" (الزمر:۳)
رہا تمھارا یہ کہنا کہ تم انبیاء اور اولیاء کو کیسے بت بنا دیتے ہو؟ تو ہمارا جواب یہ ہے کہ وہ کفار جن کی طرف نبیٔ کریم ﷺ مبعوث فرمائے گئے ان میں سے بعض اولیاء کو پکارتے تھے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴾ "جنھیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہے، وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے خوف زدہ رہتے ہیں، بے شک تیرے رب کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے۔" (الاسراء:۵۷)
اور بعض عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں کو پکارتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ ﴾ "اور وہ وقت بھی یاد کرو جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے ان لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو بھی اللہ کے سوا معبود قرار دے لو؟" (المائدۃ:۱۱۶)
اور بعض فرشتوں کو پکارتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴾ "اور ان سب کو اللہ اس دن جمع کر کے فرشتوں سے دریافت فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ تمھاری ہی عبادت کیا کرتے تھے؟" (سبا:۴۰)
ان آیات پر غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے (عبادت کے لیے) بتوں کا قصد کرنے والوں کو اور صالحین، یعنی انبیاء، اولیاء اور فرشتوں کا قصد کرنے والوں کو یکساں طور پر کافر قرار دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے بلا تفریق قتال کیا ہے۔
عبدالنبی: لیکن کفار تو ان (صالحین) سے نفع رسانی کی آرزو کرتے تھے جبکہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ نفع و نقصان کا مالک اور سارے کاموں کی تدبیر کرنے والا صرف اللہ ہے اور اسی سے میں اپنی نفع رسانی کی آرزو کرتا ہوں اور صالحین کو ان میں سے کسی بھی چیز کا اختیار نہیں ہے لیکن ان کا قصد میں اس لیے کرتا ہوں کہ اللہ کے پاس ان کی شفاعت کی امید رکھتا ہوں۔
عبداللہ: تمھارا یہ قول بعینہٖ کفار کا قول ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ ﴾ "اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان دیتی ہیں اور نہ ان کو نفع دیتی ہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔" (یونس:۱۸)
عبدالنبی: لیکن میں تو صرف اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور صالحین کی پناہ لینا اور ان کو پکارنا عبادت تو نہیں ہے۔
عبداللہ: اب میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں، کیا تم یہ اقرار کرتے ہو کہ اللہ نے تمھارے اوپر اپنے لیے عبادت کو خالص کرنا فرض کیا ہے اور یہ تم پر اس کا حق بھی ہے جیسا کہ اس کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ ﴾ "انھیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں یکسو ہو کر۔" (البینۃ:۵)
عبدالنبی: جی ہاں! اللہ نے مجھ پر یہ فرض کیا ہے۔
عبداللہ: تو اب تم سے میرا سوال یہ ہے کہ اللہ نے تم پر جو فرض کیا ہے، یعنی اسی کے لیے عبادت کو خالص کرنا، اس کی وضاحت کر دو۔

عبدالنبی: اس سوال سے تمھارا کیا مقصد ہے؟ میں اسے نہیں سمجھ سکا، تھوڑی سی وضاحت کیجیے۔
عبداللہ: غور سے سنو! تاکہ میں تمھارے سامنے اس کی وضاحت کردوں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ ٱدۡعُواْ رَبَّكُمۡ تَضَرُّعٗا وَخُفۡيَةًۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلۡمُعۡتَدِينَ ﴾ "تم لوگ اپنے رب سے دعا کیا کرو گڑگڑا کے بھی اور چپکے چپکے بھی، بے شک اللہ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔" (الأعراف:۵۵)

کیا دعا (پکارنا) اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے یا نہیں؟

عبدالنبی: ہاں، کیوں نہیں! بلکہ عبادت کا مغز (اصل) ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: « الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ » "دعا ہی عبادت ہے۔" (احمد، ابوداود)
عبداللہ: جب تم نے یہ اقرار کرلیا کہ دعا (پکارنا) اللہ کی عبادت ہے اور لیل و نہار میں خوف یا امید کی حالت میں کسی ضرورت کے لیے تم اللہ سے دعا کرو، پھر اسی ضرورت کے لیے کسی نبی یا فرشتے یا قبر میں مدفون کسی نیک شخص سے بھی دعا کرو تو کیا اس میں تم نے شرک کیا یا نہیں؟
عبدالنبی: ہاں، میں نے شرک کیا اور تمھاری یہ بات بالکل صحیح اور واضح ہے۔
عبداللہ: ایک دوسری مثال بھی سنو، جب تمھیں اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا علم ہوا: ﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنۡحَرۡ ﴾ "پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔" (الکوثر:۲)

اور اللہ کے اس حکم کی تعمیل میں تم نے اس کے لیے ذبح کیا یا نحر کیا تو کیا یہ اللہ کی عبادت ہوئی یا نہ ہوئی؟

عبدالنبی: جی ہاں! یہ عبادت ہوئی۔
عبداللہ: پھر اگر تم نے کسی مخلوق، مثلاً: کسی نبی یا جن وغیرہ کے لیے ذبح کیا تو کیا تم نے اس عبادت میں اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو شریک کیا یا نہیں؟
عبدالنبی: ہاں، یہ بلاشبہ شرک ہوا۔
عبداللہ: میں نے تمھارے سامنے دعا اور قربانی کی مثال اس لیے پیش کی ہے کہ دعا قولی عبادت کی سب سے اہم قسم ہے اور قربانی عملی عبادت کی سب سے اہم قسم ہے، حالانکہ عبادت انھی دونوں چیزوں میں منحصر نہیں بلکہ اس کا معنی اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے، اس میں نذر، حلف، استعاذہ (پناہ طلب کرنا) اور استعانت (مدد طلب کرنا) وغیرہ شامل ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ جن مشرکین کے بارے میں قرآن نازل ہوا کیا وہ فرشتوں، صالحین اور لات وغیرہ کی عبادت کرتے تھے یا نہیں؟
عبدالنبی: ہاں، کیوں نہیں! وہ ان کی عبادت کرتے تھے۔
عبداللہ: تو واضح رہے کہ یہی دعا، قربانی، استغاثہ، استعانت اور التجا وغیرہ ان کی عبادت تھی ورنہ وہ بھی یہ اقرار کرتے تھے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے ماتحت ہیں اور اللہ ہی تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ جاہ و مرتبہ اور شفاعت کے لیے ان کو پکارتے اور ان کی پناہ لیتے تھے اور یہ بات بالکل عیاں اور ظاہر ہے۔
عبدالنبی: عبداللہ! کیا تم رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے منکر ہو اور اس سے براءت ظاہر کرتے ہو؟
عبداللہ: نہیں، میں اس کا منکر نہیں اور نہ اس سے براءت ہی ظاہر کرتا ہوں بلکہ... میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں... آپ شافع (شفاعت کرنے والے) ہیں اور مشفع بھی (جن کی شفاعت قبول کی جائے گی) اور میں آپ کی شفاعت کی امید بھی رکھتا ہوں لیکن تمام شفاعت کا مالک اللہ ہے جیسا کہ اس کا فرمان ہے: ﴿ قُل لِّلَّهِ ٱلشَّفَٰعَةُ جَمِيعٗاۖ ﴾ "(اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجیے کہ تمام شفاعت کا مالک اللہ ہی ہے۔" (الزمر:۴۴)

اور شفاعت اللہ کی اجازت کے بعد ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿مَن ذَا ٱلَّذِي يَشۡفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذۡنِهِۦ﴾ ''کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے۔'' (البقرۃ:۲۵۵)

اور اللہ جس کے بارے میں شفاعت کی اجازت دے گا اسی کے لیے ہوگی جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿وَلَا يَشۡفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ٱرۡتَضَىٰ﴾ ''وہ کسی کی بھی شفاعت نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ راضی ہو۔'' (الأنبیاء:۲۸)

اور اللہ صرف توحید (اور اہل توحید) سے راضی ہے جیسا کہ فرمایا: ﴿وَمَن يَبۡتَغِ غَيۡرَ ٱلۡإِسۡلَٰمِ دِينٗا فَلَن يُقۡبَلَ مِنۡهُ وَهُوَ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ مِنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ﴾ ''اور جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے تو اس کا دین ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔'' (آل عمران:۸۵)

تو جب تمام شفاعت کا مالک ہی اللہ ہے اور شفاعت اللہ کی اجازت کے بعد ہوگی اور جب تک اللہ اجازت نہ دے دے تب تک نبی ﷺ یا کوئی اور شخص کسی کے حق میں شفاعت نہیں کریں گے اور اللہ صرف اہل توحید کے حق میں شفاعت کی اجازت دے گا تو یہ ثابت ہوگیا کہ تمام شفاعت اللہ کے اختیار میں ہے، لہٰذا میں اسی سے اس کا سوال کرتا ہوں اور میں اس طرح کی دعائیں کرتا ہوں کہ اے اللہ! مجھے اپنے نبی کی شفاعت سے محروم نہ کرنا۔ اے اللہ! میرے بارے میں آپ کی شفاعت کو قبول فرمانا، وغیرہ۔

عبدالنبی: ہم نے یہ تسلیم کر لیا کہ جو شخص جس چیز کا مالک نہ ہو اس سے اس کا سوال کرنا جائز نہیں لیکن اللہ نے نبی ﷺ کو شفاعت عطا کر دی ہے اور جب آپ کو شفاعت عطا کر دی گئی تو آپ اس کے مالک ہو گئے، لہٰذا آپ جس چیز کے مالک ہو گئے آپ سے اس کا سوال کرنا جائز ہے، تب یہ شرک نہیں ہوگا۔

عبداللہ: ہاں، تمھارا یہ کہنا صحیح ہوتا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے منع نہ فرمایا ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَلَا تَدۡعُواْ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدٗا﴾ ''پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔'' (الجن:۱۸)

اور شفاعت طلب کرنا دعا (پکارنا) ہے، اللہ ہی نے نبی ﷺ کو شفاعت عطا کی ہے اور اسی نے تمھیں کسی بھی غیر سے اس کا سوال کرنے سے منع بھی فرمادیا ہے، نیز اللہ نے نبی ﷺ کے علاوہ دوسروں کو بھی حق شفاعت عطا کیا ہے، چنانچہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ ملائکہ بھی شفاعت کریں گے، بلوغت سے پہلے وفات پانے والے بچے بھی شفاعت کریں گے اور اولیاء بھی شفاعت کریں گے تو کیا تم یہ کہتے ہو کہ اللہ نے ان سب کو شفاعت عطا کی ہے، لہٰذا میں ان سے شفاعت کا طلب گار ہوں؟ اگر تم ایسا کہتے ہو تو گویا صالحین کی اسی عبادت کی طرف پلٹ رہے ہو جس کا اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور اگر ایسا نہیں کہتے تو تمھارا یہ قول بھی باطل قرار پاتا ہے کہ اللہ نے نبی ﷺ کو شفاعت عطا کی ہے اور میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چیز کا سوال کرتا ہوں۔

عبدالنبی: لیکن میں اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا، نیز صالحین کی طرف رجوع کرنا شرک تو نہیں۔

عبداللہ: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ اللہ نے زنا سے بھی بڑھ کر شرک کو حرام قرار دیا ہے، نیز یہ کہ اللہ شرک کو ہرگز معاف نہیں فرمائے گا؟

عبدالنبی: ہاں، میں اس کا اقرار کرتا ہوں، یہ بات اللہ تعالیٰ کے کلام سے واضح ہے۔

عبداللہ: تم نے ابھی اپنے آپ سے اس شرک کی نفی کی ہے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے تو میں اللہ کا واسطہ دیکر تم سے پوچھتا ہوں کیا تم مجھ سے اس شرک کی وضاحت کر سکتے ہو جس میں تم گرفتار نہیں ہو اور جس کی تم اپنے آپ سے نفی کر رہے ہو؟

عبدالنبی: بتوں کی عبادت کرنا، ان کا قصد کرنا، ان سے سوال کرنا اور ان سے خوف کھانا یہی شرک ہے۔

عبداللہ: بتوں کی عبادت کا کیا مطلب ہے؟ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ کفار قریش یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ لکڑی اور پتھر سے بنے ہوئے یہ بت پیدا کرتے ہیں، روزی دیتے ہیں اور پکارنے والے کا کام بناتے ہیں؟ وہ یہ عقیدہ نہیں رکھتے تھے جیسا کہ میں تم سے پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں۔

عبدالنبی: میں بھی ان باتوں کا عقیدہ نہیں رکھتا بلکہ جو شخص لکڑی یا پتھر سے بنے کسی بت کا یا قبر پر تعمیر شدہ مزار کا یا اسی جیسی کسی چیز کا قصد کر کے وہاں جائے، اسے پکارے، اس کے لیے جانور ذبح کرے اور کہے کہ یہ چیز مجھے اللہ سے قریب کر دے گی اور اس کی برکت سے اللہ مجھ سے مصیبت دور فرما دے گا، تو بتوں کی بندگی سے میری مراد یہی ہے۔

عبداللہ: تم نے سچ کہا لیکن پتھروں اور قبر پر بنے مزاروں اور لوہے کی سلاخوں کے پاس تم یہی سب کچھ کرتے ہو، نیز یہ بتاؤ کہ تم نے جو یہ کہا کہ شرک بتوں کی عبادت کا نام ہے تو کیا اس سے تمھاری مراد یہ ہے کہ جو ایسا کرے صرف وہی مشرک ہے؟ صالحین پر اعتماد کرنا اور انھیں پکارنا شرک میں داخل نہیں؟

عبدالنبی: ہاں، میری مراد یہی ہے۔

عبداللہ: پھر ان بے شمار آیات کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جن کے اندر اللہ نے انبیاء و صالحین پر اعتماد کرنے اور ملائکہ وغیرہ سے تعلق لگانے کو حرام قرار دیا ہے اور ایسا کرنے والے کو کافر بتایا ہے جیسا کہ پہلے گزرا اور میں تم سے اس کا ذکر کر چکا ہوں اور اس پر دلیل بھی پیش کر چکا ہوں۔

عبدالنبی: لیکن جنھوں نے ملائکہ اور انبیاء وغیرہ کو پکارا، وہ اس پکارنے کی وجہ سے کافر نہیں ہوئے بلکہ اس وقت انھیں کافر قرار دیا گیا جب انھوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، جبکہ ہم یہ نہیں کہتے کہ عبدالقادر اللہ کے بیٹے ہیں یا زینب اللہ کی بیٹی ہیں۔

عبداللہ: جہاں تک اللہ کی طرف اولاد منسوب کرنے کی بات ہے تو یہ تو مستقل طور پر کفر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝١ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ ''کہو وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔'' (الاخلاص:۱-۳)

اس آیت میں (أَحَدٌ) سے مراد وہ ذات ہے جو بے نظیر ہو اور (الصَّمَدُ) سے مراد وہ ذات ہے جس کا تمام حاجات و ضروریات میں قصد کیا جاتا ہو، تو جس نے بھی اس کا انکار کیا وہ کافر ہے، خواہ وہ سورت کے آخری حصے کا ہی منکر کیوں نہ ہو، نیز اللہ کا ارشاد ہے: ﴿مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَٰهٍ ۚ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ﴾ ''نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے ورنہ ہر معبود اپنی مخلوق کو لیے پھرتا اور ہر ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتا۔'' (المؤمنون:۹۱)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کفر میں فرق کیا ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جو لوگ ''لات'' (بت) کو پکارنے کی وجہ سے کافر قرار پائے، حالانکہ ''لات'' ایک صالح اور نیک آدمی تھا، انھوں نے اسے اللہ کا بیٹا نہیں بنایا تھا۔ اور جو لوگ جنوں کی بندگی کرنے کی وجہ سے کافر قرار پائے، انھوں نے بھی جنوں کو اللہ کا بیٹا نہیں بنایا تھا۔ اسی طرح مذاہب اربعہ کے علماء مرتد کے بیان میں یہ ذکر کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اگر یہ گمان کرے کہ اللہ کی اولاد ہے تو وہ مرتد ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے وہ مرتد ہے، چنانچہ علماء ان دونوں قسموں میں فرق کرتے ہیں۔

عبدالنبی: لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ ''سن لو! اللہ کے اولیاء پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔'' (یونس:۶۲)

عبداللہ: ہم بھی یہی کہتے ہیں اور اس کے برحق ہونے پر ایمان رکھتے ہیں لیکن اولیاء اللہ کی عبادت نہیں کی جا سکتی۔ ہم اللہ کے ساتھ ان کی عبادت کرنے اور انھیں اللہ کا شریک ٹھہرانے ہی کا تو انکار کرتے ہیں ورنہ تم پر بھی یہی واجب ہے کہ ان سے محبت رکھو، ان کا اتباع کرو اور ان کی کرامات کو مانو۔ اولیاء کی کرامات کا انکار صرف بدعتی لوگ کرتے ہیں جبکہ اللہ کا دین (افراط و تفریط کے) دو کناروں کے درمیان ایک اوسط دین، دو گمراہیوں کے درمیان ہدایت اور دو باطلوں کے درمیان برحق دین ہے۔

عبدالنبی: جن کے بارے میں قرآن نازل ہوا وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی گواہی نہیں دیتے تھے، رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے تھے، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر تھے، قرآن کو جھٹلاتے اور اسے جادو قرار دیتے تھے جبکہ ہم تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہ کی گواہی دیتے ہیں، قرآن کی تصدیق کرتے ہیں، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں، پھر تم ہمیں ان مشرکین کے مانند کیسے قرار دیتے ہو؟

عبداللہ: لیکن تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ اگر آدمی بعض چیزوں میں آپ ﷺ کی تصدیق کرے اور بعض چیزوں میں آپ کی تکذیب کرے تو وہ اسلام میں داخل نہیں بلکہ کافر ہے، اسی طرح اگر وہ قرآن کے بعض حصے پر ایمان رکھے اور بعض حصے کا انکار کرے تو بھی اس کا یہی حکم ہے، مثلاً: کوئی شخص توحید کا اقرار کرے لیکن نماز کی فرضیت کا انکار کرے، یا توحید اور نماز کی فرضیت کا اقرار کرے لیکن زکاۃ کی فرضیت کا انکار کرے، یا ان تمام احکام کی فرضیت کا تو اقرار کرے اور روزے کی فرضیت کا انکار کر دے، یا ان تمام احکام کی فرضیت کو مان لے لیکن حج کے وجود کا منکر ہو جائے، چنانچہ کچھ لوگوں نے جب نبی ﷺ کے زمانے میں حج کو تسلیم نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴾ "اور لوگوں پر اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا ہے جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں، اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے۔" (آل عمران:٩٧)

اسی طرح اگر کوئی شخص مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرے تو وہ بھی بالا جماع کافر ہے، اسی لیے اللہ نے قرآن کریم میں اس بات کی صراحت کر دی ہے کہ جو شخص قرآن کے بعض حصے پر ایمان لائے اور بعض حصے کا انکار کرے وہ پکا کافر ہے، چنانچہ اللہ نے پورے اسلام کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، تو جو شخص اسلام کے بعض احکام کو مانے اور بعض احکام کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ تو کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ جو بعض حصے پر ایمان رکھے اور بعض کو نہ مانے وہ کافر ہے؟

عبدالنبی: ہاں، میں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ یہ بات تو قرآن سے واضح ہے۔

عبداللہ: جب تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ جو شخص کسی چیز میں رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرے اور نماز کی فرضیت کا انکار کرے یا بعث بعد الموت کے علاوہ ہر چیز کا اقرار کرے تو وہ تمام مذاہب کے اجماع سے کافر ہے اور اس کا خون اور مال مباح ہے جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں اور قرآن بھی اس کا ناطق ہے، لہذا یہ بات جان لو کہ نبی ﷺ جو فرائض لے کر آئے ان میں توحید سب سے عظیم فریضہ ہے جو فریضۂ نماز، زکاۃ اور حج سے بھی زیادہ اہم ہے، پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انسان توحید سے کمتر ان فرائض میں سے کسی فریضے کا انکار کر دے تو کافر ہو جائے، چاہے وہ رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی مکمل شریعت کا عامل ہو لیکن توحید جو تمام رسولوں کا دین ہے، اس کا انکار کرے تو کافر نہ ہو! سبحان اللہ! یہ جہالت کس قدر عجیب ہے؟ نیز اس پر غور کیجیے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام نے بنو حنیفہ سے جنگ یمامہ میں قتال کیا، حالانکہ وہ نبی ﷺ پر ایمان لا چکے تھے، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہ کی شہادت دیتے اور اذان دیتے تھے۔

عبدالنبی: لیکن وہ مسیلمہ کے نبی ہونے کی بھی گواہی دیتے تھے جبکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

عبداللہ: لیکن تم لوگ علی رضی اللہ عنہ کو یا شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کو یا ان کے علاوہ بعض انبیاء یا ملائکہ کو آسمان وزمین کے جبار کے مرتبے تک پہنچا دیتے ہو، پھر جب ایک شخص کسی آدمی کو نبی ﷺ کے مرتبے تک پہنچا دینے سے کافر ہو جاتا ہے اور اس کا خون اور مال مباح قرار پاتا ہے، شہادتین کا اقرار اور نماز اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی تو جو شخص کسی کو اللہ کے مرتبے تک پہنچا دے وہ بدرجۂ اولیٰ اس حکم کا مستحق ہو گا۔ اسی طرح جن لوگوں کو علی رضی اللہ عنہ نے آگ میں ڈالا تھا وہ سب اسلام کے دعویدار تھے، علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے اور انھوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا تھا لیکن انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھا جیسا عقیدہ آپ لوگ شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ وغیرہ کے بارے میں رکھتے ہیں تو سوچیے کہ صحابۂ کرام نے کس طرح ان لوگوں کو قتل کرنے اور انھیں کافر قرار دینے پر اتفاق کر لیا۔ کیا آپ یہ سوچ سکتے ہیں کہ صحابۂ کرام مسلمانوں کو کافر کہہ سکتے ہیں؟ یا یہ کہیں گے کہ علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنا تو کفر ہے لیکن سید اور ان جیسے لوگوں کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنا بالکل نقصان دہ نہیں؟

یہ بھی جواب دیا جا سکتا ہے کہ اگر پہلے لوگوں کو اس لیے کافر قرار دیا گیا کہ ان کے یہاں شرک، رسول اللہ ﷺ اور قرآن کی تکذیب اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار وغیرہ سب کچھ موجود تھا تو آخر اس باب کا کیا مطلب جسے ہر مذہب کے علماء نے یوں ذکر کیا ہے: **بَابُ حُكْمِ الْمُرْتَدِّ**، یعنی مرتد کے حکم کا بیان، اور مرتد سے مراد وہ مسلمان ہے جو اسلام کے بعد کفر کا مرتکب ہو جائے، اس کے بعد علماء نے کئی قسم کی چیزیں ذکر کی ہیں جن میں سے ہر قسم کفر تک پہنچاتی ہے جو اپنے مرتکب کا خون اور مال مباح قرار دیتی ہے، یہاں تک کہ علماء نے وہ چیزیں بھی ذکر کی ہیں جو اپنے مرتکب کی نگاہ میں معمولی درجہ کی ہوتی ہیں، مثلاً: دل کے اعتقاد کے بغیر صرف زبان سے غضب الٰہی کا کوئی جملہ نکال دینا یا ہنسی مذاق کے طور پر کوئی ایسی بات کہہ دینا، اسی طرح جن لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی ہیں: ﴿ قُلْ أَبِاللَّهِ وَءَايَٰتِهِۦ وَرَسُولِهِۦ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا۟ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ ﴾ ''کہہ دیجیے: کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کیا کرتے تھے؟ بہانے نہ بناؤ، تم ایمان کے بعد یقیناً کافر ہو چکے ہو۔'' (التوبۃ:٦٥)

تو یہ لوگ جن کے بارے میں اللہ نے یوں صراحت فرما دی ہے کہ انھوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا، حالانکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک تھے، ان لوگوں نے ایک بات کہہ دی تھی جس کے بارے میں انھوں نے بتایا کہ یہ بات انھوں نے ہنسی مذاق کے طور پر کہی تھی۔

اس ضمن میں بنی اسرائیل کا وہ واقعہ بھی ذکر کیا جا سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ انھوں نے اسلام لانے اور علم وتقویٰ رکھنے کے باوجود موسیٰ علیہ السلام سے یہ مطالبہ کیا: ﴿ اجْعَل لَّنَآ إِلَٰهًا ﴾ ''(اے موسیٰ! جیسے ان لوگوں کے پاس معبود ہیں ویسا ہی) ایک معبود ہمارے لیے بھی بنا دو۔'' (الاعراف:١٣٨)

نیز جب بعض صحابہ نے نبی ﷺ سے مطالبہ کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ایک ذاتِ انواط مقرر فرما دیں تو آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ تمھارا یہ مطالبہ بنی اسرائیل کے مطالبے کی طرح ہے جب انھوں نے کہا تھا: ﴿ اجْعَل لَّنَآ إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ ءَالِهَةٌ ﴾ ''(اے موسیٰ!) جیسے ان لوگوں کے پاس معبود ہیں ویسا ہی ایک معبود ہمارے لیے بھی بنا دو۔'' (الاعراف:١٣٨)

عبدالنبی: لیکن بنو اسرائیل اور جن لوگوں نے نبی ﷺ سے ذاتِ انواط مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تھا وہ اس مطالبے کی وجہ سے کافر نہیں ہوئے۔

عبداللہ: اس کا جواب یہ ہے کہ بنو اسرائیل اور جن لوگوں نے نبی ﷺ سے ذاتِ انواط مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تھا انھوں نے اس پر عمل نہیں کیا تھا اور اگر وہ ایسا کرتے تو ضرور کافر ہو جاتے، نیز جنھیں نبی ﷺ نے منع فرما دیا تھا اگر وہ آپ کی اطاعت نہ کرتے اور ذاتِ انواط مقرر کر لیتے تو یقیناً کافر ہو جاتے۔

عبدالنبي: لیکن مجھے ایک دوسرا اشکال ہے اور وہ ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا واقعہ، جب انھوں نے لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ پڑھنے والے کو قتل کردیا تھا اور نبی ﷺ نے اس پر نکیر فرمائی اور کہا: «يَا أُسَامَةُ : أَقَتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ : لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ؟»
''اے اسامہ! اس شخص کے لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ پڑھ لینے کے بعد بھی تم نے اسے قتل کر دیا؟'' (بخاری ومسلم)
اسی طرح نبی ﷺ کا یہ ارشاد ہے: « أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ» ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ کا اقرار کر لیں۔''
تو میں تمھارے قول کے اور ان دونوں حدیثوں کے درمیان کیسے تطبیق دوں؟ میری رہنمائی کریں، اللہ تمھیں ہدایت سے نوازے۔
عبداللہ: یہ بات معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے قتال کیا اور انھیں قیدی بنایا، حالانکہ وہ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ پڑھتے تھے اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بنی حنیفہ سے قتال کیا، حالانکہ وہ بھی لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللہ کی گواہی دیتے تھے، نماز پڑھتے تھے، اسی طرح علی رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کو نذرآتش کیا ان کا بھی یہی حال تھا۔ آخر تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ جو شخص مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے اگرچہ وہ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ پڑھتا ہو، اسی طرح جو شخص ارکان اسلام میں سے کسی چیز کا انکار کر دے وہ بھی کافر اور واجب القتل ہے اگرچہ وہ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ پڑھتا ہو تو جب دین کے کسی فرعی حکم کا انکار کرنے والے کے لیے کلمۂ شہادت کا اقرار فائدہ نہیں دیتا تو توحید جو کہ تمام انبیاء ورسل کے دین کی اصل اور بنیاد ہے اس کا انکار کرنے والے کے لیے یہ اقرار کیونکر فائدہ دے سکتا ہے۔
تم نے جن احادیث کی طرف اشارہ کیا ہے شاید آپ ان کا مطلب نہیں سمجھ سکے۔ جہاں تک حدیث اسامہ کی بات ہے تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما نے اسلام کا دعویٰ کرنے والے شخص کو اس گمان کی وجہ سے قتل کر دیا تھا کہ اس نے صرف اپنی جان اور اپنا مال بچانے کے لیے کلمہ پڑھا ہے حالانکہ جو شخص اسلام کا اظہار کر دے اس سے ہاتھ روک لینا واجب ہے تاوقتیکہ اس سے اس کے خلاف کوئی چیز ثابت ہو جائے اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ہے: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا ضَرَبْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَتَبَيَّنُواْ ﴾ ''اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں جا رہے ہو تو تحقیق کر لیا کرو۔'' (النساء:۹۴)
یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے شخص سے ہاتھ روک لینا اور اس کے دعوے کی تحقیق کر لینا واجب ہے، پھر اگر اس کے بعد اسلام کے مخالف کوئی بات ثابت ہو جائے تو اسے قتل کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿ فَتَبَيَّنُواْ ﴾ یعنی تحقیق کر لیا کرو۔ اگر کلمے کے اقرار کے بعد اسے قتل کرنا جائز نہ ہو تو یہاں تحقیق کر لینے کا کوئی مطلب ہی نہیں۔
اسی طرح دوسری حدیث (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ کا اقرار کر لیں) (بخاری) کا مطلب بھی وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا کہ جو شخص بھی توحید اور اسلام کا اظہار کرے اس سے ہاتھ روک لینا چاہیے تاوقتیکہ اس سے اس کے خلاف کوئی چیز ثابت ہو جائے، اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ : لا إله إلا الله » ''اے اسامہ! اس شخص کے لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ پڑھ لینے کے بعد بھی تم نے اسے قتل کر دیا؟'' (بخاری ومسلم)
نیز فرمایا: « أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ » ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ کا اقرار کر لیں۔'' (مسلم)
اسی رسول ﷺ نے خوارج کے بارے میں فرمایا: «فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ» ''انھیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو۔'' (بخاری)
حالانکہ خوارج سب سے زیادہ اللہ کی عبادت کرنے والے اور لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ پڑھنے والے تھے، یہاں تک کہ صحابہ عبادت میں ان کے اجتہاد کو دیکھ کر ان کے بالمقابل اپنے آپ کو حقیر سمجھتے تھے، انھوں نے صحابہ ہی سے علم حاصل کیا تھا لیکن جب ان سے شریعت کی مخالفت ظاہر ہوئی تو ان کا لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ کا اقرار، کثرت عبادت اور اسلام کا دعویٰ ان کے قتل سے مانع نہ بن سکا۔

عبدالنبی: تم اس بارے میں کیا کہتے ہو جو حدیث میں نبی ﷺ سے وارد ہے: "قیامت کے دن لوگ آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے، پھر نوح علیہ السلام سے، پھر ابراہیم علیہ السلام سے، پھر موسیٰ علیہ السلام سے، پھر عیسیٰ علیہ السلام سے، یہ سب کے سب معذرت کر دیں گے یہاں تک کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس فریاد لے کر پہنچیں گے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ غیر اللہ سے فریاد کرنا شرک نہیں۔

عبداللہ: تم اصل مسئلے کو غلط ملط کر رہے ہو۔ ہم زندہ شخص سے اس چیز کے بارے میں فریاد کرنے کے منکر نہیں جس پر وہ قادر ہو جیساکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ﴾ "اس (موسیٰ علیہ السلام) کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی۔" (القصص:۱۵)

اور جیساکہ انسان جنگ وغیرہ میں اپنے ساتھیوں سے ان چیزوں کے بارے میں فریاد کرتا ہے جن پر مخلوق قادر ہے۔ البتہ ہم اس تعبدی فریاد کے منکر ہیں جو تم اولیاء کی قبروں کے پاس کرتے ہو یا ان کی عدم موجودگی میں ان چیزوں کے بارے میں کرتے ہو جن پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا اختیار نہیں۔ اور لوگ قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام سے فریاد کریں گے جس سے ان کا مقصد یہ ہوگا کہ یہ انبیاء اللہ سے دعا کریں کہ وہ لوگوں کا حساب لے تاکہ اہلِ جنت محشر کی تکلیف سے نجات پائیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ چیز دنیا اور آخرت میں جائز ہے کہ تم کسی نیک شخص کے پاس آؤ جو تمھارے پاس بیٹھ کر تمھاری بات سنے اور تم اس سے درخواست کرو کہ وہ تمھارے لیے اللہ سے دعا کر دے جیساکہ رسول ﷺ کے صحابہ آپ کی حیات طیبہ میں آپ کے پاس آکر دعا کی درخواست کرتے تھے لیکن آپ کی وفات کے بعد حاشا و کلا انھوں نے کبھی بھی آپ کی قبر کے پاس آکر آپ سے سوال نہیں کیا بلکہ سلف صالحین نے آپ کی قبر کے پاس اللہ سے دعا کرنے کی غرض سے آنے والے پر بھی نکیر کی ہے۔

عبدالنبی: اچھا، تم ابراہیم علیہ السلام کے واقعے کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ جب انھیں آگ میں ڈالا گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ہوا میں ان کے پاس حاضر ہوئے اور کہا: "کیا تمھیں کوئی (امداد کی) حاجت ہے؟" ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: "جہاں تک آپ کی مدد کی بات ہے تو مجھے اس کی حاجت نہیں۔" « أمَّا إليك فلا » اگر جبرائیل علیہ السلام سے فریاد کرنا شرک ہوتا تو وہ ابراہیم علیہ السلام کے سامنے اس کی پیشکش نہ کرتے؟

عبداللہ: یہ بھی پہلے شبہ کے قبیل سے ہے اور یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے لیکن اگر اسے صحیح تسلیم کر لیا جائے تو جبرائیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو یہ پیشکش کی تھی کہ وہ انھیں ایک ایسے طریقے سے فائدہ پہنچا دیں جس پر انھیں قدرت حاصل ہے کیونکہ حضرت جبرائیل تو اس طاقت کے مالک ہیں جیساکہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ﴾ "اسے مضبوط طاقتوں والے (فرشتے) نے سکھایا ہے۔" (النجم:۵)

تو اگر اللہ تعالیٰ انھیں اس کی اجازت مرحمت فرما دے کہ وہ آتشِ نمرود اور اس کے اردگرد کی زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر مشرق یا مغرب میں پھینک دیں تو وہ یقیناً ایسا کر سکتے تھے۔ اس کی مثال اس مالدار شخص کی ہے جو کسی غریب و محتاج شخص کو دیکھ کر یہ پیشکش کرے کہ وہ اس سے قرض لے کر اپنی ضرورت پوری کر لے لیکن یہ محتاج شخص قرض لینے سے انکار کر دے اور صبر کرے یہاں تک کہ اللہ اسے اپنے پاس سے رزق عطا فرما دے جس میں کسی کا کوئی احسان نہ ہو۔ تو اس واقعے کا اس تعبدی فریاد اور شرک سے کیا واسطہ جسے تم انجام دے رہے ہو۔

برادرم! یہ بھی جانتے چلو کہ وہ سابق مشرکین جن کی طرف نبی ﷺ کی بعثت ہوئی ان کا شرک ہمارے زمانے کے لوگوں کے شرک سے کمتر تھا اور اس کے تین اسباب ہیں:

اول: سابق مشرکین صرف خوشحالی کے وقت اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے تھے، سختی اور پریشانی کے وقت وہ صرف اللہ کو پکارتے تھے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴾ "پس جب یہ لوگ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے، پھر جب وہ انھیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔" (العنکبوت:۶۵)

اور یہ ارشاد بھی: ﴿ وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ﴾ "اور جب ان پر موجیں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو وہ اللہ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے، پھر جب وہ انھیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو ان میں سے کچھ اعتدال پر رہتے ہیں، اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جو بد عہد اور ناشکرے ہوں۔" (لقمان:۳۲)

غرضیکہ نبی ﷺ نے جن مشرکین سے قتال کیا وہ خوشحالی کے وقت اللہ کو بھی پکارتے تھے اور غیر اللہ کو بھی پکارتے تھے، البتہ پریشانی اور سختی کے وقت صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے اور اپنے سادات کو بھول جاتے تھے جبکہ ہمارے زمانے کے مشرکین خوشحالی اور پریشانی ہر حالت میں غیر اللہ ہی کو پکارتے ہیں، چنانچہ جب ان میں سے کسی پر تنگی کی حالت ہوتی ہے تو یا رسول اللہ! یا حسین! وغیرہ کی پکار لگاتا ہے لیکن کہاں ہیں وہ لوگ جو اس مسئلے کو اچھی طرح سمجھ سکیں؟

دوم: سابق مشرکین اللہ کے ساتھ ایسے لوگوں کو پکارتے تھے جو اللہ کے مقرب بندے ہوتے تھے، جیسے کسی نبی کو یا ولی کو یا فرشتے کو یا کم از کم پتھر یا درخت کو پکارتے تھے جو اللہ عزوجل کے مطیع و فرمانبردار ہوتے تھے، نافرمان نہیں ہوتے تھے لیکن ہمارے زمانے کے لوگ اللہ کے ساتھ ایسے لوگوں کو پکارتے ہیں جو بدترین قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور ظاہر بات ہے کہ جو شخص کسی نیک بندے کے بارے میں (نفع و نقصان پہنچانے کا) عقیدہ رکھے یا ایسی مخلوق کے بارے میں عقیدہ رکھے جو اللہ کی نافرمان نہ ہو، جیسے لکڑی یا پتھر وغیرہ، یہ اس سے کہیں اچھا ہے جو کسی ایسے شخص کے بارے میں یہی عقیدہ رکھے جس کا فسق و فجور بالکل واضح ہو اور اس کے مشاہدے میں ہو۔

سوم: نبی ﷺ کے زمانے میں جتنے بھی مشرک تھے ان کا شرک صرف توحید الوہیت میں تھا، توحید ربوبیت میں نہ تھا، اس کے برخلاف متاخرین مشرکین کا حال یہ ہے کہ ان کے ہاں جس طرح توحید الوہیت میں شرک پایا جاتا ہے اسی طرح توحید ربوبیت میں بھی بکثرت شرک موجود ہے، مثال کے طور پر وہ طبیعت (فطرت) کو کائنات کے اندر تصرف کرنے والا، یعنی مارنے اور جلانے والا وغیرہ بتاتے ہیں۔

گفتگو کے آخر میں ایک اہم مسئلے کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو سابقہ کلام سے بھی واضح ہے، وہ یہ کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ توحید کے لیے ضروری ہے کہ دل کے اعتقاد، زبان کے اقرار اور اعضاء و جوارح کے عمل سے اس کی توثیق و تصدیق ہو۔ اگر ان امور میں سے کسی بھی امر میں خلل پایا گیا تو بندہ مسلمان نہیں ہو گا۔

جب بندہ توحید کو جان لے اور اس پر عمل نہ کرے تو وہ فرعون اور ابلیس کی طرح کافر معاند متصور ہو گا، اس بارے میں بہت سے لوگ غلطی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بات تو حق ہے لیکن ہم اس پر عمل نہیں کر سکتے، اور یہ ہمارے ملک والوں اور ہماری جماعت کے نزدیک جائز نہیں ہے، ان کے شر سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان کا ساتھ دیں اور ان سے مداہنت برتیں۔ اس مسکین کو یہ معلوم نہیں کہ اکثر کفر کے سرغنے حق کو جانتے پہچانتے تھے لیکن کسی نہ کسی عذر ہی کی بنا پر اسے ترک کر دیتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَن سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾ "انھوں نے اللہ کی آیتوں کو بہت کم قیمت پر بیچ دیا اور اس کی راہ سے روکا، بہت برا ہے جو یہ کر رہے ہیں۔" (التوبۃ:۹)

اور جو شخص ظاہر میں توحید پر عمل کرے لیکن اسے نہ تو سمجھے اور نہ دل ہی سے اس کا اعتقاد رکھے تو وہ منافق ہے اور منافق پکے کافر سے بھی بدتر ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ "یقیناً منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں جائیں گے، ناممکن ہے کہ تو ان کا کوئی مددگار پائے۔" (النسآء:۱۴۵)

جب تم لوگوں کے اقوال پر غور کروگے تو یہ مسئلہ تمھارے لیے واضح ہوجائے گا، چنانچہ تم کسی کو دیکھوگے کہ وہ حق کو پہچانتا ہے لیکن اس ڈر سے اس پر عمل نہیں کرتا کہ اس سے اس کا دنیوی خزانہ کم ہوجائے گا، جیساکہ قارون کا حال تھا، یا اس کا مقام ومرتبہ گھٹ جائے گا، جیساکہ ہامان کا حال تھا، یا اس کی سلطنت میں کمی آجائے گی، جیساکہ فرعون کا حال تھا، اور بعض لوگوں کو دیکھوگے کہ وہ حق پر صرف ظاہری طور پر عمل کرتے ہیں، دل سے عمل نہیں کرتے، جیساکہ منافقین کا حال ہے، چنانچہ جب ان سے دریافت کیا جائے کہ وہ دل میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں تو انھیں اس کا کچھ پتا نہیں ہوتا۔

لیکن تمھیں قرآن کریم کی دو آیتیں سمجھنی چاہییں: پہلی آیت وہی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ "تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہوگئے ہو۔" (التوبۃ:۶۶)

جب تم نے یہ جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روم کا غزوہ کرنے والے بعض لوگ محض ایک کلمے کی وجہ سے کافر ہوگئے جسے انھوں نے ہنسی مذاق میں کہا تھا تو تمھارے لیے یہ بھی واضح ہوجانا چاہیے کہ جو شخص مال یا مقام ومرتبے کے گھٹ جانے کے خوف سے یا کسی کی مدارات میں کفریہ بات کہتا یا اس پر عمل کرتا ہے تو وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے جو مذاق کے طور پر کوئی کلمۂ کفر کہہ دے کیونکہ مذاق کرنے والا لوگوں کو ہنسانے کے لیے جو بات اپنی زبان سے کہتا ہے عموماً دل سے اس کا اعتقاد نہیں رکھتا لیکن جو شخص لوگوں کے ڈر سے یا ان کے پاس موجود مال وجاہ کی طمع میں کفریہ بات کہتا یا اس پر عمل کرتا ہے وہ شیطان کے اس وعدے کی تصدیق کرتا ہے: ﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ﴾ "شیطان تمھیں فقیری سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔" (البقرۃ:۲۶۸)

اور اس کی وعید سے ڈرتا ہے: ﴿إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ﴾ "یہ (خبر دینے والا) شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے۔" (آل عمران:۱۷۵)

اور اللہ رحمن کے اس وعدے کی تصدیق نہیں کرتا: ﴿وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا﴾ "اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔" (البقرۃ:۲۶۸)

اور نہ اللہ جبار کی اس وعید سے ڈرتا ہے: ﴿فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ "پس تم ان (کافروں) سے نہ ڈرو، بلکہ صرف میرا خوف رکھو (اگر تم مومن ہو)۔" (آل عمران:۱۷۵)

توکیا ایسا شخص اولیاء الرحمن میں سے ہونے کا حقدار ہے یا اولیاء الشیطان میں سے؟

دوسری آیت: اللہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے: ﴿مَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِن بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ "جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے، سوائے اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انھی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔" (النحل:۱۰۶)

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں میں سے صرف اس شخص کو معذور قرار دیا ہے جس پر جبر کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو، اس کے علاوہ جو شخص بھی کلمۂ کفر ادا کرے وہ اپنے ایمان کے بعد کافر ہے، خواہ اس نے ایسا ڈر کی وجہ سے کیا ہو یا (کسی بھی قسم کی) طمع میں کیا ہو یا کسی کی مدارات میں کیا ہو یا اپنے وطن یا اہل وعیال یا خاندان یا مال کے لالچ میں کیا ہو یا بطور مذاق کیا ہو یا اس

کے علاوہ کسی اور غرض سے کیا ہو، سوائے مجبوری کے کیونکہ آیت کریمہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ انسان کو عمل، کلام اور فعل ہی پر مجبور کیا جا سکتا ہے، دل کے اعتقاد پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ ٱسْتَحَبُّوا۟ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا عَلَى ٱلْءَاخِرَةِ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴾ "یہ اس لیے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ محبوب رکھا، یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں کو راہِ راست نہیں دکھاتا۔" (النحل:۱۰۷)

یہ ارشاد اس بات کی صراحت کر رہا ہے کہ عذاب کسی اعتقاد کے سبب یا دین سے بغض اور جہالت کی وجہ سے یا کفر سے محبت کے باعث نہیں تھا بلکہ اس وجہ سے تھا کہ انھوں نے دنیا کے نصیبے کو دین پر ترجیح دے دی تھی، واللہ اعلم۔

اس تفصیلی گفتگو کے بعد۔۔۔ اللہ تمھیں ہدایت دے۔۔۔ کیا اب بھی تمھارے لیے یہ وقت نہیں آیا کہ اپنے رب سے توبہ کرو، اس کی طرف پلٹ جاؤ اور جس راستے پر تم چل رہے ہو اسے چھوڑ دو کیونکہ جس طرح تم سن چکے ہو یہ معاملہ انتہائی خطرناک اور بہت ہی بڑا مسئلہ ہے۔

عبدالنبی: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ کے سوا جن جن چیزوں کی میں عبادت کرتا تھا ان سب کا انکار کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے معذور سمجھے اور میرے سابقہ گناہوں کو معاف فرمائے، میرے ساتھ اپنے لطف و کرم اور رحمت و بخشش کا معاملہ کرے اور مجھے تاحیات توحید اور صحیح عقیدے پر ثابت قدم رکھے۔ اور میرے بھائی عبداللہ! میں تمھارے لیے بھی اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمھیں اس نصیحت کا بہترین صلہ عطا فرمائے کیونکہ دین نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے اور میں جس غلطی پر تھا، یعنی عبدالنبی نام رکھنا، اس پر نکیر کرنے پر بھی اللہ تمھیں بہترین بدلہ دے اور میں تمھیں بتاتا ہوں کہ اب میں اپنا نام بدل کر عبدالرحمن رکھتا ہوں اور میری باطنی غلطی، یعنی گمراہ کن عقائد پر تمھارے نکیر کرنے پر بھی اللہ تمھیں اجر و ثواب سے نوازے کہ اگر اسی عقیدے پر میں مرجاتا تو کبھی بھی کامیاب نہ ہوتا۔

لیکن اب میں تم سے ایک آخری گزارش کرتا ہوں، وہ یہ کہ تم مجھ سے بعض ان منکرات اور خلاف شرع امور کا تذکرہ کر دو جن میں لوگ بکثرت غلطی کا شکار ہیں۔

عبداللہ: کوئی بات نہیں، غور سے سنو:

* کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ میں جہاں اختلاف نظر آئے وہاں فتنے کی تلاش یا تاویل کی جستجو میں مختلف فیہ امر کی پیروی تمھارا شعار نہ ہو، حقیقت میں اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے بلکہ تمھارا شعار راسخین علم کا شعار ہونا چاہیے جو متشابہات کے بارے میں کہتے ہیں: ﴿ ءَامَنَّا بِهِۦ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ﴾ "ہم اس پر ایمان لائے اور یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔" (آل عمران:۷)

اور مختلف فیہ امر میں رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کو مدنظر رکھتے ہیں: « دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ » "جو چیز تمھیں شبہ میں ڈالے اسے چھوڑ کر وہ چیز لے لو جو تمھیں شبہ میں نہ ڈالے۔" (احمد، ترمذی)

اور اس حدیث کو: «فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ» "تو جو شخص شبہات سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی، اور جو شبہات میں پھنس گیا وہ حرام میں جا پڑا۔" (بخاری و مسلم)

اور اس حدیث کو: « وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ » "گناہ وہ ہے جو تمھارے دل میں کھٹکے اور تم یہ ناپسند کرو کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو۔" (مسلم)

اور اس حدیث کو: « اسْتَفْتِ قَلْبَكَ وَاسْتَفْتِ نَفْسَكَ ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ » "اپنے دل سے پوچھو، اپنے نفس سے پوچھو۔ (تین

بار کہا اور اس کے بعد فرمایا:) نیکی وہ ہے جس سے نفس مطمئن ہو، اور گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور دل میں تردد ہو اگرچہ لوگ تمھیں (اس کے کرنے کا) فتوی دیتے رہیں۔'' (احمد)

* خواہش نفس کی پیروی کرنے سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانِ ذیل میں اس سے منع فرمایا ہے: ﴿ أَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَـٰهَهُۥ هَوَىٰهُ ﴾ ''کیا تم نے اسے دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے۔'' (الجاثیۃ:۲۳)

* شخصیات اور ان کی آرائ، نیز آباء واجداد کے طریقے کے لیے تعصب کرنے سے بچو کیونکہ یہ چیز انسان اور قبولِ حق کے درمیان حائل ہوتی ہے۔ حق مومن کا ایک گم گشتہ سامان ہے، وہ جہاں کہیں بھی اسے پائے وہی اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَآ أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ ءَابَآءَنَآ ۗ أَوَلَوْ كَانَ ءَابَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْـًٔا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴾ ''اور ان سے جب کبھی کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کا اتباع کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، گو ان کے باپ دادا بے عقل اور گم کردہ راہ ہوں۔'' (البقرۃ:۱۷۰)

* کفار کی مشابہت اختیار کرنے سے بچو کیونکہ یہ ہر مصیبت کی جڑ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ » ''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انھیں میں سے ہے۔'' (ابوداود)

* غیر اللہ پر توکل اور بھروسا کرنے سے بچو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ ﴾ ''اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہو گا۔'' (الطلاق:۳)

* اللہ کی معصیت اور نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ کرو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « لاَ طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الخَالِقِ » ''اللہ کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت روا نہیں۔'' (الترمذی)

* اللہ کے بارے میں برا گمان رکھنے سے بچو، حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: « أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي » ''میرا بندہ میرے بارے میں جیسا گمان رکھتا ہے میں (اس کے لیے) اس کے مطابق ہوتا ہوں۔'' (بخاری ومسلم)

* بلا و مصیبت نازل ہونے سے پہلے اسے روکنے کے لیے یا نازل ہو جانے کے بعد اسے دور کرنے کے لیے چھلہ یا دھاگا وغیرہ پہننے سے بچو۔ نظر بد کو روکنے کے لیے تعویذ لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ شرک ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ » ''جس نے کوئی چیز (تعویذ وغیرہ) لٹکائی وہ اسی کے حوالے کر دیا گیا۔'' (الترمذی)

* پتھروں، درختوں، عمارتوں اور آثار و نشانات وغیرہ سے تبرک حاصل کرنے سے بچو کیونکہ یہ شرک ہے۔

* کسی بھی چیز سے بدفالی و بدشگونی لینے سے بچو، یہ بھی شرک ہے، نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: « الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ثَلاثًا » ''بدفالی شرک ہے، بدفالی شرک ہے، یہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔'' (ابوداود)

* نجومیوں کی تصدیق کرنے سے بچو جو غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور صحیفوں میں برج ظاہر کرتے اور ان برجوں سے متعلق اشخاص کی خوش نصیبی یا بد نصیبی بتاتے ہیں، اس بارے میں ان کی تصدیق کرنا بھی شرک ہے کیونکہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

* بارش اتارنے کی نسبت ستاروں یا موسموں کی طرف کرنے سے بچو، یہ بھی شرک ہے، بارش اتارنے کی نسبت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف کی جاتی ہے۔

* غیر اللہ کی قسم کھانے سے بچو، خواہ جس کی قسم کھائی جا رہی ہے وہ ذات کوئی بھی ہو، یہ بھی شرک ہے، حدیث میں ہے: « مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ » ''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔'' (احمد)
جیسے نبی کی یا امانت کی یا عزت کی یا ذمے کی یا زندگی وغیرہ کی قسم کھانا۔

* زمانے کو یا ہوا کو یا سورج کو یا ٹھنڈک کو یا گرمی کو برا بھلا کہنے سے بچو کیونکہ یہ درحقیقت اس اللہ کو برا بھلا کہنا ہے جس نے انھیں پیدا فرمایا ہے۔
* جب تمھیں کوئی ناپسندیدہ بات پیش آجائے تو لفظ "لو" یعنی "اگر" استعمال کرنے سے بچو (یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا) کیونکہ اس سے شیطانی وسوسوں کا دروازہ کھلتا ہے اور اس میں اللہ کی مقرر کردہ تقدیر پر اعتراض بھی ہے بلکہ یوں کہو: "اللہ نے مقدر کیا اور اس نے جو چاہا کیا۔"
* قبروں کو مسجد بنانے سے بچو کیونکہ جس مسجد میں قبر ہو اس میں نماز نہیں پڑھی جاتی، صحیحین میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر موت کی بیہوشی طاری تھی اسی حال میں آپ نے فرمایا: « لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا » "یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔" (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ اپنی امت کو ان لوگوں کے فعل سے ڈرا رہے تھے، اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر کو بھی نمایاں کر دیا جاتا۔ دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: « إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ، فَلا تَتَّخِذُوْا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ إِنِّيْ أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكْ » "تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا کرتے تھے، دیکھنا تم بھی قبروں کو مسجدیں نہ بنا لینا، میں تمھیں اس سے منع کرتا ہوں۔" (مسلم)
* ان روایات کی تصدیق کرنے سے بھی بچو جن کو جھوٹے لوگ رسول اللہ ﷺ کی ذات کا یا آپ کی امت کے صالحین کا وسیلہ پکڑنے کی ترغیب میں رسول اللہ ﷺ سے منسوب کرتے ہیں، حالانکہ یہ سب جھوٹی اور من گھڑت باتیں ہیں، انھی میں سے ایک روایت یہ ہے: « توسلوا بجاهي، فإن جاهي عند الله عظيم» "تم میرے جاہ و مرتبے کا وسیلہ لو کیونکہ میرا جاہ و مقام اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے۔" (السلسلۃ الضعیفۃ)

اور ایک روایت یہ ہے: « إذا أعيتكم الأمور فعليكم بأهل القبور » "جب معاملات تمھیں عاجز کر دیں تو اہل قبور سے مدد لو۔"

اور انھی میں سے ایک روایت یہ ہے: « إن الله يوكل ملكًا على قبر كل وليّ يقضي حوائج الناس » "اللہ تعالیٰ ہر ولی کی قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔"

اور ایک روایت یہ ہے: « لو أحسن أحدكم ظنه بحجر نفعه » "اگر تم میں سے کوئی شخص ایک پتھر کے بارے میں حسن ظن رکھے تو وہ بھی اسے فائدہ پہنچائے گا۔"

اور اس طرح کی دیگر بہت سی جھوٹی روایات۔
* دینی مناسبات کے نام سے موسوم جشن، مثلاً: جشن میلاد النبی، جشن شب اسراء و معراج اور جشن شب برات وغیرہ منانے سے بھی بچو کیونکہ یہ سب بدعات ہیں۔ ان پر نہ تو رسول اللہ ﷺ سے کوئی دلیل ثابت ہے اور نہ ان صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے جو ہم سے بڑھ کر رسول ﷺ سے محبت کرنے والے تھے اور ہم سب سے زیادہ نیکیوں کے حریص تھے۔ اگر اس طرح کے جشنوں میں کوئی خیر و بھلائی ہوتی تو ہم سے پہلے ان صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کا اہتمام کیا ہوتا۔

(لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ) کی شہادت

ایک اثر میں مروی ہے کہ جنت کی کنجی '' لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ '' ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا جس شخص نے بھی زبان سے '' لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ '' کہہ دیا وہ اس کا حق دار ہوگیا ہے کہ اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے؟ وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا: کیا'' لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ '' جنت کی کنجی نہیں؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں، کیوں نہیں! لیکن ہر کنجی کے دندانے ہوتے ہیں اگر تم ایسی کنجی لاؤ جس کے دندانے ہوں تو وہ تمھارے لیے کھولے گی ورنہ نہیں۔ (بخاری)

نبی ﷺ سے بہت سی ایسی احادیث وارد ہیں جو اس کنجی '' لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ '' کے دندانوں کی وضاحت کرتی ہیں، مثلاً:

آپ ﷺ کا یہ ارشاد: « من قال : لا إله إلا الله مخلصًا...» ''جس نے اخلاص کے ساتھ '' لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ '' پڑھا۔'' (طبرانی)

اور یہ فرمانا: « مستيقنًا بها قلبه...» ''دل میں اس کا یقین رکھتے ہوئے۔'' (مسلم)

اور یہ ارشاد مبارک: ''جو اپنے دل کی صداقت کے ساتھ '' لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ '' پڑھے۔''

چنانچہ ان احادیث کے اندر دخول جنت کو '' لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ '' کے معنی کا علم ہونے، تاحیات اس کلمہ پر ثابت رہنے اور اس کلمہ کے مدلول کی پابندی کرنے پر معلق کیا گیا ہے، اس بارے میں وارد دلائل کے مجموعے سے علماء نے اس کلمے کی کچھ شرائط مستنبط کی ہیں جن کا پایا جانا اور ان کے موانع کا ختم ہونا ضروری ہے تاکہ یہ کلمہ '' لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ '' جنت کی کنجی ہو اور اپنے قائل کے لیے مفید ثابت ہو۔ یہی شرائط اس کنجی کے دندانے ہیں جو درج ذیل ہیں:

1 **علم:** (کلمہ کے معنی کا علم ہونا) کیونکہ ہر کلمے کا کوئی نہ کوئی معنی ہوتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ آپ کلمۂ توحید '' لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ '' کے معنی کا ایسا علم رکھیں جو جہالت کے منافی ہو، چنانچہ یہ کلمہ غیر اللہ سے الوہیت کی نفی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے الوہیت ثابت کرتا ہے، یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں (اس شرط کی ایک دلیل) اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿ إِلَّا مَن شَهِدَ بِٱلْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴾ ''ہاں جو حق بات (کلمۂ توحید: لا إله إلا الله) کا اقرار کریں اور انھیں اس کا علم بھی ہو۔'' (الزخرف:٨٦)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ » ''جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ '' لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ '' کا علم رکھتا تھا وہ جنت میں جائے گا۔'' (مسلم)

اور اس شرط کی تکمیل درج ذیل دوسری شرط سے ہوتی ہے:

2 **یقین:** یعنی آپ کلمۂ توحید کے مدلول کا قطعی یقین رکھیں کیونکہ یہ کلمہ شک و شبہ، وہم و گمان اور تردّد وریب قبول نہیں کرتا بلکہ ضروری ہے کہ یہ قطعی اور پختہ یقین پر مبنی ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴾ ''مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں، پھر شک و شبہ نہ کریں، اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں، یہی سچے اور راست گو ہیں۔'' (الحجرات:١٥)

لہٰذا اس کلمے کا صرف زبان سے کہہ لینا کافی نہیں بلکہ یقین قلب کا پایا جانا ضروری ہے اور اگر یقین قلب حاصل نہ ہو تو یہ نفاق ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ لا يَلْقَى اللَّهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا إِلا دَخَلَ الْجَنَّةَ » ''میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو بندہ بھی ان دونوں باتوں کے ساتھ شک و شبہ نہ رکھتے ہوئے اللہ سے ملے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (مسلم)

3 **قبولیت:** جب آپ کو اس کا علم اور یقین حاصل ہو جائے تو اس علم یقینی کا اثر ہونا چاہیے کہ اس کلمے کا جو تقاضا ہے دل اور زبان سے اسے قبول کرلیا جائے کیونکہ جو شخص دعوت توحید کو ٹھکرا دے اور اسے قبول نہ کرے وہ کافر ہے، خواہ یہ ٹھکرانا تکبر کی وجہ سے ہو یا عناد اور حسد کی وجہ سے ہو, اللہ تعالیٰ نے ان کفار کے بارے میں جنھوں نے بطور تکبر اس دعوت کو ٹھکرا دیا تھا فرمایا: ﴿ إِنَّهُمْ كَانُوٓا۟ إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴾ ''یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ تکبر کرتے تھے۔'' (الصافات:۳۵)

4 **تابعداری:** یعنی توحید کی مکمل تابعداری اور یہی ایمان کا عملی مظہر اور حقیقی معیار ہے۔ یہ تابعداری اللہ تعالیٰ کے مشروع کردہ احکام پر عمل کرنے اور اس کے منع کردہ کاموں سے اجتناب کرنے سے حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ ٱسْتَمْسَكَ بِٱلْعُرْوَةِ ٱلْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى ٱللَّهِ عَٰقِبَةُ ٱلْأُمُورِ ﴾ ''اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی وہ نیکوکار تو اس نے یقیناً مضبوط کڑا تھام لیا، اور تمام کاموں کا انجام اللہ کی طرف ہے۔'' (لقمان:۲۲)

اور یہی مکمل تابعداری ہے۔

5 **صداقت:** یعنی کلمۂ توحید کے پڑھنے میں اتنا سچا ہو کہ اس کی سچائی کذب و نفاق کے منافی ہو، اور اگر کوئی صرف زبان سے ادا کرتا ہے اور اس کا دل اس کی تکذیب کرنے والا ہو تو یہ منافق ہے، اس کی دلیل منافقین کی مذمت میں وارد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِى قُلُوبِهِمْ ﴾ ''یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔'' (الفتح:۱۱)

6 **محبت:** یعنی مومن کو اس کلمے سے محبت ہو، اس کے تقاضوں پر عمل کرنے سے محبت ہو اور اس پر عمل کرنے والوں سے محبت ہو۔ بندے کی اپنے رب سے محبت کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کی محبوب چیزوں کو ترجیح دے اگرچہ یہ اس کی خواہش کے خلاف ہوں، نیز اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت کرے اور ان سے عداوت رکھنے والوں سے عداوت رکھے اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرے، آپ کے نقش قدم پر چلے اور آپ کی سنت وسیرت کو اپنائے۔

7 **اخلاص:** یعنی کلمۂ توحید کی شہادت سے اس کا ارادہ رضائے الٰہی ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ ﴾ ''حالانکہ انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ بندگی کو اللہ کے لیے خالص کر کے، یکسو ہو کر، اس کی عبادت کریں۔'' (البینۃ:۵)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ » ''اللہ نے اس شخص کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیا ہے جس نے اللہ کی رضا جوئی کے لیے کلمۂ '' لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ '' پڑھا ہو۔'' (بخاری)

ان تمام شرائط کے یکجا پائے جانے کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ بندہ اپنی زندگی کی آخری سانس تک اسی کلمے پر قائم اور ثابت قدم رہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اللہ کا رسول ہونے کی گواہی

قبر میں میت کی آزمائش ہوتی ہے اور اس سے تین سوالات کیے جاتے ہیں۔ جو ان کا جواب دیدے، وہ نجات پا گیا اور جو جواب نہ دے سکے وہ ہلاک و برباد ہوا۔ ان سوالوں میں سے ایک سوال یہ ہوتا ہے کہ تیرا نبی کون ہے؟ جسے اللہ تعالیٰ اس کلمے کی شرائط کو دنیا میں پورا کرنے کی توفیق بخشے، ثابت قدم رکھے اور اسے قبر میں اس کا القا کردے وہی ان سوالوں کا جواب دے پائے گا، پھر آخرت میں جب کسی کو اولاد اور مال نفع نہ دیں گے تب یہ کلمہ اس کے لیے نفع بخش ثابت ہوگا جس کی درج ذیل شرائط ہیں:

1 نبی ﷺ نے جن باتوں کا حکم دیا ہے ان میں آپ کی اطاعت کرنا: کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، فرمایا: ﴿مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ "جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔" (النساء:۸۰)

ایک اور جگہ ارشاد ہے: ﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾ "آپ کہہ دیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا۔" (آل عمران:۳۱)

اور مطلق دخول جنت آپ ﷺ کی مطلق اطاعت پر موقوف ہے، آپ نے فرمایا: « كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلا مَنْ أَبَى. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى » "میری امت کا ہر فرد جنت میں جائے گا سوائے اس کے جو انکار کر دے، لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول (جنت میں جانے سے) کون انکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا: "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی، یقیناً اس نے (جنت میں جانے سے) انکار کر دیا۔" (بخاری)

جو شخص نبی ﷺ سے محبت کرنے والا ہوگا وہ ضرور آپ کی اطاعت کرے گا کیونکہ اطاعت، محبت کا ثمرہ ہے، اور جو شخص نبی ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرے لیکن آپ کی اقتدا اور اطاعت نہ کرے وہ اپنے دعوائے محبت میں جھوٹا ہے۔

2 نبی ﷺ نے جن باتوں کی خبر دی ہے ان میں آپ کی تصدیق کرنا: لہذا جس نے نبی ﷺ سے ثابت شدہ کسی بات کی محض اپنی خواہش یا ہوائے نفسانی کی وجہ سے تکذیب کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی کیونکہ نبی ﷺ خطا اور جھوٹ سے پاک اور مبرّا ہیں جیسا کہ ارشاد باری ہے: ﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ﴾ "وہ (نبی) اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے۔" (النجم:۳)

3 نبی ﷺ نے جن کاموں سے روکا اور منع کیا ہے ان سے باز رہنا: سب سے پہلے سب سے بڑے گناہ "شرک" سے بچیں، پھر دوسرے بڑے بڑے اور مہلک گناہوں سے دور رہیں یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے گناہ اور مکروہ کاموں سے اجتناب کریں۔ ایک مسلمان کی اپنے نبی ﷺ سے جس قدر محبت ہوگی اسی کے بقدر اس کا ایمان زیادہ ہوگا اور جب اس کا ایمان زیادہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ نیک اعمال کو اس کے نزدیک محبوب بنا دے گا اور کفر و فسق اور گناہ کے کاموں کو اس کے نزدیک ناپسندیدہ بنا دے گا۔

4 اللہ تعالیٰ کی عبادت اسی طریقے پر کرنا جو اس نے اپنے نبی ﷺ کی زبان پر مشروع فرمایا ہے: کیونکہ عبادات میں اصل منع ہے، لہذا یہ جائز نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت نبی ﷺ کے لائے ہوئے طریقے کے علاوہ کسی اور طریقے پر کی جائے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ » "جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے۔" (مسلم)

فائدہ: معلوم ہونا چاہیے کہ نبی ﷺ کی محبت واجب ہے، اور محض محبت ہی کافی نہیں ہے، بلکہ ضروری ہے کہ آپ ﷺ تمہارے نزدیک ہر چیز یہاں تک کہ تمہارے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہوں، کیونکہ جو شخص کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو اسے اور اس کی موافقت کو ہر چیز پر ترجیح وفوقیت دیتا ہے، لہذا آپ ﷺ کی محبت میں سچا شخص وہ ہے جس پر اس کی علامت ظاہر ہو بایں طور کہ وہ آپ کی اقتدا کرے، قول وفعل میں آپ کی سنت کا اتباع کرے، آپ کے اوامر کو بجالائے اور آپ کی منع کردہ چیزوں سے اجتناب کرے، اپنی تنگی وآسانی، چستی وسستی، پسندیدگی وناپسندیدگی میں آپ کے آداب سے آراستہ ہو، کیونکہ فرمانبرداری اور اتباع ہی محبت کا ثمرہ ونتیجہ ہے اور ان کے بغیر محبت سچی نہیں ہوسکتی۔

نبی ﷺ کی محبت کی بہت ساری علامتیں ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: ✸ کثرت سے آپ ﷺ کا ذکر کرنا اور آپ پر درود بھیجنا، جو شخص کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو کثرت سے اس کا تذکرہ کرتا ہے۔ ✸ آپ ﷺ سے ملاقات کا مشتاق ہونا، چنانچہ ہر حبیب اپنے محبوب کی ملاقات کا مشتاق ہوتا ہے۔ ✸ آپ ﷺ کا ذکر آنے پر آپ کی تعظیم وتوقیر کرنا۔ اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں: نبی ﷺ کے صحابہ آپ کی وفات کے بعد آپ کا تذکرہ کرتے تو ان پر رقت طاری ہوجاتی، ان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے اور وہ رونے لگتے۔ ✸ آپ ﷺ سے بغض رکھنے والے سے بغض رکھنا، آپ سے دشمنی رکھنے والے سے دشمنی رکھنا، اور آپ کی سنت کی مخالفت کرنے والے اور آپ کے دین میں بدعت نکالنے والے بدعتیوں اور منافقوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا۔ ✸ نبی ﷺ سے محبت رکھنے والوں؛ جیسے آپ کے آل بیت، آپ کی ازواج مطہرات، اور انصار ومہاجرین میں سے آپ کے اصحاب سے محبت رکھنا، اور ان سے دشمنی رکھنے والوں سے دشمنی رکھنا اور ان سے بغض رکھنے والوں اور ان کو سب وشتم کا نشانہ بنانے والوں سے بغض رکھنا۔ ✸ آپ ﷺ کے اخلاق کریمانہ کی اقتدا کرنا کیونکہ آپ کے اخلاق لوگوں میں سب سے زیادہ کریمانہ تھے، یہاں تک کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ ﷺ کا اخلاق قرآن کریم تھا۔ یعنی آپ نے اپنے آپ کو اس بات کا پابند بنا رکھا تھا کہ آپ صرف وہی چیز کریں گے جس کا قرآن نے آپ کو حکم دیا ہے۔

نبی ﷺ کے اوصاف: آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھے، اور آپ سب سے زیادہ بہادر سخت لڑائی کے وقت ہوتے تھے، آپ لوگوں میں سب سے زیادہ کرم نواز اور سب سے زیادہ سخی وفیاض تھے، اور آپ سب سے زیادہ سخی رمضان میں ہوتے تھے۔ آپ مخلوق میں مخلوق کے سب سے زیادہ خیر خواہ تھے، آپ لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار تھے، چنانچہ آپ نے کبھی اپنے نفس کے لیے انتقام نہیں لیا، آپ اللہ کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت تھے، اور وقار کے معاملے میں سب سے زیادہ تواضع وخاکساری اختیار کرنے والے تھے، آپ پردہ نشین دوشیزہ سے بھی زیادہ سخت حیادار تھے، آپ اپنے اہل کے لیے سب سے زیادہ بہتر تھے، اور مخلوق میں مخلوق پر سب سے زیادہ مہربان تھے۔۔۔ اس کے علاوہ آپ کے اور بہت سارے اوصاف ہیں۔

اسلام کے منافی امور (نواقض اسلام)

یہ وہ چند خطرناک امور ہیں کہ جو شخص ان کا ارتکاب کرتا ہے یا ان میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرتا ہے تو اسلام سے اس کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے (وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے)۔

1 اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شرک کرنا، دلیل فرمان الٰہی ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ﴾ "اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ، جس کے چاہے معاف کر دے۔" (النساء:۴۸)

2 جو شخص اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کچھ شخصیات کو واسطہ بنا لے کہ انھیں سے دعا مانگے، ان سے شفاعت کا طالب ہو اور ان پر توکل و بھروسا کرے تو ایسا شخص باجماع امت کافر ہے۔

3 جو شخص مشرکین کو کافر نہ سمجھے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو حق قرار دے تو ایسا شخص بھی کافر ہے۔

4 جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے طریقے سے بھی کامل کسی اور کا طریقہ ہے یا آپ ﷺ کے فیصلے سے بہتر کسی اور کا فیصلہ ہے تو ایسا شخص بھی کافر ہے۔

5 جو شخص اللہ کے رسول ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم کو ناپسند کرے اگرچہ وہ اس (تعلیم) پر عمل کرتا ہو، پھر بھی کافر قرار پائے گا جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا۟ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَٰلَهُمْ﴾ "یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے اعمال ضائع کر دیے۔"

6 جو شخص شریعت محمدیہ میں سے کسی بھی ایک حکم یا اس کے ثواب و عقاب کا مذاق اڑائے تو وہ بھی باجماع امت کافر قرار پائے گا جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: ﴿قُلْ أَبِٱللَّهِ وَءَايَٰتِهِۦ وَرَسُولِهِۦ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا۟ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ﴾ "کہہ دیجیے: کیا تم اللہ، اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کیا کرتے تھے؟ تم بہانے نہ بناؤ، بلاشبہ تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو گئے۔" (التوبۃ:۶۶)

7 جادو، جو شخص جادو کرے یا اس پر رضامند ہو تو وہ کافر ہو گیا جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾ "وہ دونوں (ہاروت وماروت) بھی کسی شخص کو اس وقت تک جادو نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر۔" (البقرۃ:۱۰۲)

8 مشرکین کی مدد کرنا اور مسلمانوں کے خلاف ان سے تعاون کرنا، بدلیل فرمانِ الٰہی: ﴿وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ﴾ "اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا تو وہ بھی انھیں میں سے ہو گا۔" (المائدۃ:۵۱)

9 جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ بعض افراد کو شریعت محمدیہ پر عمل نہ کرنے کی اجازت ہے تو وہ بھی کافر ہے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ ٱلْإِسْلَٰمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ﴾ "جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہو گا۔" (آل عمران:۸۵)

10 دین الٰہی سے اعراض کرنا کہ نہ تو اسے سیکھے اور نہ اس پر عمل ہی کرے۔ اس کی دلیل یہ فرمان الٰہی ہے: ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِۦ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَآ ۚ إِنَّا مِنَ ٱلْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ﴾ "اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے وعظ کیا گیا، پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا۔ یقین مانو کہ ہم بھی گناہ گاروں سے انتقام لینے والے ہیں۔" (السجدۃ:۲۲)

طہارت کے مسائل

نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے، یہ بغیر طہارت کے صحیح نہ ہوگی۔ اور طہارت پانی اور مٹی ہی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

پانی کی قسمیں: ۱) طاہر (پاک پانی): وہ پانی جو خود بھی پاک ہو اور غیر کو بھی پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، یہ پانی "حدث" یعنی ناپاکی کو دور کرتا اور گندگی و نجاست کو زائل کرتا ہے۔ ۲) ناپاک پانی، پانی کی وہ تھوڑی مقدار جس میں ناپاکی پڑ جائے اور اگر اس کی مقدار تو زیادہ ہے لیکن گندگی پڑنے کی وجہ سے اس کا مزہ، رنگ یا بو تبدیل ہو گئی ہے تب بھی وہ ناپاک ہے۔

تنبیہ: زیادہ پانی ناپاک نہیں ہوتا الا یہ کہ گندگی اس کے رنگ، بو اور مزے میں سے کسی وصف کو بدل دے، زیادہ پانی اسے کہا جائے گا جو دو قلے، یعنی تقریباً ۲۱۰ (دو سو دس) لیٹر ہو۔

برتنوں کے احکام: سونے اور چاندی کے برتنوں کے سوا ہر قسم کے پاک برتن رکھنا اور استعمال کرنا جائز ہے، سونے اور چاندی کے برتنوں سے طہارت تو حاصل ہو جائے گی، البتہ ان کے استعمال کا گناہ ہو گا۔ کافروں کے برتن اور کپڑوں کا استعمال جائز ہے الاّ کہ ہمیں ان کی ناپاکی کا یقین ہو۔

مردار کا چمڑا: (مطلق ناپاک ہے) مردار دو قسم کے ہیں: ۱) ایسے جانور جن کا گوشت قطعاً حرام ہے۔ ۲) ایسے جانوروں کا غیر مذبوح مردہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے غیر مذبوح مردے کے چمڑے کو اگر دباغت دے دی جائے تو خشک اشیاء کے لیے اس کا استعمال جائز ہے، البتہ تر چیزوں کے لیے اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔

استنجا: آگے اور پیچھے کے راستے سے خارج ہونے والی گندگی کے صاف کرنے کو استنجا کہتے ہیں، پھر اگر یہ صفائی پانی سے ہو تو اسے استنجا کہتے ہیں اور اگر مٹی اور کاغذ وغیرہ سے ہو تو اسے استجمار، یعنی ڈھیلوں کا استعمال کرنا کہتے ہیں۔

فقط استجمار کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ چیز (پتھر و کاغذ وغیرہ) پاک ہو، حلال ہو، صاف کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو، کھانے کے لیے استعمال ہونے والی چیز نہ ہو، تین پتھر یا اس سے زیادہ سے ہو۔ (ہوا کے علاوہ) قبل و دبر سے نکلنے والی ہر چیز کی وجہ سے استنجا یا استجمار واجب ہے۔

قضائے حاجت کرنے والے کے لیے اسی حالت میں ضرورت سے زیادہ بیٹھے رہنا جائز نہیں ہے، گھاٹ پر، عام گزر گاہ پر، استعمال میں آنے والے سایہ دار یا پھل دار درخت کے نیچے پیشاب و پاخانہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح کھلے میدان میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونا حرام ہے۔

قضائے حاجت کرنے والے کے لیے درج ذیل چیزیں مکروہ ہیں: کسی ایسی چیز کا بیت الخلا میں لے کر جانا جس میں اللہ کا نام ہو، قضائے حاجت کے دوران میں گفتگو کرنا، سوراخ یا شگاف میں پیشاب کرنا، دائیں ہاتھ سے شرم گاہ کا چھونا، عمارتوں میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونا۔ مذکورہ مکروہ امور ضرورت کے پیش نظر جائز ہیں۔

قضائے حاجت کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ دھونے یا صاف کرنے میں طاق عدد کا خیال رکھے، اور ڈھیلے استعمال کرنے کے بعد پانی سے بھی استنجا کرے۔

مسواک: کسی نرم لکڑی جیسے پیلو کی لکڑی سے مسواک کرنا سنت ہے۔ مندرجہ ذیل حالات میں مسواک کرنے کی تاکید ہے: نماز اور تلاوتِ قرآن کے لیے، وضوء سے قبل، نیند سے بیدار ہونے کے بعد، مسجد اور گھر میں داخلے کے وقت، اور منہ کا مزہ بدلنے کی حالت میں وغیرہ۔

سنت یہ ہے کہ مسواک کرنے اور پاکی حاصل کرنے میں دائیں جانب سے ابتدا کی جائے اور کسی بھی غیر مرغوب چیز کو زائل کرنے کے لیے بائیں ہاتھ کا استعمال کیا جائے۔

وضو کا بیان: وضو کے ارکان: ۱) چہرہ دھونا، کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی اس میں شامل ہے۔ ۲) دونوں ہاتھوں کو انگلیوں کے سرے سے لے کر کہنیوں تک دھونا۔ ۳) دونوں کانوں سمیت پورے سر کا مسح کرنا۔ ۴) ٹخنوں سمیت دونوں پیر دھونا۔ ۵) ان کاموں میں ترتیب کو برقرار رکھنا۔ ۶) اعضاء کو پے در پے دھونا۔

وضو کے واجبات: ۱) وضو کرنے سے قبل بسم اللہ پڑھنا۔ ۲) رات کی نیند سے بیدار ہو تو پانی میں ہاتھ ڈالنے سے قبل انھیں تین بار دھونا۔

وضو کی سنتیں: ۱) مسواک کرنا۔ ۲) ابتدائے وضو میں دونوں ہتھیلیوں کا دھونا۔ ۳) چہرہ دھونے سے قبل کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ ۴) روزہ دار کے علاوہ کے لیے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغے سے کام لینا۔ ۵) داڑھی گھنی ہونے کی صورت میں اس کا خلال کرنا۔ ۶) انگلیوں کا خلال کرنا۔ ۷) دائیں عضو کو بائیں سے پہلے دھونا۔ ۸) تمام اعضاء کو دو یا تین بار دھونا۔ ۹) ناک میں پانی دائیں ہاتھ سے ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے صاف کرنا۔ ۱۰) اعضائے وضو کو مل مل کر دھونا۔ ۱۱) کامل طریقے پر وضو کرنا۔ ۱۲) وضو کے بعد وارد دعائیں پڑھنا۔

وضو میں مکروہ کام: ۱) ٹھنڈے یا گرم پانی سے وضو کرنا۔ ۲) ایک عضو کو تین بار سے زائد دھونا۔ ۳) اعضاء سے پانی جھاڑنا۔ ۴) آنکھ کے اندرونی حصے کا دھونا۔ البتہ وضو کے بعد اعضاء سے پانی صاف کرنا جائز ہے۔

تنبیہ: کلی کرنے میں ضروری ہے کہ پانی کو منہ کے اندر گھمائے، ناک میں ڈالنے اور جھاڑنے میں صرف ہاتھ سے پانی ڈالنا اور صاف کرنا کافی نہیں ہے بلکہ سانس کے ذریعے سے پانی کھینچنا یا باہر لانا ضروری ہے، بغیر اس طرح کیے صرف پانی ڈالنا یا جھاڑنا صحیح نہ ہوگا۔

وضو کا طریقہ: دل سے وضو کی نیت کرے، پھر بسم اللہ کہے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھوئے، پھر کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے، پھر پورے چہرے کو دھوئے (چہرے کی حد لمبائی میں عادتاً جہاں سے سر کے بال اگتے ہیں، وہاں سے لے کر ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں ایک کان سے لے کر دوسرے کان تک ہے)، پھر دونوں ہاتھوں کو بازوؤں اور کہنیوں سمیت دھوئے، پھر پیشانی سے لے کر گدی تک پورے سر کا اور کان کے اوپر والے حصے کا مسح کرے، شہادت کی دونوں انگلیوں کو دونوں کانوں کے سوراخوں میں داخل کر کے اندرونی حصوں کا مسح کرنا چاہیے اور دونوں انگوٹھوں سے کانوں کے ظاہری حصوں کا مسح کرے، پھر دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھوئے۔

تنبیہ: داڑھی کے بال اگر ہلکے ہیں تو اس کے نیچے کا چمڑا دھونا ضروری ہے اور اگر داڑھی گھنی ہے تو صرف اس کا ظاہری حصہ دھویا جائے گا۔ داڑھی کا خلال کرنا حدیث سے ثابت ہے جس کا مقصد جلد تک پانی پہنچانا ہے۔

موزوں پر مسح: چمڑے یا اس طرح کی کسی اور چیز سے بنے ہوئے قدم کے لباس کو خف، یعنی موزہ کہتے ہیں اور اگر یہی اون وغیرہ سے بنا ہے تو اسے جورب، یعنی جراب کہتے ہیں (جنھیں ہم نے موزے کا نام دیا ہے) ان دونوں قسم کے موزوں پر مسح کرنا صرف طہارت صغریٰ، یعنی وضو کی صورت میں جائز ہے۔

موزے پر مسح کے جواز کے لیے کچھ شرطیں ہیں: ۱) موزے کامل طہارت کے بعد پہنے گئے ہوں (دوسرا پیر بھی دھونے کے بعد)۔ ۲) طہارت پانی سے حاصل کی گئی ہو۔ ۳) موزے پاؤں کے ان حصوں کو چھپاتے ہوں جن کا دھونا وضو میں فرض ہے۔ ۴) دونوں موزے جائز ہوں۔ ۵) دونوں موزے پاک چیز سے بنے ہوں۔

پگڑی پر مسح: کچھ شرطوں کے ساتھ پگڑی پر مسح جائز ہے: ۱) پہننے والا مرد ہو۔ ۲) سر کے اس حصے کو چھپائے ہوئے ہو جو عادتاً پگڑی سے چھپایا جاتا ہے۔ ۳) طہارت صغریٰ (وضو) کے لیے مسح کیا جا رہا ہو۔ ۴) طہارت پانی سے حاصل کی جا رہی ہو۔

خمار (اوڑھنی) پر مسح: خمار پر مسح کچھ شرطوں کے ساتھ جائز ہے: ۱) اوڑھنی عورت کے سر پر ہو۔ ۲) حلق کے نیچے سے لے کر باندھی گئی ہو۔ ۳) طہارت صغریٰ کے لیے مسح کیا جا رہا ہو۔ ۴) طہارت پانی سے حاصل کی جا رہی ہو۔ ۵) عادتاً چھپے رہنے والے سر کے حصے کو چھپائے ہو۔

مسح کی مدت: مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات ہے، بشرطیکہ مسافتِ قصر کا سفر ہو۔

مسح کی ابتدا: موزہ پہننے کے بعد جب حدث لاحق ہو تو پہلی بار مسح کرنے سے لے کر دوسرے دن بعینہ اس وقت تک، یعنی مقیم کے لیے چوبیس (۲۴) گھنٹے۔

فائدہ: جس شخص نے سفر میں مسح کیا، پھر مقیم ہوگیا یا حالتِ اقامت میں مسح کیا، پھر سفر شروع کر دیا یا ابتدائے مسح کے بارے میں شک میں مبتلا ہوگیا تو وہ مقیم کی طرح مسح کرے گا۔

جبیرہ (پٹی) پر مسح کرنا: جبیرہ سے مراد وہ لکڑیاں ہیں جو ہڈی وغیرہ کے جوڑنے کے لیے باندھی جاتی ہیں، چنانچہ ان پر مسح کرنا چند شرطوں کے ساتھ جائز ہے: ۱) ان کی ضرورت ہو۔ ۲) ضرورت کی جگہ سے زیادہ نہ ہوں۔ ۳) ان پر مسح کرنے اور باقی اعضاء کے دھونے میں موالات (پے درپے کرنے) کو مدنظر رکھا جائے۔ اگر جبیرہ ضرورت کی جگہ سے آگے بڑھی ہوئی ہے تو اس کا زائل کرنا ضروری ہے اور اگر اس کا زائل کرنا باعث ضرر ہو تو اس زائد حصے پر بھی مسح کرنا جائز ہے۔

موزے پر مسح کی مقدار: دونوں پاؤں کی انگلیوں سے لے کر پنڈلی تک اکثر اوپر کا حصہ، دونوں ہاتھوں کی کھلی ہوئی انگلیوں سے مسح کیا جائے گا۔

چند فائدے: ✸ افضل یہ ہے کہ دونوں موزوں پر دائیں جانب کو مقدم کیے بغیر ایک ساتھ مسح کیا جائے۔ ✸ موزوں کے نچلے حصے یا پیچھے کے حصے کا مسح سنت نہیں ہے بلکہ اگر صرف انھی پر اکتفا کیا گیا تو کافی نہ ہوگا۔ ✸ چمڑے کے موزوں کا دھونا یا ایک سے زائد بار مسح کرنا مکروہ ہے۔ ✸ عمامہ اور خمار کے اکثر حصے کا مسح ضروری ہے۔

نواقض وضو، یعنی وضو کو توڑنے والی چیزیں: ۱) پیشاب اور پاخانے کے راستے سے نکلنے والی چیز، خواہ وہ پاک ہو، جیسے ہوا اور منی یا ناپاک ہو، جیسے پیشاب، مذی اور پاخانہ۔ ۲) نیند یا بے ہوشی کی وجہ سے عقل کا زائل ہو جانا، البتہ ہلکی نیند جو بیٹھ کر یا کھڑے کھڑے ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ۳) قبل ودُبر کے علاوہ کسی اور راستے سے پیشاب اور پاخانے کا نکلنا۔ ۴) پیشاب اور پاخانے کے علاوہ کسی اور نجس چیز کا کثیر مقدار میں جسم سے نکلنا، جیسے زیادہ خون۔ ۵) اونٹ کا گوشت کھانا۔ ۶) ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونا۔ ۷) مرد کا عورت کو یا عورت کا مرد کو شہوت سے بلا حجاب چھونا۔ ۸) دین سے مرتد ہو جانا۔ **جسے اپنی طہارت کا یقین ہو اور اسے حدث (خروج ریح وغیرہ) کے بارے میں شک ہو جائے یا اس کے برعکس ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے یقین پر باقی رہے۔**

غسل کا بیان: غسل کے اسباب (غسل کو واجب کرنے والی چیزیں): ۱) شہوت سے منی کا خروج یا نیند کی حالت میں شہوت سے یا بلاشہوت منی کا خروج (احتلام ہونا)۔ ۲) مرد کے ختنے (عضو تناسل کی سپاری) کا عورت کی شرم گاہ میں داخل ہونا، خواہ انزال نہ ہو۔ ۳) کافر کا اسلام قبول کرنا، خواہ وہ مرتد ہوا ہو۔ ۴) حیض کا خون آنا۔ ۵) نفاس کا خون آنا۔ ۶) مسلمان کا وفات پا جانا۔

غسل کے فرائض: غسل کے لیے بطور فرض کے تو صرف اتنا کافی ہے کہ پورے بدن پر پانی بہایا جائے اور ناک و منہ میں پانی ڈالا جائے، البتہ غسل کامل نو چیزوں سے حاصل ہوتا ہے: ۱) نیت کرنا۔ ۲) بسم اللہ کہنا۔ ۳) برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا۔ ۴) شرم گاہ اور اس سے لگی گندگی کو صاف کرنا۔ ۵) وضو کرنا۔ ۶) اپنے سر پر تین لپ پانی بہانا۔ ۷) پورے بدن پر پانی بہانا۔ ۸) دونوں ہاتھوں سے بدن کو رگڑنا۔ ۹) ہر عمل دائیں طرف سے شروع کرنا۔

جسے حدثِ اصغر لاحق ہو، یعنی اس کا وضو ٹوٹ گیا ہو تو اس پر درج ذیل چیزیں حرام ہیں: ۱) قرآن مجید کا چھونا۔ ۲) نماز پڑھنا۔ ۳) طواف کرنا۔ **اور جسے حدثِ اکبر لاحق ہو، یعنی اس پر غسل واجب ہو تو اس پر مذکورہ چیزوں کے علاوہ درج ذیل چیزیں بھی حرام ہیں:** ۴) قرآن پڑھنا۔ ۵) مسجد میں ٹھہرنا۔ حالتِ جنابت میں بغیر وضو کے سونا اور غسل میں فضول خرچی سے کام لینا مکروہ ہے۔

تیمم کا بیان: تیمم کی شرطیں: ۱) پانی کا حصول دشوار ہو۔ ۲) مٹی پاک اور مباح ہو، اس پر غبار ہو اور جلی ہوئی نہ ہو۔

تیمم کے ارکان: ۱) پورے چہرے کا مسح کرنا۔ ۲) اس کے بعد کلائیوں تک دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔ ۳) ترتیب قائم رکھنا۔ ۴) موالات، یعنی پے درپے کرنے کا اہتمام رکھنا۔

تیمم کو باطل کرنے والے کام: ۱) ہر وہ عمل جو وضو کو باطل کر دیتا ہے۔ ۲) اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا ہے تو پانی کا دستیاب ہو جانا۔ ۳) تیمم کا سبب بننے والے امر کا خاتمہ، جیسے کسی بیماری کی وجہ سے تیمم کیا ہے تو اس بیماری سے شفایاب ہو جانا۔

تیمم کی سنتیں: ۱) طہارت کبریٰ، یعنی غسل کے لیے تیمم کر رہا ہے تو ترتیب و موالات قائم رکھنا۔ ۲) آخری وقت تک مؤخر کرنا۔ ۳) وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعا پڑھنا۔ **تیمم کے مکروہات:** زمین پر بار بار ہاتھ مارنا۔

تیمم کا طریقہ: نیت کر کے بسم اللہ پڑھے اور دونوں ہاتھوں کو زمین پر ایک بار مارے، اس کے بعد پہلے اپنے چہرے کا مسح کرے اس طرح کہ اپنی ہتھیلیوں کو چہرے اور داڑھی پر پھیرے، پھر دونوں ہتھیلیوں کا مسح کرے؛ دائیں ہتھیلی کی پشت کا بائیں ہتھیلی کے داخلی حصے اور بائیں ہتھیلی کی پشت کا دائیں ہتھیلی کے داخلی حصے سے مسح کرے

نجاست کا دور کرنا: عینی چیزیں تین ہیں: جاندار: یہ دو قسم کے ہیں: **اول:** ناپاک جانور، اس میں درج ذیل جانور ہیں: کتا، سور اور ان دونوں سے پیدا ہونے والے جانور، اور ہر وہ پرندہ اور چوپایہ جو خلقت میں بلی سے بڑا ہو اور جن کا گوشت نہ کھایا جاتا ہو۔ اس قسم کے حیوانات کا پیشاب، پاخانہ، لعاب، پسینہ، منی، دودھ، رینٹ اور قے ناپاک ہے۔

دوم: پاک جاندار، ان کی تین قسمیں ہیں: **ا:** آدمی۔ اس کی منی، پسینہ، لعاب، دودھ، رینٹ و بلغم اور عورت کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہیں، اس طرح اس کے جسم کے سارے اجزاء اور تمام فضلات (جسم سے خارج ہونے والی چیزیں) پاک ہیں، البتہ پیشاب، پاخانہ، مذی، وَدی اور خون ناپاک ہے۔ **ب:** ہر وہ جانور جس کا گوشت حلال ہے اس کا پیشاب، لید، منی، دودھ، پسینہ، لعاب، رینٹ، قے، مذی اور وَدی سب پاک ہے۔ **ج:** وہ جانور جن سے بچنا مشکل ہو، جیسے گدھا، بلی، چوہا وغیرہ ان کا فقط لعاب اور پسینہ پاک ہے۔

مردے جانور: انسان، مچھلی اور ٹڈی کے سوا ہر جانور کے مردے ناپاک ہیں، اس طرح وہ جاندار جس میں بہنے والا خون نہیں ہوتا، جیسے بچھو، چیونٹی اور مچھر ان کے مردے بھی پاک ہیں۔

جامد یعنی غیر ذی روح چیزیں: ہر قسم کے جامد، جیسے زمین اور پتھر وغیرہ پاک ہیں۔ اس سے قبل ذکر شدہ (ناپاک جانوروں کی) جامد چیزیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

چند فائدے: ٭ خون، پیپ اور کچ لہو (خون ملا پیپ) ناپاک ہیں اور اگر یہ چیزیں کسی پاک جانور کی ہیں تو نماز وغیرہ میں اس کی تھوڑی مقدار معاف ہے۔ ٭ دو قسم کا خون پاک ہے، مچھلی کا خون، ذبح کیے ہوئے جانور کا وہ خون جو گوشت اور رگوں میں باقی رہ گیا ہو۔ ٭ حلال جانور کا جو حصہ اس کی زندگی میں کاٹ لیا گیا، علقۃ (جما ہوا خون) اور مضغۃ (لوتھڑا) سب ناپاک ہیں۔ ٭ ناپاکی زائل کرنے کے لیے نیت شرط نہیں ہے، چنانچہ اگر بارش ہونے سے نجاست دور ہو گئی تو وہ پاک ہو جائے گی۔ ٭ نجاست کو چھو لینے اور روندنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، صرف اتنا ضروری ہے کہ اسے زائل کر دیا جائے اور جسم اور کپڑے میں جہاں کہیں لگی ہو اسے صاف کر دیا جائے۔ ٭ نجاست پاک ہو جائے گی، بشرطیکہ: ۱) پاک پانی سے دھوئی جائے ۲) اگر نچوڑنا ممکن ہو تو دھونے والے پانی سے باہر نچوڑا جائے ۳) اگر دھونا میسر نہ ہو تو کھرچ کر زائل کر دی جائے ۴) اگر کتے کی نجاست ہے تو سات بار پانی سے دھویا جائے اور آٹھویں بار مٹی یا صابون کا استعمال کیا جائے۔

چند ضروری باتیں: ٭ زمین پر پڑی نجاست اگر بہنے والی ہے، جیسے پیشاب وغیرہ تو اس پر اتنا پانی بہا دینا کافی ہے جس سے اس کا رنگ اور بو جاتی رہے اور اگر اس نجاست کا کوئی وجود ہے، جیسے پاخانہ وغیرہ تو اس کے وجود اور اثر دونوں کا زائل کرنا ضروری ہے۔ ٭ اگر نجاست کا دور کرنا بغیر پانی کے ناممکن ہے تو اس کا پانی سے دھونا ضروری ہے۔ ٭ اگر نجاست کی جگہ بھول جائے تو اتنی دور تک دھونا واجب ہے کہ جائے نجاست کے صاف ہونے کا یقین ہو جائے۔ ٭ اگر کسی نے نفل نماز پڑھنے کے لیے وضو کیا تو اس وضو سے فرض نماز پڑھنا جائز ہے۔ ٭ نیند سے بیدار ہونے کے بعد اور ہوا خارج ہونے سے استنجا کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ ''ہوا'' پاک ہے، اس پر وضو اس وقت واجب ہے جب نماز وغیرہ کا ارادہ کرے۔

عورتوں کے فطری خون (حیض اور استحاضہ) کے احکام

مسئلہ	حکم
عورت کو حیض آنے کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ عمر کیا ہے؟	کم از کم عمر نو سال ہے، اگر اس سے قبل اس کی شرم گاہ سے خون آئے تو وہ استحاضہ کا خون ہے، اور زیادہ عمر کی کوئی حد نہیں ہے۔
ایام حیض کی کم از کم مدت کیا ہے؟	ایک رات اور دن (چوبیس گھنٹے)، اگر اس سے کم وقت کے لیے خون آئے تو وہ استحاضہ کا خون ہے۔
ایام حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت	پندرہ دن ہے، اگر خون اس مدت سے تجاوز کر جائے تو وہ استحاضہ کا خون ہوگا۔
دو حیض کے درمیان مدت طہارت	تیرہ ایام ہیں، اگر یہ مدت پوری ہونے سے قبل ہی خون ظاہر ہوجائے تو وہ خون استحاضہ ہوگا۔
عام عورتوں میں مدت حیض؟	چھ یا سات ایام۔
عام عورتوں میں مدت طہر؟	تیئیس یا چوبیس دن۔
کیا دوران حمل جاری ہونے والا خون حیض ہوگا؟	حاملہ عورت سے جو خون، گدلا پانی یا پیلا پانی آتا ہے وہ استحاضہ ہوگا۔
حائضہ عورت کو کب معلوم ہوگا کہ وہ پاک ہوگئی ہے؟	اس بارے میں عورتیں دو قسم پر ہیں: 1) سفید مادہ دیکھنے پر، اگر وہ اس سے قبل اسے دیکھتی رہی ہے۔ ۲) اور جو سفید مادہ نہیں دیکھتی تو خون، گدلا پانی اور پیلا پانی رکنے اور سوکھ جانے سے اندازہ کرے گی۔
ایام طہر میں عورت کی شرمگاہ سے نکلنے والی رطوبت کا کیا حکم ہے؟	اگر وہ مادہ صاف اور لیس دار ہے تو وہ پاک ہے اور اگر خون، گدلا یا پیلا مادہ ہے تو وہ ناپاک ہے، ان تمام سے وضوٹوٹ جاتا ہے، اگر یہ چیزیں برابر جاری رہیں تو وہ استحاضہ ہے۔
عورت کی شرمگاہ سے نکلنے والے گدلے یا پیلے پانی کا حکم؟	اگر وہ حیض سے متصل آگے یا پیچھے ہے تو اس کا شمار حیض میں ہے اور اگر حیض سے منفصل ہے تو استحاضہ ہے۔
جس عورت کے ایام حیض ہرماہ متعین ہیں لیکن وہ مدت پوری ہونے سے قبل پاک ہوگئی	جب خون رک گیا اور عورت پاک ہوگئی تو اس پر پاک ہونے کا حکم لگے گا اگرچہ اتنے دن پورے نہیں ہوئے جتنے دن عادتاً اسے خون آیا کرتا تھا۔
حیض کا اپنے وقت معتاد سے آگے یا پیچھے ہونا	جس خون میں حیض کے اوصاف موجود ہوں وہ حیض ہی ہوگا، وہ جس وقت بھی ہو بشرطیکہ دو خون کے درمیان تیرہ دن سے زیادہ (کم از کم مدت طہارت) کا فاصلہ ہو، ورنہ استحاضہ شمار ہوگا۔
حیض کا اپنے مقررہ عدد سے کم یا زیادہ ہونا	وہ حیض ہی ہے، بشرطیکہ حیض کی اکثر مدت سے تجاوز نہ کرے (جو کہ پندرہ ایام ہیں)۔
کسی عورت کا خون اگر ایک لمبی مدت تک جاری رہے، مثلاً: ایک ماہ یا اس سے بھی زیادہ تو اس کا کیا حکم ہے؟	اس کی چار صورتیں ہیں: ۱) اگر عورت ہر ماہ اپنے حیض کا وقت اور اس کے ایام کی تعداد کو جانتی ہے مزید یہ کہ وہ خون حیض کو دوسرے خون سے متمیز کرلیتی ہے تو وہ اپنے وقت اور مخصوص ایام کا اعتبار کرے گی، خون کے اوصاف کا اعتبار نہ کرے گی۔ ۲) اگر حیض کے وقت اور ایام کی تعداد کو جانتی ہے لیکن اس کا خون ایک ہی صفت کا حامل ہے تو وہ وقت وعدد کا لحاظ کرکے مدت حیض کو شمار کرے گی۔ ۳) وقت حیض تو جانتی ہے لیکن ایام کی تعداد کو نہیں جانتی تو جن ایام کو وہ جانتی ہے انھی ایام میں عام عورتوں کی عادت کے مطابق، یعنی چھ یا سات ایام کو ایام حیض شمار کرے گی۔ ۴) اپنے حیض کے ایام کو تو جانتی ہے لیکن ہر ماہ حیض آنے کے وقت کو نہیں جانتی تو ہر قمری مہینے کے شروع میں معلوم دنوں کی تعداد کے بقدر مدت حیض کو شمار کرے گی۔

---

1 استحاضہ: وہ خون ہے جو رحم کے نچلے حصے میں موجود "عاذل" نامی رگ سے کسی بیماری کی وجہ سے بہتا ہے۔ حیض اور استحاضہ میں مندرجہ ذیل فرق ہیں:) حیض کا خون گہرا سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور استحاضہ کا خون نکسیر کے خون جیسا بالکل سرخ ہوتا ہے۔ ۲) حیض کا خون گاڑھا ہوتا ہے، بسا اوقات اس کے ساتھ جما ہوا خون آتا ہے جبکہ استحاضہ کا خون زخم سے بہنے والے خون کی طرح پتلا ہوتا ہے۔ ۳) حیض کا خون غالباً بدبو دار ہوتا ہے اور استحاضہ کے خون کی بو عام خون کی سی ہوتی ہے۔ حیض کا حکم: حائضہ عورتوں پر وہ تمام امور حرام ہیں جو حدثِ اکبر والے پر حرام ہیں، جیسے نماز، مسجد میں ٹھہرنا، تلاوت قرآن اور روزہ وغیرہ۔

2 گدلا پانی (کدرَۃ): اس سے مراد وہ معمولی خون ہے جو عورت کی شرمگاہ سے نکلتا ہے، اس کا رنگ گہرا براؤن ہوتا ہے

پیلا پانی (صفرَہ): اس سے مراد وہ خون ہے جس کا رنگ پیلے پن کی طرف مائل ہوتا ہے۔

3 قصہ بیضاء (سفید رنگت والا پانی): یہ ایک سفید مادہ ہے، جو حیض سے پاکی کے بعد عورت کی شرمگاہ سے نکلتا ہے، یہ مادہ پاک ہے، البتہ اس کے نکلنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

عورتوں کے فطری خون (نفاس) کے احکام

مسئلہ	حکم
اگر عورت بچہ جنے اور خون نہ آئے؟	احکام نفاس لاگو نہ ہوں گے۔ اس پر غسل واجب ہو گا نہ اس کا روزہ ٹوٹے گا۔
جب زچگی کی علامات ظاہر ہوں تو ان کا حکم؟	زچگی سے کچھ دیر پہلے جو خون ویانی تکلیف ودرد کے ساتھ دکھائی دے اس کا حکم نفاس کا نہیں ہے بلکہ وہ استحاضہ ہے۔
زچگی کے دوران میں نکلنے والے خون کا حکم؟	یہ خون نفاس ہے اگرچہ بچہ باہر نہ آیا ہو یا بچے کا کچھ حصہ باہر آیا ہو، اس دوران میں عورت پر جس نماز کا وقت گزرے گا اس کی قضا واجب نہیں ہے۔
نفاس کے دنوں کا شمار کب سے ہونا چاہیے؟	جب بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے مکمل طور پر باہر آجائے۔
نفاس کی کم از کم مدت کتنی ہے؟	کم از کم مدت کی کوئی حد نہیں ہے، چنانچہ اگر زچگی کے فوراً بعد خون بند ہو جائے تو عورت پر واجب ہے کہ غسل کر کے نماز پڑھے اور چالیس دن کا انتظار نہ کرے۔
نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟	چالیس دن ہے، چنانچہ اگر مدت اس سے بڑھ گئی تو اس کی پروا کیے بغیر غسل کر کے نماز پڑھنا واجب ہو گا الاّ یہ کہ حمل سے قبل حیض کا جو وقت تھا اس سے موافقت ہو تو یہ حیض کا خون شمار ہو گا۔
جو دو یا اس سے زیادہ بچے جنے تو اس کا حکم؟	پہلے بچے کی ولادت سے نفاس کے ایام شمار کرے گی۔
ناقص الخلقت بچے کی ولادت کے بعد خون آنے کا کیا حکم ہے؟	اگر حمل کی مدت ۸۰ دن یا اس سے کم ہو تو یہ خون استحاضہ ہے اور اگر حمل کی مدت ۹۰ دن سے زیادہ ہے تو یہ خون نفاس کا ہے اور اگر ۸۰ دن اور ۹۰ دن کے بیچ کا مرحلہ ہے تو خلقت پر حکم معلق ہو گا، یعنی اگر انسان کی خلقت ظاہر ہے تو نفاس کا حکم ہوتا ہے اور اگر خلقت انسانی ظاہر نہیں ہے تو استحاضہ ہو گا۔
اگر زچہ چالیس دن سے قبل پاک ہو گئی، پھر چالیس دن پورے ہونے سے قبل خون واپس آگیا تو ایسی زچہ کا حکم؟	نفاس کے چالیس دن کے اندر جب بھی عورت علامت طہر دیکھے گی وہ طہر ہی شمار ہو گا جس کے بعد غسل کر کے نماز پڑھے گی، اگر چالیس دن کے دوران میں دوبارہ خون ظاہر ہو تو اس کا حکم نفاس کا ہے یہاں تک کہ اس طرح مدت پوری ہو جائے۔

ضروری باتیں: ✱ حیض و نفاس والی عورت پر ہر وہ کام حرام ہے جو حدثِ اکبر والے (جس پر غسل واجب ہو) پر حرام ہے۔ ✱ استحاضہ والی عورت پر نماز پڑھنا واجب ہے لیکن ضروری ہے کہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرے۔ ✱ اگر کوئی عورت حیض و نفاس سے سورج ڈوبنے سے قبل پاک ہو تو اس دن کی ظہر اور عصر کی قضا اس پر واجب ہے اور اگر طلوع فجر سے قبل پاک ہو تو اس رات کی مغرب و عشاء کی قضا ضروری ہے۔ ✱ جب کسی عورت پر نماز کا وقت آیا لیکن نماز پڑھنے سے قبل حیض یا نفاس لاحق ہوا تو اس نماز کی قضا اس پر ضروری نہیں ہے۔ ✱ حیض و نفاس سے پاک ہونے کے بعد جب عورت غسل کرے گی تو اس غسل میں اس کے لیے اپنے بالوں کا کھولنا ضروری ہے، البتہ غسل جنابت میں بالوں کا کھولنا ضروری نہیں ہے۔ ✱ حیض و نفاس والی عورت کے ساتھ ہم بستری حرام ہے، البتہ ہم بستری کے علاوہ ہر قسم کی لطف اندوزی جائز ہے۔ ✱ استحاضہ والی عورت سے ہم بستر ہونا مکروہ ہے، البتہ اگر شوہر ضرورت مند ہے تو جائز ہے۔ ✱ استحاضہ والی عورت کے لیے مستحب ہے کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ظہر و عصر کے لیے ایک غسل، مغرب و عشاء کے لیے ایک غسل اور فجر کے لیے ایک غسل کرے، اس طرح رات و دن میں کل تین غسل ہوں گے اور اگر اس سے بھی عاجز ہے تو دن میں ایک بار غسل کر لے اور ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرے، پھر اگر اس سے بھی عاجز رہے تو صرف غسل حیض کرے اور اس کے بعد ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرے۔ ✱ عورت کے لیے جائز ہے کہ اعمال حج و عمرہ کے لیے یا رمضان کا روزہ پورا کرنے کے لیے وقتی طور پر حیض کو روکنے والی دوا استعمال کر لے اس شرط کے ساتھ کہ یہ دوا اس کے لیے باعثِ ضرر نہ ہو۔

نماز سے متعلقہ مسائل

مقیم ہونے کی صورت میں مردوں پر اذان واقامت فرضِ کفایہ ہے، مسافر اور منفرد کے لیے سنت ہے اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے، نماز کا وقت ہونے سے قبل دی گئی اذان کافی نہ ہوگی، ہاں فجر کی پہلی اذان آدھی رات کے بعد جائز ہے۔

نماز کی شرطیں: ١) اسلام۔٢) عقل۔٣) تمیز۔٤) بشرط استطاعت طہارت۔٥) دخولِ وقت؛ ظہر کا وقت زوال سے لے کر ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جانے تک ہے، پھر عصر کا وقت (داخل ہوتا ہے) عصر کا وقتِ مختار ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہونے تک ہے، پھر غروب آفتاب تک وقتِ ضرورت ہے، اس کے بعد مغرب کا وقت ہے یہاں تک کہ افق کی سرخی زائل ہو جائے، پھر عشاء کا وقت ہے، عشاء کا وقت مختار آدھی رات تک ہے، اس کے بعد طلوع فجر تک وقتِ ضرورت رہتا ہے، پھر (طلوع فجر کے بعد سے) طلوع شمس تک فجر کا وقت ہے۔٦) بشرط استطاعت کسی ایسے کپڑے وغیرہ سے ستر کا چھپانا جس سے جلد ظاہر نہ ہو، مردوں کا ستر ناف سے لے کر گھٹنے تک ہے۔ آزاد بالغہ عورت کا ستر نماز میں سوائے چہرے کے پورا جسم ہے۔٧) بشرط استطاعت بدن، کپڑے اور جگہ کی ناپاکی سے پرہیز کرنا ہے٨) حسبِ استطاعت استقبالِ قبلہ ٩) نیت۔

نماز کے ارکان: یہ چودہ ہیں: ١) فرض نماز میں بشرطِ استطاعت قیام کرنا۔٢) تکبیر تحریمہ کہنا۔٣) سورۂ فاتحہ پڑھنا۔٤) ہر رکعت کا رکوع کرنا۔٥) رکوع سے اٹھنا۔٦) رکوع کے بعد مکمل طور پر کھڑا ہونا۔٧) سات جوڑوں پر سجدہ کرنا۔٨) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔٩) آخری تشہد پڑھنا۔١٠) اس کے لیے بیٹھنا۔١١) آخری تشہد میں نبی ﷺ پر درود بھیجنا۔١٢) پہلا سلام پھیرنا ١٣) عملی رکنوں میں اطمینان۔١٤) مذکورہ ارکان میں ترتیب۔

ان ارکان کے ادا کیے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی اور اگر ان میں سے کوئی رکن چھوٹ جائے، خواہ عمدًا ہو یا سہوًا تو رکعت باطل ہو جائے گی۔

نماز کے واجبات: نماز کے واجبات کل آٹھ ہیں: ١) تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی تکبیرات۔٢) امام اور منفرد کا سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنا ٣) رکوع کے بعد (ربنا ولك الحمد) کہنا۔٤) رکوع میں ایک بار (سبحان ربي العظيم) کہنا۔٥) سجدے میں ایک بار (سبحان ربي الأعلى) کہنا ٦) دونوں سجدوں کے درمیان (ربِّ اغفر لي) کہنا۔٧) تشہد اول پڑھنا۔٨) س کے لیے بیٹھنا۔

ان میں سے اگر کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو اس کی نماز باطل ہوگی اور اگر بھول کر چھوٹ گیا تو اس کے لیے سجدۂ سہو کرے۔

نماز کی سنتیں: سنتیں دو قسم کی ہیں: ١) اقولی سنتیں ٢) فعلی سنتیں۔ کسی بھی سنت کے چھوڑنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

قولی سنتیں: دعائے استفتاح پڑھنا، اعوذ باللہ پڑھنا، بسم اللہ پڑھنا، آمین کہنا، جہری نماز میں جہری آمین کہنا، سورۂ فاتحہ کے بعد جتنا میسر ہو قرآن کا کوئی اور مقام پڑھنا، (جہری نمازوں میں) امام کا بلند آواز سے قراءت کرنا (مقتدی کے لیے جہرا قراءت منع ہے، البتہ منفرد کو اس کی اجازت ہے) ربنا ولك الحمد حمدًا كثيرًا طيبًا مباركًا فيه ملء السموات وملء الأرض وملء ما ... آخر تک پڑھنا، رکوع و سجدہ میں ایک بار سے زائد تسبیح کہنا، (ایک بار سے زائد دونوں سجدوں کے درمیان) ربِّ اغفر لي کہنا، سلام پھیرنے سے قبل دعا کرنا۔

فعلی سنتیں: تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے، رکوع سے اٹھتے اور تشہد اول سے اٹھنے کے بعد رفع یدین کرنا، حالتِ قیام میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے کے نیچے رکھنا، سجدے کی جگہ نظر رکھنا، حالتِ قیام میں دونوں پیروں کے درمیان فاصلہ رکھنا، سجدہ کرتے وقت زمین پر پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، پھر پیشانی اور ناک رکھنا، نیز اپنے دونوں بازوں کو پہلوؤں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے دور رکھنا، دونوں گھٹنوں کے درمیان فاصلہ رکھنا، اپنے دونوں پیروں کو ایک دوسرے سے الگ کر کے اس طرح کھڑا رکھنا کہ انگلیوں کا باطنی حصہ زمین پر ہو، دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر اور انگلیوں کو ملا کر کندھوں کے برابر رکھنا، دونوں گھٹنوں پر ہاتھوں سے سہارا لیتے ہوئے دونوں پاؤں پر کھڑے ہو جانا، دونوں سجدوں کے درمیان اور تشہد اول میں بیٹھتے وقت اپنا (بایاں) پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا، دوسرے تشہد میں تورّک کرنا، دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر اپنی دونوں رانوں پر اس طرح رکھنا کہ ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوں، تشہد اول میں بھی اسی طرح بیٹھنا الا یہ کہ دائیں ہاتھ کی پچھلی دو انگلیوں، یعنی چھنگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو سمیٹ کر انگوٹھا اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بنا لینا اور

شہادت کی انگلی سے ذکر و دعا کے وقت اللہ کی وحدانیت کی طرف اشارہ کرنا، سلام پھیرتے وقت دائیں اور بائیں طرف متوجہ ہونا اور متوجہ ہونے میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا۔

سجدۂ سہو: نماز میں اگر بھول کر کسی "مشروع ذکر" کو کسی ایسی جگہ پڑھ دے جہاں وہ مشروع نہیں ہے، جیسے سجدے میں قرآن مجید کی تلاوت کر دے تو اس حال میں سجدۂ سہو سنت ہے۔ اگر کوئی مسنون کام چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو جائز ہے۔ اگر کوئی نمازی رکوع و سجدہ یا قیام وقعدہ زیادہ کر دے تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے، اسی طرح اگر نماز پوری کرنے سے قبل سلام پھیر دے یا قراءت وغیرہ میں کوئی ایسی غلطی کر جائے جس سے معنی بدل جاتے ہیں یا کوئی واجب چھوڑ دیا یا کسی عمل کے زیادہ ہونے میں شک پڑ گیا (تو ان تمام صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے)۔ اگر سجدۂ سہو واجب تھا اور اسے جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو نماز باطل ہو جائے گی۔ (نمازی کو اختیار ہے) چاہے تو سجدۂ سہو سلام کے بعد کرے یا سلام سے پہلے۔ اگر نمازی سجدۂ سہو بھول گیا اور فاصلہ لمبا ہو گیا تو یہ سجدہ ساقط ہو گیا۔

نماز کا طریقہ: جب نماز کے لیے کھڑے ہوں تو قبلہ رخ ہو کر اللہ اکبر کہیں، امام کو اس تکبیر اور اس کے علاوہ دوسری تمام تکبیروں کو بلند آواز سے کہنا چاہیے تاکہ پیچھے کے لوگ سن سکیں۔ امام کے علاوہ باقی لوگ تکبیروں کو آہستہ کہیں گے۔ تکبیر شروع کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل اٹھائیں، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑ کر سینے سے نیچے رکھ لیں، اپنی نظر کو سجدے کی جگہ گاڑ دیں، پھر سنت سے ثابت شدہ کسی دعائے استفتاح کو پڑھیں، جیسے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ "میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں اے اللہ! تیری حمد کے ساتھ اور بہت بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے تیری شان اور نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوا۔" (ابوداود)

پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھیں (یہ تمام چیزیں آہستہ آواز سے پڑھی جائیں) اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں، مستحب یہ ہے کہ مقتدی جہری نمازوں میں سورۂ فاتحہ کو امام کے خاموش ہونے کی جگہوں میں پڑھ لے، البتہ سری نمازوں میں مقتدی پر سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے، اس کے بعد قرآن سے جو کچھ میسر آئے پڑھیں، مستحب یہ ہے کہ صبح کی نماز میں طوال مفصل، مغرب میں قصار مفصل اور باقی نمازوں میں اوساط مفصل کی سورتیں پڑھیں۔

طوال مفصل سورۂ ق سے لے کر سورۂ نبا تک، اوساط مفصل سورۂ نبا سے لے کر سورۂ ضحیٰ تک اور قصار مفصل سورۂ ضحیٰ سے لے کر سورۂ ناس تک ہے۔ صبح کی نماز اور مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں امام آواز سے قراءت کرے گا اور ان کے علاوہ (آخری دو رکعتوں اور باقی نمازوں) میں آہستہ سے قراءت کرے گا۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کریں، یہاں بھی تکبیر تحریمہ کی طرح رفع یدین کیا جائے، اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ لیں، اس طرح کہ انگلیاں کھلی رکھیں اپنی پیٹھ کو لمبی کریں اور سر کو پیٹھ کے برابر رکھیں، پھر تین بار سبحان ربي العظيم کہیں اس کے بعد سمع الله لمن حمده کہتے ہوئے اپنا سر اٹھائیں، یہاں بھی تکبیر تحریمہ کی طرح رفع یدین کریں، پھر جب سیدھے کھڑے ہو جائیں تو کہیں: ربنا ولك الحمد حمدًا كثيرًا طيبًا مباركا فيه ملء السموات وملء الأرض وملء ما شئت من شيء بعد "اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے ہے ہر قسم کی تعریف اتنی کہ بھر جائے اس سے آسمان اور بھر جائے اس سے زمین اور بھر جائے جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور بھر جائے ہر وہ چیز جسے تو چاہے اس کے بعد۔" (مسلم)

اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جائیں، سجدے میں اپنے بازوؤں کو پہلو سے اور پیٹ کو دونوں رانوں سے دور رکھیں، اس طرح کہ دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہوں اور دونوں قدموں کے آخری حصے پر سجدہ کریں وہ اس طرح کہ پاؤں اور ہاتھ کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں، پھر سجدہ میں تین بار سبحان ربي الأعلى پڑھیں، یہ بھی جائز ہے کہ حدیثوں میں وارد بعض دیگر اذکار کا اضافہ کریں یا جو دعا کرنا چاہیں کریں، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے سر کو اٹھائیں اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دائیں پاؤں کو اس طرح کھڑا کر لیں کہ اس کی انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو یا دونوں قدموں کو اس طرح کھڑا کریں کہ ان کی انگلیاں قبلہ

رخ ہوں اور سرین پر بیٹھ جائیں اور دوبار کہیں: ربِّ اغفِر لي ''اے پروردگار! مجھے معاف کر دے۔'' نیز آگے یہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اللهم وَارحمْني وَاجبُرني وَارفعْني وَارزُقْني وَانصرْني وَاهْدِني وَعَافِني ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان پورے کر دے، مجھے بلندی عطا فرما، مجھے رزق دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت دے۔'' (ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ)

اس کے بعد پہلے سجدے کی طرح دوسرا سجدہ کریں، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے سر کو اٹھائیں اور اپنے پاؤں پر سیدھے کھڑے ہو جائیں اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی پڑھیں، پھر جب دو رکعت سے فارغ ہو جائیں تو (بائیں) پاؤں کو بچھا کر اس پر تشہد کے لیے بیٹھ جائیں، اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں ران اور دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھ لیں اور اپنے دائیں ہاتھ کی دونوں پچھلی انگلیوں کو سمیٹ کر درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا لیں اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کریں، پھر پڑھیں: التَّحيَّاتُ لِلّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ''تمام قولی عبادات، بدنی عبادات اور مالی عبادات اللہ کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' (بخاری و مسلم)

پھر چار رکعت اور تین رکعت والی نماز کے لیے اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور رفع یدین کریں، باقی نماز بھی اسی طرح پڑھیں لیکن آخری رکعتوں میں قراءت جہراً نہیں کی جائے گی اور صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفا کیا جائے گا، پھر تورّک کرتے ہوئے آخری تشہد کے لیے بیٹھ جائیں (تورک اس طرح ہے کہ) بائیں پاؤں کو بچھا کر دائیں طرف نکال لیں اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے (بائیں) سرین کو زمین پر رکھ دیں (تورّک، دو تشہد والی نمازوں کے دوسرے تشہد میں مشروع ہے) پھر تشہد اوّل (التحیات للہ... پڑھ کر) پڑھیں: اللهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ''اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر جیسے تو نے رحمتیں نازل کیں ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بے شک تو تعریف کے قابل ہے بزرگی والا، اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر جیسے تو نے برکتیں نازل کیں ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر، بے شک تو تعریف کے قابل ہے بزرگی والا۔'' (بخاری)

سنت یہ ہے کہ اس کے بعد یہ دعا پڑھی جائے: اللهم إني أعوذ بك من عَذَابِ جهنم وَمن عَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمحْيَا وَالْممَاتِ، وَمن شرِّ فِتْنَةِ المسيح الدَّجَّال ''اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں عذاب جہنم سے، اور عذاب قبر سے، زندگی اور موت کے فتنوں سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔'' (مسلم)

اس کے علاوہ حدیثوں میں دیگر وارد دعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں، پھر دو سلام پھیرے، چنانچہ السلام عليكم ورحمة الله کہتے ہوئے دائیں طرف متوجہ ہوں، پھر بائیں طرف متوجہ ہوں، اس کے بعد احادیث میں وارد دعائیں پڑھنا مسنون ہے۔

1- وہ یہ ہیں: تین بار أستغفر الله کہہ کر یہ ذکر پڑھیں: **اللهم أنت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والإكرام** ''اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے تو بہت بابرکت ہے اے صاحب جلال و اکرام۔'' (صحیح مسلم) **لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، وهو على كل شيء قدير، لا حول ولا قوة إلا بالله، لا إله إلا الله ولا نعبد إلا إياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن، لا إله إلا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون** ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی

مریض کی نماز: اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مرض میں اضافے کا سبب بن سکتا ہے یا مریض کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر نماز پڑھے اگر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو چت لیٹ کر نماز پڑھے اور اگر رکوع و سجدہ کرنے سے عاجز ہو تو اشارے سے نماز پڑھے، مریض کی جو نمازیں چھوٹ گئی ہوں ان کی قضا واجب ہے اگر ہر نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا مشکل ہو تو چاہیے کہ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو کسی ایک کے وقت میں جمع کر کے پڑھ لے۔

مسافر کی نماز: اگر سفر کی مسافت ۸۰ کلو میٹر سے زیادہ ہو اور سفر کسی جائز مقصد کے لیے ہو تو چار رکعت والی نماز کو دو رکعت، یعنی قصر کر کے پڑھنا چاہیے اگر مسافر سفر کے دوران میں کسی جگہ چار دن سے زیادہ ٹھہرنا چاہے، یعنی ۲۰ نمازوں کی تعداد تو پہنچنے کے بعد ہی سے نمازیں پوری پڑھے گا اور قصر نہ کرے گا۔ اگر مسافر مقیم کی اقتدا میں نماز پڑھ رہا ہے یا حالت حضر کی کوئی نماز بھول گیا اور سفر میں یاد آئے یا اس کے برعکس ہو تو ان تمام حالتوں میں نماز کو پوری پڑھے گا۔ مسافر کے لیے پوری نماز پڑھنا جائز اور قصر کرنا افضل ہے۔

جمعہ کی نماز: جمعہ کی نماز ظہر سے افضل ہے، یہ ایک مستقل نماز ہے ایسا نہیں کہ یہ ظہر ہی کی نماز ہے جسے قصر کر کے پڑھا گیا ہے، اسے نہ تو چار رکعت پڑھنا جائز ہو گا اور نہ ظہر کی نیت سے منعقد ہو گی اور نہ اسے عصر کے ساتھ کسی بھی صورت میں جمع کیا جا سکتا ہے اگرچہ وہاں جمع کے اسباب پائے جائیں۔

وتر کی نماز: وتر کی نماز سنت ہے، اس کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے طلوع فجر تک ہے، وتر کی کم از کم مقدار ایک رکعت اور زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعت ہے۔ افضل یہ ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے یا پھر یہ کہ چار رکعت یا چھ رکعت یا آٹھ رکعت ایک ساتھ (ایک ہی تشہد سے) پڑھے، اس کے بعد دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اور آخر میں ایک رکعت پڑھے یہ طریقہ بھی جائز ہے اور اس طرح (یہ بھی جائز ہے کہ) تین رکعت یا پانچ رکعت یا سات رکعت یا نو رکعت ایک ہی ساتھ پڑھے۔ وتر کامل کی ادنی مقدار دو سلام سے تین رکعت ہے۔ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے۔

جنازے کی نماز: مسلمان میت کو غسل دینا، کفن پہنانا، اس کی نماز جنازہ پڑھنا، جنازے کو اٹھانا اور اسے دفن کرنا فرض کفایہ ہے، البتہ جنگ کے شہید کو نہ تو غسل دیا جائے گا اور نہ کفنایا جائے گا بلکہ وہ جس حال میں شہید ہوا ہے اسی حال میں دفن کر دیا جائے گا، شہید کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے (واجب نہیں ہے)۔ مرد کو تین سفید کپڑوں میں اور عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنایا جائے۔ وہ کپڑے یہ ہیں: ازار، خمار (اوڑھنی یا رومال) قمیص اور دو چادریں۔ امام یا اکیلے نماز جنازہ پڑھنے والے کے لیے سنت یہ

بادشاہت ہے اور اسی ہی کے لیے سب تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ نہیں ہے (برائی سے) بچنے کی ہمت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ اور نہیں ہم عبادت کرتے مگر صرف اسی کی، اسی کی طرف سے انعام ہے اور اسی کے لیے فضل اور اسی کے لیے بہترین ثنا ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، خالص کرنے والے ہیں (ہم) اُسی کے لیے بندگی کو خواہ ناگوار سمجھیں (اسے) کافر۔" (صحیح مسلم) **اللهم لا مانع لما أعطيت، ولا معطي لما منعت، ولا ينفع ذا الجد منك الجد** "اے اللہ! نہیں ہے کوئی روکنے والا اس چیز کو جو تو عطا کرے اور نہیں کوئی دینے والا جس چیز کو تو روک لے اور نہیں فائدہ دے سکتی کسی صاحب حیثیت کو تیرے ہاں اس کی حیثیت۔" (صحیح بخاری) مغرب اور فجر کی نماز کے بعد مذکورہ دعاؤں کے ساتھ دس بار یہ پڑھیں، **لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، يحيي ويميت، وهو على كل شيء قدير** "نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، نہیں کوئی شریک اس کا، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، وہی زندگی دیتا اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔" (ترمذی)۔ اس کے بعد ۳۳ بار **سبحان الله** "اللہ پاک ہے۔" ۳۳ بار **الحمد لله** "سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔" ۳۳ بار **الله أكبر** "اللہ سب سے بڑا ہے۔" اور سو پورا کرنے کے لیے ایک بار **لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير** "نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، نہیں کوئی شریک اس کا، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی ہی کے لیے سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔" اس کے بعد آیت الکرسی پڑھے، (السنن الکبریٰ للنسائی) پھر **(قل هو الله أحد)** **(قل أعوذ برب الفلق)** اور **(قل أعوذ برب الناس)** پڑھیں (أبو داود) البتہ فجر اور مغرب کے بعد سورۂ اخلاص اور معوذتین کو تین تین بار پڑھیں (ابوداود)

ہے کہ مرد کے سینے اور عورت کی ناف کے مقابل کھڑا ہو۔ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں اور ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا جائے، پہلی تکبیر کہہ کر آہستہ آہستہ اعوذباللہ، بسم اللہ اور سورہ فاتحہ پڑھیں، پھر دوسری تکبیر کہہ کر درود شریف پڑھیں، پھر تیسری تکبیر کہہ کر میت کے لیے دعا کریں اور چوتھی تکبیر کہہ کر قدرے خاموش رہ کر دائیں طرف ایک سلام پھیر دیں۔

ایک بالشت سے اوپر قبر کا بلند کرنا، اسے پختہ بنانا، اسے بوسہ دینا، اس پر خوشبو سلگانا، اس پر کچھ لکھنا اور اس پر بیٹھنا یا چلنا حرام ہے، اسی طرح اس پر چراغ جلانا، اس کا طواف کرنا، اس پر مسجد تعمیر کرنا اور مسجد میں دفن کرنا بھی حرام ہے بلکہ قبروں پر جو قبے وغیرہ بنے ہوں انھیں ڈھا دینا واجب ہے۔

* تعزیت کے لیے کوئی خاص الفاظ متعین نہیں ہیں، البتہ تعزیت کرنے والا ان الفاظ میں تعزیتی کلمات کہہ سکتا ہے: **أعظم الله أجرك وأحسن عزاءك وغفر لميّتك** ''بڑھائے اللہ تعالیٰ تیرا اجر اور اچھے طریقے سے دے، تمھیں تسلی دے اور تمھارے فوت شدہ کو معاف کرے۔''

* اگر کسی کافر کی وفات پر کسی مسلمان سے تعزیت کرنی ہے تو **أعظم الله أجرك وأحسن عزاءك** کہنے پر اکتفا کرے (**وغفر لميّتك** جملہ نہیں کہا جائے گا) کسی کافر سے تعزیت کرنا حرام ہے، خواہ کسی مسلمان ہی کے بارے میں ہو۔

* اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو کہ اس کے اہل خانہ اس کی وفات پر نوحہ وماتم کریں گے تو اس پر واجب ہے کہ انھیں اس سے باز رہنے کی وصیت کر دے ورنہ ان کے نوحہ کرنے پر اسے عذاب ہو گا۔

* امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ماتم پرسی (تعزیت) کے لیے بیٹھنا جائز نہیں ہے، یعنی اہل میت کا کسی ایک گھر میں بیٹھنا کہ لوگ ماتم پرسی کے لیے وہاں آئیں بلکہ چاہیے کہ ہر شخص، خواہ مرد ہو یا عورت اپنے اپنے کام میں مشغول ہو جائے۔

* میت کے اہل خانہ کے لیے کھانا تیار کرنا سنت ہے، البتہ ان کے کھانے میں سے کھانا یا وہاں اکٹھے ہونے والے لوگوں کے لیے کھانا تیار کرنا مکروہ ہے۔

* بغیر رخت سفر باندھے مسلمان کی قبر کی زیارت کو جانا مسنون ہے، کافروں کی قبر کی زیارت بھی جائز ہے اور کافر کو کسی مسلمان کی قبر کی زیارت سے روکا نہیں جائے گا۔

* قبرستان میں داخل ہونے والے کے لیے یہ دعا پڑھنا مسنون ہے: **السلام عليكم دار قومٍ مُؤمنين** (یا یہ الفاظ کہے) **أهل الديار من المؤمنين ـ وإنا إن شاء الله بكم للاحقون، يرحم الله المستقدِمين منَّا والمستأخرين، نسأل الله لنا ولكم العافية، اللهم لا تحرمنا أجرهم، ولا تفتِنَّا بعدهم، واغفر لنا ولهم** ''سلام ہو تم پر اِن گھروں (قبروں) کے مؤمن مکینوں اور بلاشبہ ہم بھی، اگر چاہا اللہ نے، تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ اور رحم فرمائے اللہ پہلے جانے والوں پر ہم میں سے اور بعد میں جانے والوں پر۔ ہم سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمھارے لیے عافیت کا: اے اللہ! ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور ان کے بعد فتنے میں نہ ڈال دینا، ہمیں بھی اور ان کو بھی بخش دے۔'' (مسلم)

* کفن پر قرآن مجید کی آیات لکھنا حرام ہے کیونکہ اس سے **اولاً** تو قرآن مجید میں نجاست لگنے کا خوف ہے، **ثانیاً** اس سے قرآن کی توہین ہے اور، **ثالثاً** یہ عمل قرآن وحدیث میں وارد نہیں ہے۔

جنازے کی ایک جامع دعا: اللہ کے رسول ﷺ نے ایک میت کے جنازے میں یہ دعا پڑھی: « **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ** » ''اے اللہ! بخش دے اسے اور رحم فرما اس پر اور عافیت دے اسے اور درگزر فرما اس سے اور اچھی کر مہمان نوازی اس کی اور فراخ کر دے اس کی قبر کو، اور دھو دے اسے (اس

کے گناہوں کو) پانی، برف اور اولوں کے ساتھ، اور صاف کر دے اسے گناہوں سے جیسے تو نے صاف کر دیا ہے سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور بدلے میں دے اسے گھر زیادہ بہتر اس کے گھر سے، اور گھر والے زیادہ بہتر اس کے گھر والوں سے اور بیوی زیادہ بہتر اس کی بیوی سے اور داخل فرما اسے جنت میں اور بچا اسے قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے۔'' (مسلم)

عیدین کی نماز: عید کی نماز فرض کفایہ ہے، اس کا وقت چاشت کی نماز کا وقت ہے (سورج کے ایک نیزہ اوپر آنے سے لے کر زوال سے ذرا پہلے تک) اگر عید کا علم زوال کے بعد ہو تو دوسرے دن اس کی قضا ادا کی جائے گی، دو خطبوں کے علاوہ نماز عید کی شرطیں تمام تر وہی ہیں جو نماز جمعہ کی ہیں۔ عید گاہ میں نماز عید سے پہلے اور بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

نماز عید کا طریقہ: عید کی نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد اور **أعوذ باللہ** سے قبل چھ تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے قبل پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا جائے اور دو تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد وثنا اور نبی ﷺ پر درود بھیجا جائے گا، پھر اعوذ باللہ پڑھی جائے، پھر سورۂ فاتحہ کو بآواز بلند پڑھا جائے، پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ پڑھی جائے گی، پھر سلام پھیرنے کے بعد امام جمعہ کی طرح دو خطبے دے گا اور خطبوں کے دوران میں کثرت سے تکبیر کہے گا، یہ بھی صحیح ہے کہ عید کی نماز عام نفل نماز کی طرح پڑھی جائے کیونکہ زائد تکبیریں اور ان کے درمیان ذکر سنت ہے (واجب نہیں ہے۔)

کسوف (گرہن) کی نماز: سورج یا چاند گرہن کی نماز سنت ہے۔ اس کا وقت سورج یا چاند گرہن شروع ہونے سے لے کر اس کے ختم ہونے تک ہے۔ اگر اس نماز کا سبب (گرہن) ختم ہو جائے تو اس کی قضا نہیں ہے۔ یہ نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں جہرا فاتحہ اور کوئی لمبی سورت پڑھی جائے، پھر لمبا رکوع کیا جائے، پھر **سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَہ** کہتے ہوئے (رکوع سے) سر اٹھایا جائے لیکن سجدہ نہ کرے بلکہ پھر سورۂ فاتحہ اور کوئی لمبی سورت پڑھے، اس کے بعد لمبا رکوع کرے، پھر رکوع سے سر اٹھائے اور اس کے بعد دو لمبے سجدے کرے، پھر پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی پڑھے اور آخر میں تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اگر مقتدی پہلے رکوع کے بعد نماز میں شامل ہوتا ہے تو اس نے پہلی رکعت نہیں پائی (اس لیے اس کی قضا ادا کرے۔)

استسقاء کی نماز: جب زمین خشک ہو جائے اور بارش کی کمی ہو تو یہ نماز پڑھنی مسنون ہے، اس کا وقت، طریقہ اور اس کے احکام نماز عید کے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ امام نماز استسقاء کے بعد صرف ایک خطبہ دے گا۔ نماز کے آخر میں (فارغ ہونے کے بعد) چادر کا پلٹنا مسنون ہے جس کا مقصد یہ نیک فال لینا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حالات بدل دے۔

چند ضروری باتیں: ✸ اللہ کے رسول ﷺ سے صفوں کے درست کرنے کا حکم وارد ہے، چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: «**لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ**» ''تم صفوں کو سیدھا کرو یا پھر اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔'' (بخاری و مسلم) **حضرت نعمان بن بشیر** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (اس کے بعد) ہم نے دیکھا کہ آدمی کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے اور گھٹنے کو اپنے ساتھی کے گھٹنے اور ٹخنے کو اپنے ساتھی کے ٹخنے سے جوڑ کر رکھتا تھا۔ (ابوداود)

✸ باجماعت نماز مردوں پر واجب ہے حتیٰ کہ اگر ممکن ہو تو سفر میں بھی اس کا اہتمام کیا جائے جس نے جماعت کو چھوڑ دیا یا اس بارے میں سستی سے کام لیتا رہا تو اسے اس پر تنبیہ کی جائے گی اور سزا دی جائے گی۔ باجماعت نماز مسلمانوں کا شعار اور اس سے پیچھے رہنا منافقین کا نشان امتیاز ہے، نبی ﷺ کا ارشاد ہے: «**وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ**» ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کیا کہ ایندھن جمع کرنے کا حکم دوں، وہ جمع کیا جائے، پھر حکم دوں کہ اذان دی جائے، پھر کسی ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرائے، پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں حاضر نہیں ہوئے) اور انھیں ان کے گھروں سمیت آگ لگا دوں۔'' (بخاری و مسلم)

زکاۃ کے مسائل

وہ چیزیں جن میں زکاۃ واجب ہے: زکاۃ چار قسم کے مال میں واجب ہے: ۱) چرنے والے چوپائے۔ ۲) زمینی پیداوار ۳) اثمان (سونا چاندی)۔ ۴) تجارتی مال۔

وجوب کی شرطیں: وجوبِ زکاۃ کے لیے پانچ شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے، وہ یہ ہیں: ۱) اسلام، ۲) آزادی، ۳) نصاب کو پہنچنا، ۴) ملکیت کا کامل ہونا، ۵) زمینی پیداوار کے علاوہ باقی چیزوں پر سال گزرنا۔

چوپایوں کی زکاۃ: ایسے چوپائے تین قسم کے ہیں، یعنی **اونٹ، گائے اور بکری**۔ ان میں وجوب زکاۃ کے لیے دو شرطیں ہیں: ۱) یہ جانور پورا سال یا اس کا اکثر حصہ چراگاہ میں چرنے والے ہوں۔ ۲) دودھ اور افزائش نسل کے لیے ہوں، ذاتی کام کے لیے نہ ہوں، البتہ اگر تجارت کے لیے ہیں تو ان کی زکاۃ مال تجارت کی زکاۃ ہوگی۔

اونٹ کی زکاۃ: اس طرح ہے:

تعداد	۱-۴	۵-۹	۱۰-۱۴	۱۵-۱۹	۲۰-۲۴	۲۵-۳۵	۳۶-۴۵	۴۶-۶۰	۶۱-۷۵	۷۶-۹۰	۹۱-۱۲۰
مقدارِ زکاۃ	زکاۃ نہیں ہے	ایک بکری	دو بکریاں	تین بکریاں	چار بکریاں	ایک بنتِ مخاض	ایک بنت لبون	ایک حقہ	ایک جذعہ	دو بنت لبون	دو حقے

اگر تعداد ۱۲۰ سے بڑھ جائے تو ہر پچاس پر ایک حقہ اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون۔
بنت مخاض: ایک سال کی بچی کو، بنت لبون: دو سال کی بچی کو، حقہ: تین سالہ بچی کو اور جذعہ: چار سالہ اونٹنی کو کہتے ہیں۔

گائے کی زکاۃ: اس طرح ہے:

تعداد	۱-۲۹	۳۰-۳۹	۴۰-۵۹
مقدارِ زکاۃ	اس میں کوئی زکاۃ نہیں	ایک تبیع یا تبیعہ	ایک من یا مسنہ

جب عدد ساٹھ کو پہنچ جائے تو ہر تیس پر ایک تبیع اور ہر چالیس پر ایک مسنہ ہے۔
(تبیع یا تبیعہ: ایک سالہ بچہ۔ منّ یا مسنہ: دو سالہ بچہ)

بکری کی زکاۃ: اس طرح ہے:

تعداد	۱-۳۹	۴۰-۱۲۰	۱۲۱-۲۰۰	۲۰۱-۳۹۹
مقدارِ زکاۃ	اس میں زکاۃ نہیں	ایک بکری	دو بکریاں	تین بکریاں

پھر اگر عدد چار سو کو پہنچ جائے تو ہر سو میں ایک بکری۔ بکری کی زکاۃ مینڈھا (جو جفتی کے لیے ہو) نہ لیا جائے گا، نہ بوڑھا، نہ اندھا اور نہ وہ بکری جو اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہو، اسی طرح نہ تو حاملہ بکری، نہ بہت اچھی تندرست بکری اور نہ اچھی قیمت والی بکری لی جائے گی۔
(بکری؛ جذعۃ الضان: بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ، بکری کا ثن: ایک سالہ بچہ)

زمینی پیداوار کی زکاۃ: بیج اور پھل کی ہر اس پیداوار میں زکاۃ واجب ہے جس میں تین شرطیں موجود ہوں: ۱) پیداوار بطور ذخیرہ رکھی جاتی اور ناپی جانے والی ہو، جیسے دانوں میں جو، گیہوں اور پھلوں میں انگور اور کھجور، البتہ جو غلہ یا پھل نہ تو ذخیرہ کے طور پر رکھا جاتا ہو اور نہ ناپا جاتا ہو، جیسے ساگ سبزی وغیرہ تو اس میں زکاۃ نہیں ہے۔ ۲) نصاب کو پہنچنا، یہ نصاب **۶۵۳ کلوگرام** یا اس سے زیادہ ہے۔ ۳) غلہ اور پھل وجوب زکاۃ کے وقت ملکیت میں ہو، پھلوں اور میووں میں وجوب زکاۃ کا وقت یہ ہے کہ پھل سرخ ہو جائے یا اس میں پیلاپن آجائے اور کھیتی (دانوں) میں وجوب زکاۃ کا وقت دانوں کا سخت ہو جانا اور سوکھ جانا ہے۔

عشر کی مقدار: جس کھیت اور باغ کی سینچائی میں کوئی مشقت درپیش نہ ہو، یعنی بارش کے پانی یا نہروں سے اس کی سینچائی کی جاتی ہو تو اس میں عشر واجب ہے، یعنی ۱۰٪ اور جس کی سینچائی میں مشقت و لاگت آتی ہو، جیسے کنویں وغیرہ کے پانی سے سینچائی کرنا پڑتی ہو تو اس میں نصف عشر، یعنی ۵٪ ہے، البتہ جس کی سینچائی کچھ دن تو بغیر مشقت کے اور کچھ دن مشقت و لاگت سے ہو تو اکثریت کا اعتبار ہوگا اور ایام مشقت اور عدم مشقت کا حساب لگایا جائے گا۔

اثمان کی زکاۃ: اثمان دو ہیں: ۱) سونا: جب تک ۸۵ گرام کو نہ پہنچے اس پر زکاۃ نہیں ہے۔ ۲) چاندی: جب تک ۵۹۵ گرام کو نہ پہنچے اس پر زکاۃ نہیں ہے۔ نقدی اور کاغذ کے نوٹوں پر اس وقت تک زکاۃ نہیں ہے جب تک کہ اس کی قیمت سونے یا چاندی میں سے جس کا نصاب کم ہو اس کی مقدار کو نہ پہنچ جائے۔

اثمان (سونے، چاندی اور نقدی) کی زکاۃ کی مقدار چوتھائی عشر، یعنی (۲.۵٪) ڈھائی فیصد ہے۔

استعمال کے لیے رکھے گئے جائز زیور میں زکاۃ نہیں ہے، البتہ جو زیور کرائے پر دینے یا ذخیرہ کرنے کے لیے ہو اس پر زکاۃ ہے۔

سونے اور چاندی کا جو زیور عادتاً استعمال میں آتا ہے وہ عورتوں کے لیے حلال ہے۔ چاندی کی معمولی مقدار برتن وغیرہ میں (اصلاح کی غرض سے) لگانا جائز ہے، مردوں کے لیے چاندی کی تھوڑی مقدار، جیسے انگوٹھی اور چشمے کے فریم وغیرہ بھی جائز ہے، البتہ سونے کا معمولی ساحصہ بھی برتن وغیرہ میں لگانا جائز نہیں ہے۔ ہاں، مردوں کے لیے اس کی تھوڑی سی مقدار جو کسی چیز کے تابع ہو، جیسے کپڑے کے بٹن اور دانت کا بندھن جائز ہے بشرطیکہ اس میں عورتوں کی مشابہت نہ ہو۔

اگر کسی کے پاس ایسا مال ہے جو گھٹتا بڑھتا ہے اور ہر مبلغ کی زکاۃ اس کے سال پورا ہونے پر علیحدہ نکالنا مشکل ہے تو سال میں ایک دن متعین کر کے اس کی زکاۃ دے دینی چاہیے، چنانچہ اس متعینہ دن میں حساب لگا لے کہ اس کے پاس کتنا مال ہے، پھر اس میں سے ڈھائی فیصد (۲.۵٪) نکال دے، خواہ اس میں وہ مال بھی شامل ہو جس پر سال پورا نہیں ہوا ہے۔ اسی طرح جو شخص صاحب تنخواہ ہے یا اس کے پاس کوئی گھر یا زمین ہے جس کا کرایہ وصول ہوتا ہے اگر اس میں سے کچھ جمع کر کے نہیں رکھتا تو اس پر زکاۃ نہیں ہے اگرچہ وہ زیادہ ہی ہو۔ اور اگر اس میں سے کچھ جمع کر کے رکھتا ہے اور اس پر سال گزر جاتا ہے تو اس کی زکاۃ ادا کرنا ضروری ہے، پھر اگر سال میں بار بار زکاۃ نکالنا مشکل ہے تو زکاۃ دینے کے لیے ایک دن متعین کر لے جیساکہ اس سے قبل ذکر ہوا۔

قرض کی زکاۃ: اگر کسی کا قرض مال دار پر یا کسی ایسے شخص پر ہے جس کے پاس اتنا مال ہے کہ قرض ادا کیا جا سکتا ہے تو قرض، خواہ جب قرض واپس لے گا تو جتنے سال گزر چکے ہیں ان سب کی زکاۃ دے گا، خواہ گزرے سال کم ہوں یا زیادہ اور اگر قرض کا واپس لینا مشکل ہو جیسے کہ کسی فقیر پر قرض ہے تو اس پر زکاۃ نہیں ہے کیونکہ وہ اس مال میں تصرف کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

سامان تجارت کی زکاۃ: سامان تجارت میں وجوب زکاۃ کے لیے چار شرطیں ضروری ہیں: ۱) مال اس کی ملکیت میں ہو۔ ۲) مال میں تجارت کی نیت ہو۔ ۳) اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہو جو کہ سونے اور چاندی کا کم از کم نصاب ہے۔ ۴) اس پر سال گزر جائے۔

اگر یہ شرطیں پائی جائیں تو اس سامان کی قیمت میں سے زکاۃ نکالیں گے اور اگر اس کے پاس سونا، چاندی اور نقدی بھی ہے تو سامان تجارت کی قیمت میں ملا کر نصاب پورا کریں گے اور اگر سامان تجارت میں استعمال کی نیت کرے، جیسے کپڑا، گھر اور کار وغیرہ تو اس پر زکاۃ نہیں ہے اور اگر پھر بعد میں اس میں تجارت کی نیت کر لے تو نئے سرے سے سال پورا ہونے کا حساب لگائیں گے۔

صدقۂ فطر: صدقۂ فطر ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو عید کے دن اور رات اپنے اور اپنے اہل و عیال کے خرچ سے زائد مال کا مالک ہو۔

صدقۂ فطر کی مقدار: ہر مرد و عورت کی طرف سے اہل شہر کی عام غذا سے (۲½) سوا دو کلو ہے۔ جس پر زکاۃ فطر واجب ہے اگر اس کے پاس ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر اس شخص کی طرف سے بھی صدقۂ فطر نکالے جو عید کی شب اس کی کفالت میں ہو۔

مستحب یہ ہے کہ صدقۂ فطر عید کے دن نماز عید سے پہلے نکالا جائے، عید نماز سے موٴخر کرنا جائز نہیں ہے، نیز عید سے ایک یا دو دن پہلے دیا جا سکتا ہے۔ ایک جماعت کا صدقۂ فطر ایک ہی شخص کو دیا جا سکتا ہے اور ایک شخص کا صدقۂ فطر ایک جماعت پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

زکاۃ نکالنا: زکاۃ کا فوری طور پر نکالنا واجب ہے۔ نابالغ بچے اور پاگل کے ولی کو چاہیے کہ ان کے مال کی زکاۃ نکالے، سنت یہ ہے کہ فرض زکاۃ ظاہر کر کے دی جائے اور صاحب زکاۃ خود اپنے ہاتھ سے ادا کرے۔ زکاۃ کے لیے یہ شرط ہے کہ زکاۃ دینے والے کی نیت زکاۃ دینے کی ہو اگر عام صدقہ کی نیت رہی تو زکاۃ ادا نہ ہوگی، خواہ اپنا پورا مال صدقہ کر دے۔ افضل یہ ہے کہ ہر قسم کے مال کی زکاۃ اپنے شہر کے فقراء کو دے، البتہ مصلحت کے پیش نظر کسی دوسرے شہر منتقل کی جا سکتی ہے۔ جب نصاب پورا ہو تو دو سال کی زکاۃ ایک ساتھ پیشگی دینا صحیح اور کافی ہے۔

زکاۃ کے مستحق: زکاۃ کے مستحق آٹھ ہیں: ۱) فقراء۔ ۲) مساکین۔ ۳) زکاۃ وصول کرنے والے۔ ۴) جن کی تالیف قلب مقصود ہو ۵) گردن آزاد کرنے میں۔ ۶) قرض دار۔ ۷) فی سبیل اللہ (جہاد وغیرہ) ۸) مسافر۔ ان میں سے ہر ایک صنف کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے گا، البتہ زکاۃ کی وصولی کرنے والوں کو ان کی اجرت کے مطابق دیا جائے گا، خواہ وہ مال دار ہی کیوں نہ ہوں، اگر بغاوت کرنے والے کسی شہر پر قابض ہو جائیں تو زکاۃ ان کے حوالے کرنا جائز ہو گا۔ اگر حاکم، خواہ عادل ہو یا ظالم کسی سے زبردستی یا برضا زکاۃ لے لے تو زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

کافر، اپنے غلام، مالدار اور ان لوگوں کو جن کے خرچ کی ذمے داری اپنے اوپر ہو اور بنی ہاشم کو زکاۃ دینے سے زکاۃ ادا نہ ہوگی۔ اگر لاعلمی میں کسی غیر مستحق کو زکاۃ دی اور بعد میں معلوم ہو گیا تو یہ کافی نہ ہوگی۔ ہاں، اگر کسی ایسے شخص کو فقیر سمجھ کر زکاۃ دے دی، پھر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تو مالدار ہے تو اس صورت میں زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

نفلی صدقات: اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ » "مومن کی وفات کے بعد اسے اس کے جن اعمال اور نیکیوں کا اجر پہنچتا ہے وہ یہ ہیں: ۱) علم جسے سکھایا اور پھیلایا، ۲) نیک اولاد جسے چھوڑ کر گیا، ۳) مصحف، یعنی قرآن مجید جو کسی کو دیا، ۴) کوئی مسجد بنا دی، ۵) مسافروں کے لیے کوئی مسافر خانہ بنا دیا، ۶) کوئی نہر کھدوائی، ۷) اپنی صحت اور زندگی میں کوئی ایسا مال صدقہ کیا جس کا اجر اسے ملتا رہے۔" (ابن ماجہ)

روزے کے احکام

رمضان المبارک کا روزہ ہر عاقل، بالغ اور روزے پر قدرت رکھنے والے مسلمان پر واجب ہے۔ حیض و نفاس والی عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ایسا نابالغ بچہ جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے عادت ڈالنے کے لیے اسے روزہ رکھنے کا حکم دیا جائے گا۔ ماہ رمضان کی آمد دو ذریعوں سے معلوم ہوتی ہے: ۱) چاند دکھائی دینا جس کی شہادت قابل اعتماد عاقل و بالغ مسلمان دے، خواہ وہ عورت ہی ہو۔ ۲) شعبان کے تیس دن پورے ہونا۔

صبح صادق کے طلوع سے روزے کے وجوب کی ابتدا ہوتی ہے اور غروب آفتاب تک رہتی ہے، فرض روزے کی نیت طلوع فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

روزے کو توڑنے والے کام: ۱) ہم بستری کرنا۔ اس صورت میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ کفارہ یہ ہے: ایک غلام آزاد کرنا، نہ ملے تو دو ماہ لگاتار روزے رکھنا، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا جسے یہ بھی میسر نہ ہو تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ ۲) منی کا خروج، خواہ بوس و کنار کے ذریعے سے ہو یا مشت زنی کے ذریعے سے، البتہ احتلام کی صورت میں کچھ بھی نہیں ہے۔ ۳) جان بوجھ کر کھانا پینا اگر بھول کر ایسا ہوا ہے تو روزہ صحیح ہے۔ ۴) سینگی لگوانے کے ذریعے یا خون دینے کے لیے خون نکلوانا، البتہ ٹیسٹ وغیرہ کے لیے تھوڑی مقدار میں دیا گیا خون یا بغیر قصد وارادہ کے نکلنے والے خون سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جیسے زخم لگ گیا یا نکسیر پھوٹ گئی وغیرہ۔ ۵) جان بوجھ کر قے کرنا۔

اگر غبار اڑ کر حلق میں داخل ہو گیا یا کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے وقت پانی حلق تک پہنچ گیا یا سوچنے سے انزال ہو گیا یا احتلام ہو گیا یا بغیر ارادہ کے قے آگئی یا خون نکل آیا تو ان تمام صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

جو شخص رات سمجھ کر کھاتا پیتا رہا، پھر معلوم ہوا کہ وہ تو دن تھا (فجر طلوع ہو چکی تھی) تو اس پر قضا واجب ہے اور جسے طلوع فجر میں شک تھا اور وہ رات سمجھ کر کھاتا پیتا رہا تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوا اور جو شخص دن میں اس شک میں کھا پی گیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے تو اس پر قضا ہے۔

روزہ افطار کرنے والوں کے احکام: جسے کوئی عذر نہ ہو اس کے لیے رمضان میں افطار کرنا حرام ہے۔ حیض ونفاس والی عورت پر افطار کرنا واجب ہے۔ جو شخص کسی معصوم شخص کی جان بچانے کے لیے روزہ افطار کرنے کا محتاج ہو اس پر روزہ توڑ دینا واجب ہے۔ وہ مسافر جو مسافتِ قصر تک سفر کر رہا ہے اگر اس پر روزہ رکھنا بھاری ہے تو اس کے لیے افطار کرنا سنت ہے۔ اسی طرح اس مریض کے لیے بھی روزہ افطار کرنا سنت ہے جسے نقصان کا اندیشہ ہے۔ اگر کوئی مقیم دن میں سفر شروع کرتا ہے تو اس کے لیے افطار جائز ہے۔ اسی طرح اس حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے بھی افطار جائز ہے جنھیں اپنے اوپر یا اپنے بچے پر خوف ہو۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے علاوہ تمام مذکورین پر صرف قضا واجب ہے، البتہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت نے اگر اپنے بچے کی وجہ سے افطار کیا ہے تو ان پر قضا کے ساتھ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا بھی واجب ہے۔

جو شخص بڑھاپے یا کسی ایسے مرض کی وجہ سے افطار کرتا ہے جس سے شفایابی کی امید نہیں ہے تو اس پر ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور اس پر قضا نہیں ہے۔ اگر کسی شخص نے عذر کی بنیاد پر روزے کی قضا میں تاخیر سے کام لیا حتیٰ کہ دوسرا رمضان آگیا تو اس پر صرف قضا واجب ہے اور اگر تاخیر بلا عذر تھی تو قضا کے ساتھ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا بھی ہے۔ رمضان کے جس روزے کی قضا ادا کرنا سستی و کاہلی کی وجہ سے رہ گئی ہے (اور اس کا انتقال ہو گیا) تو اس کے وارث کا اس کی طرف سے روزہ رکھنا مسنون ہے۔ اسی طرح اگر نذر کا روزہ رہ گیا ہو تو وارث کے لیے اس کی قضا بھی مسنون ہے، بشرطیکہ نذر طاعت ہو، مزید ہر نذر طاعت کو ادا کرنا بھی مسنون ہے۔

اگر کسی شخص نے عذر کی بنیاد پر روزہ افطار کر دیا لیکن دن ہی میں اس کا عذر ختم ہوگیا یا کوئی کافر رمضان المبارک میں دن کے وقت مسلمان ہوگیا یا حائضہ عورت پاک ہوگئی یا مریض شفایاب ہوگیا یا مسافر واپس آگیا یا بچہ دن کے وقت بالغ ہوگیا یا مجنون کو عقل آگئی اور وہ لوگ روزہ سے نہ تھے تو ان سب لوگوں پر اگرچہ اس دن کا باقی حصہ روزے سے گزار لیں، پھر بھی اس دن کی قضا واجب ہے۔ جس شخص کے لیے رمضان کے دنوں میں روزہ افطار کرنا جائز ہے، اس کے لیے اس دن کوئی اور روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

نفلی روزے: سب سے افضل نفلی روزہ یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے، پھر پیر کے دن اور جمعرات کے دن کا روزہ ہے، اس کے بعد ہر مہینے میں تین دنوں کے روزے رکھنا ہے اور اس میں (تین دنوں کے روزوں میں) سب سے افضل یہ ہے کہ ایام بیض، یعنی قمری ماہ کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھے، اسی طرح ماہ محرم اور ماہ شعبان کے بیشتر ایام کے روزے، عاشورا، یوم عرفہ اور شوال کے چھ دنوں کے روزے بھی مسنون ہیں، ماہ رجب کے روزوں کا اہتمام کرنا، جمعہ اور ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا، اسی طرح شک کے دن (تیس شعبان) کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ عیدالفطر، عیدالاضحی اور ایام تشریق کا روزہ حرام ہے۔ ہاں، وہ شخص جس کے اوپر حج تمتع اور حج قران کی قربانی کے بدلے میں روزہ رکھنا ہے اس کے لیے ایام تشریق میں روزے رکھنا جائز ہے۔

چند ضروری باتیں:

* جسے حدث اکبر (بڑی ناپاکی) لاحق ہو، جیسے جنبی شخص یا حیض و نفاس والی عورت جب فجر سے پہلے پاک ہوجائے تو اس کے لیے فجر کی اذان کے بعد تک غسل کا مؤخر کرنا اور سحری کو پہلے کھا لینا جائز ہے، اس کا روزہ صحیح ہوگا۔
* اگر نقصان کا خوف نہ ہو تو عورت رمضان میں حیض کو مؤخر کرنے کی دوا استعمال کر سکتی ہے تاکہ عبادت میں مسلمانوں کے ساتھ شریک رہے۔
* روزہ دار اپنے تھوک کو نگل سکتا ہے، اسی طرح اگر سینے میں بلغم ہے تو اسے بھی نگل سکتا ہے۔
* اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الإِفْطَارَ وَأَخَّرُوا السُّحُورَ » "جب تک میری امت افطار کرنے میں جلدی اور سحری کھانے میں تاخیر سے کام لے گی اس وقت تک خیریت سے رہے گی۔" (احمد)

آپ ﷺ نے مزید فرمایا: «لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ» "اس وقت تک دین کو غلبہ حاصل رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی سے کام لیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔" (ابوداود، ابن ماجہ)

* افطار کے وقت دعا کرنا مستحب ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ دَعْوَةً لَا تُرَدُّ » "افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔" (ابن ماجہ)

افطاری کے وقت وارد دعاؤں میں اللہ کے رسول ﷺ کی ایک دعا یہ ہے: « ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ » "پیاس رخصت ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں اور ان شاء اللہ اجر ثابت ہوا۔" (ابوداود)

* سنت یہ ہے کہ افطاری تازہ کھجور سے ہو اگر میسر نہ ہو تو خشک کھجور سے اور اگر وہ بھی میسر نہ آئے تو پانی سے افطار کرے۔
* روزہ دار کو چاہیے کہ اختلاف سے بچنے کے لیے حالت روزہ میں سرمہ لگانے، آنکھ اور کان میں ڈراپس ڈالنے سے پرہیز کرے لیکن اگر بطور علاج مذکورہ چیزوں کے استعمال کا محتاج ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں اگر علاج کا اثر حلق تک پہنچتا ہے تو بھی اس کا روزہ صحیح ہے۔

* صحیح مسلک کے مطابق روزہ دار کے لیے تمام اوقات میں مسواک کرنا بغیر کسی کراہت کے مسنون ہے ۔
* روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت، چغلی اور جھوٹ وغیرہ سے ضرور پرہیز کرے اور اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا برا بھلا کہے تو کہہ دینا چاہیے کہ میں روزے سے ہوں، چنانچہ اپنی زبان اور دیگر اعضاء کی گناہوں سے حفاظت کر کے ہی اپنے روزے کی حفاظت کی جاسکتی ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ » ''جو شخص جھوٹ بولنا اور اس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' (بخاری)
* اگر کسی شخص کو دعوت دی گئی تو سنت طریقہ یہ ہے کہ اگر روزے سے ہے تو دعوت دینے والے کو دعائیں دے اور اگر روزے سے نہیں ہے تو دعوت کا کھانا کھائے۔
* شب قدر سال کی سب سے افضل رات ہے، اس کا حصول رمضان کے آخری عشرے (کی عبادت) کے ساتھ خاص ہے اور سب سے زیادہ تاکیدی رات ستائیسویں رات ہے، اس رات میں نیک عمل کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ اس رات کی کچھ نشانیاں بھی ہیں کہ اس رات کی صبح سورج بوقتِ طلوع بالکل صاف ہوتا ہے، اس کی شعاعیں بہت ہلکی ہوتی ہیں اور موسم معتدل ہوتا ہے۔ بسا اوقات مسلمان اسے پالیتا ہے لیکن اسے اس کا احساس نہیں ہوپاتا، اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ رمضان میں عبادت الٰہی کی زیادہ کوشش کرے خاص کر آخری عشرے میں بلکہ کوشش ہونی چاہیے کہ رمضان کی کوئی رات بغیر قیام کے نہ گزرے اور تراویح کے لیے جب جماعت میں شریک ہو تو امام کے تراویح مکمل کرنے سے قبل واپس نہ ہو تاکہ اسے پوری رات کے قیام کا اجر ملے۔
* جو شخص نفلی روزہ شروع کرے تو اس کا پورا کرنا مسنون ہے، واجب نہیں ہے اور اگر جان بوجھ کر اس روزے کو توڑ دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور نہ اس کی قضا واجب ہے۔

اعتکاف کے مسائل : کسی عاقل مسلمان کا اطاعت الٰہی کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنا اعتکاف ہے۔ اس کے لیے شرائط یہ ہیں کہ اعتکاف کرنے والا حدثِ اکبر سے پاک ہو، جائے اعتکاف سے کسی خاص ضرورت کے تحت ہی باہر آئے، جیسے کھانے، قضائے حاجت اور واجبی غسل وغیرہ کے لیے۔ بغیر ضرورت کے مقام اعتکاف سے باہر آنے اور ہم بستری سے اعتکاف باطل ہو جاتا ہے۔ ویسے تو اعتکاف ہر وقت مسنون ہے، البتہ رمضان میں اس کی تاکید ہے اور آخری عشرہ میں اس کی زیادہ تاکید ہے۔ اعتکاف کی کم از کم مدت ایک گھنٹہ ہے اور مستحب یہ ہے کہ کم از کم ایک دن رات کا اعتکاف ہو، عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف نہ کرے۔ اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ عبادت و طاعت کے کاموں میں مشغول رہے، بہت سے جائز اور مباح کاموں سے بھی پرہیز کرے اور لایعنی باتوں سے بچے۔

حج وعمرہ کے مسائل

عمر میں ایک بار حج اور عمرہ فرض ہے، ان کے وجوب کی شرطیں درج ذیل ہیں: ۱) اسلام ۔ ۲) عقل۔ ۳) بلوغت ۔ ۴) آزادی ۵) استطاعت۔ استطاعت یہ ہے کہ اسے توشہ اور سواری میسر ہو، **البتہ عورتوں کے لیے مزید ایک چھٹی شرط بھی ہے کہ** اس کے ساتھ اس کا محرم ہو، محرم وہ ہوتا ہے جو عورت پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو، محرم کے بغیر اس کا حج صحیح تو ہو جائے گا لیکن وہ گناہ گار ہوگی (شوہر بھی محرم کے حکم میں داخل ہے۔) جس شخص نے (استطاعت کے باوجود) حج کرنے میں لاپروائی سے کام لیا اور اس کا انتقال ہوگیا تو اس کے مال سے ایک حج اور عمرے کا خرچ نکالا جائے گا۔ کسی کافر یا مجنون کا کیا ہوا حج صحیح نہ ہوگا اور نابالغ بچے اور غلام کا کیا ہوا حج صحیح تو ہوگا لیکن حج اسلام، یعنی حج فرض کی جگہ پر انھیں کافی نہ ہوگا، حج کی استطاعت نہ رکھنے والا شخص، جیسے فقیر اگر قرض لے کر حج کرتا ہے تو اس کا حج صحیح ہے۔ جو شخص اپنا فریضۂ حج ادا کرنے سے پہلے کسی اور کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس کا یہ حج اس کی اپنی طرف سے فریضۂ حج کی ادائیگی ہوگی۔

احرام: جو شخص احرام باندھنے کا ارادہ کرتا ہے اس کے لیے غسل کرنا، صفائی کرنا، خوشبو لگانا، سلے ہوئے کپڑے اتار کر دو صاف سفید چادریں پہن لینا سنت ہے، اس کے بعد یہ کہتے ہوئے احرام باندھ لے: لبيك اللهم عمرة یا لبيك اللهم حجاً یا لبيك اللهم حجاً وعمرة، اگر یہ خوف ہو کہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے اعمال حج پورے نہ کر سکے گا تو یہ کہتے ہوئے شرط لگا سکتا ہے: فإن حبسني حابس فمَحِلِّي حيث حبستني "جہاں کہیں بھی کسی سبب سے تو نے مجھے روک لیا تو میں وہیں حلال ہو جاؤں گا۔" (السنن الکبری للبیہقی)

حج کا ارادہ کرنے والے کو اختیار ہے کہ حج کی تینوں قسموں میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لے۔ حج تمتع، حج افراد اور حج قران، ان میں سب سے افضل حج تمتع ہے، یعنی حج کے مہینے میں (میقات سے) عمرے کا احرام باندھے، عمرہ ادا کر کے حلال ہو جائے، پھر اسی سال حج کا احرام باندھے۔ افراد یہ ہے کہ صرف حج کا احرام باندھے اور قران یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے یا پہلے (میقات سے تو) صرف عمرے کا احرام باندھے، پھر طواف (قدوم) شروع کرنے سے قبل حج کی نیت کر لے۔

حج کا ارادہ کرنے والا جب اپنی سواری پر بیٹھ جائے تو ان الفاظ میں تلبیہ پڑھے: لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك والملك، لا شريك لك "اے اللہ! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں اور بادشاہت بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔" (بخاری)

تلبیہ کثرت سے اور بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے، یہ حکم عورتوں کے لیے نہیں ہے (کیونکہ ان کے لیے اپنی آواز بلند کرنا مستحب نہیں ہے۔)

ممنوعات احرام: (احرام کی حالت میں ممنوع کام) نو ہیں: ۱) بال کاٹنا۔ ۲) ناخن تراشنا۔ ۳) مردوں کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا، البتہ جسے ازار (تہبند) نہ مل سکے وہ پائجامہ پہن سکتا ہے اور جسے جوتا نہ مل سکے وہ خف (چرمی موزہ) استعمال کر سکتا ہے، اس حالت میں اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔ ۴) مردوں کے لیے سر ڈھانپنا۔ ۵) اپنے کپڑے یا بدن پر خوشبو لگانا۔ ۶) شکار کرنا، شکار سے مراد حلال جنگلی جانور ہیں۔ ۷) نکاح کرنا، حالت احرام میں یہ حرام تو ہے، البتہ اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔ ۸) شہوت سے بوس وکنار کرنا، بشرطیکہ ہم بستری نہ کرے، اس کا فدیہ ایک بکری ذبح کرنا یا تین دن کا روزہ رکھنا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ ۹) ہم بستر ہونا اگر تحلل اول سے (یوم النحر کو کنکریاں مارنے سے) قبل یہ عمل ہوا ہے تو اس کا حج فاسد ہوگیا اور اس پر واجب ہے کہ اس حال میں اپنا حج پورا کرے اور آئندہ سال اس کی قضا ادا کرے، ساتھ ہی ساتھ فدیہ کے طور پر ایک اونٹ ذبح کر کے مکہ کے مسکینوں پر تقسیم کر دے اور اگر تحلل اول کے بعد جماع کیا ہے تو اس کا حج فاسد نہیں ہوا، البتہ ایک اونٹ بطور فدیہ دینا واجب ہے اور اگر عمرے میں جماع کیا ہے تو عمرہ فاسد ہوگیا، بطور فدیہ ایک بکری دینے کے ساتھ ساتھ عمرے کی قضا واجب

ہے، جماع کے علاوہ حج اور عمرہ کسی اور ممنوع کام سے فاسد نہیں ہوتے۔ ان محظورات و ممنوعات کے بارے میں عورت بھی مرد ہی کی طرح ہے، البتہ اس کے لیے سلے ہوئے کپڑے پہننا جائز ہے، نیز عورت حالت احرام میں نہ برقع پہنے گی اور نہ نقاب و دستانہ استعمال کرے گی۔

فدیہ: یہ دو قسم کا ہے: **۱) بطور اختیار:** یہ فدیہ بال کاٹنے، خوشبو لگانے، ناخن تراشنے، سر ڈھانپنے اور مردوں کے لیے سلے ہوئے کپڑے پہننے کا ہے، چنانچہ ایسے شخص کو اختیار ہے کہ وہ تین دن کے روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ہر مسکین کو آدھا صاع، یعنی تقریباً ڈیڑھ کلو کے حساب سے یا ایک بکری ذبح کرے۔ اس ضمن میں شکار کا بدلہ بھی ہے کہ اگر اس کا شبیہ و مثیل پالتو جانوروں میں پایا جاتا ہے تو اسے دینا ہے اور اگر اس کا مثیل نہیں ہے تو اس کی قیمت بطور فدیہ دی جائے گی۔ **۲) بطور ترتیب:** یہ متمتع اور قارن کا فدیہ ہے جو بطور ہدی ایک بکری ہے، اور محرِم کے جماع کا فدیہ ایک اونٹ ہے اور اگر یہ میسر نہ ہو تو تین دنوں کے روزے حج کے دوران میں اور سات دنوں کے روزے گھر واپس آکر رکھے جائیں، واضح رہے کہ ہدی ذبح کرنا یا کھانا کھلانا صرف حرم میں رہنے والے فقیروں کے لیے ہے۔

مکہ میں داخلہ: حاجی جب مسجد حرام میں داخل ہو تو عام مساجد میں داخلے کی دعا پڑھے، پھر اگر حج تمتع کر رہا ہے تو عمرے کا طواف شروع کرے اور اگر حج افراد یا حج قران کر رہا ہے تو طواف قدوم شروع کرے، چنانچہ اپنی چادر کے درمیانی حصے کو دائیں کندھے کے نیچے اور دونوں کناروں کو بائیں کندھے پر رکھ کر اضطباع کرے، طواف کی ابتدا حجر اسود سے کرے، اس طرح کہ حجر اسود کا بوسہ لے، استلام کرے یا صرف اشارہ کرے اور کہے: بسم الله والله أكبر، ایسا ہی ہر چکر میں کرے، پھر بیت اللہ کو بائیں جانب کر کے طواف کے سات چکر مکمل کرے، اگر ہو سکے تو شروع کے تین چکروں میں رمل کرے (چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے کندھوں کو ہلا کر دوڑے) اور باقی چکروں میں عام چال چلے، جب بھی رکن یمانی کے سامنے پہنچے تو ممکن ہو تو اس کا استلام کرے اور دونوں رکنوں (حجر اسود اور رکن یمانی) کے درمیان یہ دعا پڑھے: ﴿رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ﴾ "اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرمانا اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔" (البقرة:۲۰۱)

اور چکر کے باقی حصوں میں جو دعا چاہے مانگتا رہے، پھر اگر ممکن ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے جن میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص تلاوت کرے، پھر زمزم کا پانی پیے اور خوب سیر ہو کر پیے، اس کے بعد اگر میسر ہو تو واپس آکر حجر اسود کا استلام کرے، پھر ملتزم کے پاس (حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان) دعا کرے، اس کے بعد صفا پہاڑی کا رخ کرے اور اوپر چڑھ کر یہ کہے: أبدأ بما بدأ الله به "میں بھی وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے۔" (مسلم)

اور اس آیت کی تلاوت کرے: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ ٱللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ﴾ "یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر ان کا طواف کر لینے میں کوئی گناہ نہیں ہے، اور جس نے خوشی سے بھلائی کی تو بلاشبہ اللہ قدردان ہے اور خوب جاننے والا ہے۔" (البقرة:۱۵۸)

(اس آیت کے ساتھ) تکبیر و تہلیل کہے، پھر کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرے، پھر اتر کر سبز نشان تک عام چال چلے، پھر ایک سبز نشان سے دوسرے سبز نشان تک ہلکی دوڑ لگائے، اس کے بعد پھر عام چال چلتے ہوئے مروہ تک پہنچے اور وہاں بھی وہی کچھ (ذکر و دعا) کرے جو صفا پر کیا تھا، پھر اس سے اتر کر وہی عمل کرے جو پہلے چکر میں کیا ہے یہاں تک کہ سات چکر پورے ہو جائیں۔ صفا سے مروہ تک جانا ایک چکر اور مروہ سے صفا تک آنا دوسرا چکر ہے، پھر بقیہ چکر بھی اسی طرح ہوں گے،

اس کے بعد اپنے بالوں کو منڈوائے یا چھوٹا کرائے، البتہ منڈوانا افضل ہے الا یہ کہ حج تمتع کا عمرہ ہو(اور حج کے آنے میں ابھی وقت ہے) کیونکہ اس کے بعد حج کرنا ہے (جس میں سر منڈوانے کی ضرورت پڑے گی) اور اگر قارن اور مفرد ہے تو وہ طواف قدوم کے بعد حلال نہ ہو گا یہاں تک کہ عید کے دن جمرۂ عقبہ سے فارغ ہو جائے (ان تمام امور میں) عورت بھی مردوں کی طرح ہے مگر وہ طواف اور سعی میں دوڑے گی نہیں ۔

حج کا طریقہ: جب یوم الترویہ، یعنی آٹھویں ذی الحجہ آجائے تو حاجی اگر حلال ہے تو مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ سے احرام باندھ کر منیٰ کا رخ کرے اور وہاں نویں ذی الحجہ کی رات گزارے، پھر جب نویں ذی الحجہ کو سورج طلوع ہو کر چاشت کا وقت ہو جائے تو عرفات کی طرف روانہ ہو، جب سورج ڈھل جائے تو عرفہ میں ظہر و عصر کی نماز جمع اور قصر کے ساتھ پڑھے، وادیٔ عرنہ کے علاوہ عرفات کا پورا میدان موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے ۔ حاجی کو چاہیے کہ یہاں: لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير "اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے اور ساری تعریفیں اسی کی ہیں اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے ۔" کا ورد کثرت سے کرتا رہے، دعا، توبہ اور رجوع الی اللہ میں اجتہاد سے کام لے، پھر جب سورج ڈوب جائے تو اطمینان و سکون کے ساتھ تلبیہ پڑھتے اور اللہ کا ذکر کرتے ہوئے مزدلفہ کے لیے روانہ ہو اور مزدلفہ پہنچ کر مغرب و عشاء کی نماز جمع و قصر کے ساتھ پڑھ کر وہیں رات گزارے، پھر اول وقت میں فجر کی نماز پڑھ کر دیر تک دعا کرتا رہے یہاں تک کہ جب خوب روشنی پھیل جائے تو سورج نکلنے سے قبل وہاں سے منیٰ کے لیے رخصت ہو، جب وادیٔ محسر تک پہنچ جائے وہاں ممکن ہو تو تیز چلے اور منیٰ پہنچ کر جمرۂ عقبہ کو خذف کے برابر (چنے سے بڑی اور بندق سے چھوٹی) سات کنکریاں مارے، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے اور کنکری مارتے وقت ہاتھوں کو بلند کرے، کنکری مارنے میں یہ شرط ہے کہ کنکریاں حوض میں گریں، خواہ ستون میں جا کر لگیں یا نہ لگیں، جب کنکری مارنا شروع کرے تو تلبیہ پڑھنا بند کر دے، پھر قربانی کر کے اپنا سر منڈوائے یا کتروائے، البتہ منڈوانا افضل ہے ۔

کنکری مار لینے کے بعد حاجی کے لیے عورت کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جاتی ہے، اس کو تحلل اول کہتے ہیں ۔ اس سے فارغ ہو کر مکہ جا کر طواف افاضہ کرے، یہی واجبی طواف ہے جس کے بغیر حج مکمل نہ ہو گا، پھر اگر متمتع ہے یا طواف قدوم کے ساتھ صفا و مروہ کی سعی نہیں کی ہے تو سعی کرے جب اتنا کام کر لیا تو حاجی کے لیے ہر چیز حلال ہو گئی حتی کہ اس کی بیوی بھی تو یہ تحلل ثانی کہلاتا ہے ۔ پھر منیٰ آکر واجبی طور پر وہاں راتیں گزارے اور ہر روز زوال کے بعد جمرات کو کنکریاں مارے، ہر جمرے کو سات سات کنکریاں ماری جائیں گی، جمرۂ اولیٰ سے شروع کرے، اسے سات کنکریاں مارے اور تھوڑا آگے بڑھ کر کھڑا ہو کر دعا مانگے، پھر درمیان کے جمرہ کے پاس آکر اس طرح اسے بھی سات کنکریاں مارے اور اس کے بعد دعا کرے، پھر جمرۂ عقبہ کو سات کنکریاں مارے اور اس کے بعد دعا کے لیے نہ ٹھہرے، اس طرح دوسرے دن بھی کرے، اب اگر جلدی کرنا چاہتا ہے (منیٰ میں دو ہی دن گزارنا چاہتا ہے) تو سورج ڈوبنے سے قبل منیٰ سے نکل جائے اور اگر ۱۲ تاریخ کو منیٰ میں سورج ڈوب گیا تو وہاں (۱۳ تاریخ کی) رات گزارنا اور دوسرے دن کنکری مارنا ضروری ہو گا، البتہ اگر منیٰ سے نکلنے کا عزم کر لیا لیکن بھیڑ وغیرہ کی وجہ سے نہیں نکل سکا تو سورج ڈوبنے کے بعد بھی نکلنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اعمال حج میں قران کرنے والے اور افراد کرنے والے برابر ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ قارن پر متمتع کی طرح قربانی واجب ہے، پھر جب اپنے گھر واپس ہونا چاہے تو بغیر طواف وداع کیے مکہ سے باہر نہ جائے، ایسا ہونا چاہیے کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو، البتہ حیض و نفاس والی عورت کو اس کی رخصت ہے ۔ اگر طواف کے بعد خرید و فروخت میں مشغول ہو گیا تو طواف کا اعادہ کرے اور اگر طواف وداع کیے بغیر روانہ ہو گیا اور دور نہیں گیا ہے تو واپس آکر طواف کرے اور اگر دور نکل گیا ہے تو اس پر دم واجب ہے ۔

حج کے ارکان چار ہیں: ۱) احرام باندھنا، یعنی نسک میں داخلے کی نیت۔ ۲) عرفہ میں قیام۔ ۳) طواف زیارت یا افاضہ۔ ۴) حج کی سعی۔

حج کے واجبات سات ہیں: ۱) میقات سے احرام باندھنا۔ ۲) رات تک (سورج ڈوبنے تک) عرفات میں قیام۔ ۳) آدھی رات تک مزدلفہ میں قیام۔ ۴) ایام تشریق میں منیٰ میں شب باشی۔ ۵) کنکریاں مارنا۔ ۶) بال منڈوانا یا کٹوانا۔ ۷) طواف وداع۔

عمرے کے تین ارکان ہیں: ۱) احرام باندھنا۔ ۲) طواف عمرہ۔ ۳) سعیٔ عمرہ۔

عمرے کے واجبات دو ہیں: ۱) میقات سے احرام باندھنا۔ ۲) حلق یا تقصیر۔

جو شخص کوئی رکن چھوڑ دے تو بغیر اس کے ادا کیے حج و عمرہ صحیح نہیں ہوگا اور جو کوئی واجب چھوڑ دے تو دم دینے سے اس کا کفارہ ہو جائے گا اور جس نے سنت کو چھوڑ دیا تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

کعبہ کے طواف کی صحت کے لیے ۱۳ شرطیں ہیں: ۱) اسلام۔ ۲) عقل۔ ۳) نیت کی تعیین۔ ۴) طواف کے وقت کا دخول۔ ۵) حسبِ قدرت سترِ عورت۔ ۶) نجاست سے پاکی، بچوں کے لیے یہ شرط نہیں ہے۔ ۷) سات چکروں کا یقینی طور پر پورا کرنا۔ ۸) کعبہ بائیں طرف ہو، اس بارے میں جہاں غلطی ہو جائے تو اس کا اعادہ کرنا۔ ۹) عدمِ رجوع۔ ۱۰) چلنے پر قدرت رکھنے والے کے لیے چلنا۔ ۱۱) تمام چکروں کے درمیان موالات۔ ۱۲) مسجد حرام کے اندر طواف۔ ۱۳) حجر اسود سے طواف کی ابتدا۔

طواف کی سنتیں: حجر اسود کو چھونا یا بوسہ دینا، بوسہ دیتے وقت تکبیر کہنا، رکن یمانی کا استلام کرنا، اپنی اپنی جگہ پر رمل کرنا اور عام چال چلنا، اضطباع کرنا، دورانِ طواف دعا وذکر کرنا، بیت اللہ کے قریب رہنا، طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھنا۔

سعی کی شرطیں: اور یہ نو (۹) ہیں: ۱) اسلام۔ ۲) عقل۔ ۳) نیت۔ ۴) موالات۔ ۵) چلنے پر قادر کے لیے چلنا۔ ۶) سات چکر پورے کرنا۔ ۷) دونوں پہاڑوں کے درمیان کی مسافت کا پورا کرنا۔ ۸) طوافِ صحیح کے بعد سعی کرنا۔ ۹) طاق چکر (۱،۳،۵،۷) کی ابتدا صفا سے اور جفت چکر (۲،۴،۶) کی ابتدا مروہ سے کرنا۔

سعی کی سنتیں: نجاست وگندگی سے پاکی، ستر عورت، سعی کے دوران میں ذکر و دعا، عام چال کی جگہ چلنا اور دوڑنے کے مقام پر دوڑنا، دونوں پہاڑوں پر چڑھنا، طواف و سعی کے درمیان موالات کو قائم رکھنا۔

تنبیہ: افضل یہ ہے کہ ہر دن کی کنکریاں اسی دن ماری جائیں اگر ایک دن کی کنکریاں کل پر ٹال دی گئیں یا تمام کنکریوں کو ایام تشریق کے آخری دن پر ٹال دیا تو یہ بھی کافی ہوگا۔

قربانی: قربانی سنت مؤکدہ ہے جب عشرۂ ذی الحجہ داخل ہو جائے، یعنی ذی الحجہ کا چاند نظر آجائے تو قربانی کرنے کا ارادہ رکھنے والے کے لیے اپنی قربانی ذبح کرنے تک بال و ناخن اور جسم کے کسی بھی حصے سے کچھ کاٹنا (یا اکھیڑنا) جائز نہیں ہے۔

عقیقہ: عقیقہ سنت ہے، عقیقے میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے جو ولادت کے ساتویں دن بطور استحباب ذبح کی جائے گی، عقیقے میں لڑکے کے بال مونڈنا اور بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنا مسنون ہے۔

متفرق فائدے

✱ شیطان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لیے سات گھاٹیوں میں سے کسی ایک گھاٹی پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جائے، جب پہلی گھاٹی پر قبضہ کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے تو اس کے بعد والی گھاٹی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، وہ گھاٹیاں یہ ہیں: **شرک وکفر کی گھاٹی**، اگر اس میں کامیاب نہ ہو سکے تو **بدعتِ عقائد**، نبی ﷺ کی اقتدا اور صحابہ کی اقتدا سے روگردانی والی گھاٹی میں بیٹھتا ہے، اگر اس میں بھی کامیاب نہ ہو تو **کبائر کے ارتکاب** والی گھاٹی میں بیٹھتا ہے، اگر یہ بھی نہ کر سکے تو **گناہ صغیرہ** والی گھاٹی میں بیٹھتا ہے، اگر اسے اس میں بھی کامیابی نہ ملے تو **جائز چیزوں کے استعمال میں افراط** والی گھاٹی میں بیٹھتا ہے، اگر یہ بھی نہ کر سکے تو افضل عبادت کو چھوڑ کر **غیر افضل عبادت میں مشغولیت** والی گھاٹی میں بیٹھتا ہے، اگر اس میں بھی کامیاب نہ ہو تو **جنات اور انسانی شیطانوں کو اس پر مسلط** کر دیتا ہے۔

✱ **ذیل کے کاموں سے گناہ مٹائے اور معاف کیے جاتے ہیں:** سچی توبہ، استغفار، نیک اعمال، مصائب وتکالیف میں مبتلا ہونا، صدقہ وخیرات، کسی مسلمان کی دعا، اس کے بعد بھی اگر کوئی گناہ باقی رہ گیا اور اسے اللہ تعالیٰ نے معاف نہ کیا تو قبر میں یا حشر کے دن آگ کی سزا دے کر گناہوں سے پاک وصاف کر دیا جائے گا، پھر اگر بندے کی وفات توحید پر ہوئی ہے تو جنت میں داخل ہو گا اور اگر اس کی وفات کفر یا شرک یا نفاق پر ہوئی ہے تو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ **اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے بہت سے برے آثار** بندے پر ظاہر ہوتے ہیں: **گناہوں کے آثار دل پر:** دل میں وحشت وظلمت، ذلت اور بیماری پیدا ہو جاتی ہے، نیز گناہ بندے کو اللہ تعالیٰ سے دور رکھتے ہیں۔ **گناہوں کے آثار دین پر:** مذکورہ آثار کے علاوہ مزید یہ کہ اطاعت الٰہی سے محرومی اور رسولوں، فرشتوں اور مومنین کی دعاؤں سے محرومی کا باعث بنتے ہیں۔ **گناہوں کے آثار روزی پر:** گناہ روزی سے محروم رکھتے ہیں، نعمت کے زوال اور مال کی برکت ختم کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ **گناہوں کے آثار افراد پر:** عمر کی برکت کو مٹاتے، تنگ زندگی پیدا کرتے اور معاملات میں پیچیدگی پیدا کرتے ہیں۔ **گناہوں کے آثار اعمال پر:** اعمال صالحہ کی قبولیت میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ **گناہوں کے آثار معاشرے پر:** امن وامان جیسی نعمت کے زوال، مہنگائی، ظالم حاکم اور دشمنوں کے تسلط اور قحط سالی کا سبب بنتے ہیں۔ ان کے علاوہ مزید آثار بد بھی ہیں۔

✱ **دلوں کا سرور واطمینان اور غم وپریشانی سے نجات:** دلوں کا سرور واطمینان اور غم وپریشانی سے نجات ہر ایک کو مطلوب ہے اور اسی سے اطمینان بخش زندگی حاصل ہوتی ہے، اس نعمت کے حصول کے چند دینی، قدرتی اور عملی اسباب ہیں جو کامل طور پر صرف مسلمان ہی کو حاصل ہو سکتے ہیں، ان میں سے بعض اسباب یہ ہیں: ۱) ایمان باللہ۔ ۲) حکم الٰہی کی بجا آوری اور گناہوں سے پرہیز۔ ۳) قول وعمل اور ہر بھلائی کے ذریعے سے مخلوق پر احسان۔ ۴) عمل خیر، دینی علوم اور نفع بخش دنیاوی علوم میں مشغولیت۔ ۵) ماضی اور مستقبل (بعید) کے کاموں میں سوچ وفکر نہ کر کے روزمرہ کے کاموں میں مشغول رہنا۔ ۶) کثرت سے ذکر الٰہی۔ ۷) اللہ کی ظاہری وباطنی نعمتوں کا بیان کرنا۔ ۸) اپنے سے کم درجہ لوگوں کی طرف دیکھنا اور جنھیں اپنے سے زیادہ دنیاوی نعمت حاصل ہو ان کی طرف توجہ نہ کرنا۔ ۹) غم والجھن پیدا کرنے والے اسباب کو دور کرنے کی کوشش کرنا اور راحت وسرور پیدا کرنے والے اسباب کے حصول کی کوشش کرنا۔ ۱۰) بعض ان نبوی دعاؤں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے مانگنا جن کی مدد سے اللہ کے رسول ﷺ غم وپریشانی دور ہونے کی دعا کرتے رہے، جیسے یہ فرمان نبوی ہے: « مَا أَصَابَ أَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَلَا حَزَنٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي. إِلَّا أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّهُ وَحُزْنَهُ وَأَبْدَلَهُ مَكَانَهُ فَرَحًا » ''جس بندے کو کوئی غم وپریشانی لاحق ہو وہ یہ دعا پڑھ لے۔ اے اللہ! میں تیرا بندہ، تیرے بندے کا بیٹا، تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے، تیرا حکم مجھ پر جاری ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل ہے، میں تجھ سے تیرے اس خاص نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تو نے خود اپنا نام رکھا ہے یا

اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے تو نے وہ کسی کو سکھایا ہے یا تو نے علم الغیب میں اسے اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دی ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور اور میرے غم کو دور کرنے والا اور میری پریشانی کو لے جانے والا بنا دے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم اور پریشانی کو دور کر دے گا اور اس کی جگہ فرحت و سرور کی نعمت دے گا۔" (مسند احمد)

فائدہ: ابراہیم خواص رحمہ اللہ نے فرمایا: "دلوں کا علاج پانچ چیزوں سے ہے: غور و فکر سے تلاوتِ قرآن، خالی پیٹ، رات کے قیام، سحر کے وقت گریہ و زاری اور نیک لوگوں کی ہم نشینی۔" (حلیۃ الاولیاء) جس پر کوئی مصیبت آن پڑے اور وہ چاہتا ہو کہ یہ مصیبت اس پر ہلکی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اس مصیبت کو ایک عظیم چیز تصور کرتے ہوئے اس پر حاصل ہونے والے اجر کو سامنے رکھے اور اس سے بڑی مصیبت کے نزول کے بارے میں فکر مند رہے۔

* **نفل نماز:** نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ ثابت ہے کہ آپ روزانہ بارہ رکعت سنن راتبہ (ان سنتوں کو کہتے ہیں جو فرض نمازوں سے پہلے اور بعد میں ہیں) پڑھتے تھے۔ دو رکعت فجر سے پہلے، چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد۔ ان کے علاوہ بھی متعدد نفل نمازیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بسند صحیح ثابت ہیں، جیسے ظہر، عصر اور جمعہ سے قبل چار رکعت، ظہر و مغرب اور عشاء کے بعد چار رکعت، مغرب سے قبل دو رکعت اور دو رکعت وتر کے بعد۔

* **تلاوتِ قرآن:** اگر قرآن کو زبانی پڑھنا دیکھ کر پڑھنے کے مقابلے میں قاری کے لیے زیادہ دلجمعی اور تدبر و تفکر کا باعث ہو تو زبانی پڑھنا ہی افضل ہے اور اگر دونوں صورتیں برابر ہوں تو دیکھ کر پڑھنا افضل ہے۔

* **ممنوعہ اوقات:** جن اوقات میں نماز پڑھنے سے مطلقاً روکا گیا ہے ان اوقات میں نفل نماز پڑھنا بھی حرام ہے اور وہ اوقات یہ ہیں: ۱) طلوعِ فجر سے آفتاب کے نیزہ برابر بلند ہونے تک۔ ۲) وسط آسمان میں قیامِ آفتاب کے وقت حتی کہ وہ ڈھل جائے۔ ۳) نماز عصر کے بعد غروبِ شمس تک۔ البتہ ان اوقات میں سببی نمازیں (وہ نمازیں جو کسی سبب سے مشروع ہیں) پڑھنا صحیح ہے، جیسے تحیۃ المسجد، طواف کی دو رکعتیں، فجر کی سنتیں (جو فرض سے پہلے پڑھنے سے رہ گئی ہوں) نماز جنازہ، تحیۃ الوضوء، سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر وغیرہ۔

* جو شخص مسجد نبوی میں داخل ہو تو سب سے پہلے وہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے، پھر قبر مبارک کے پاس آکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کے مقابل قبلے کو اپنے پیچھے کر کے اس طرح کھڑا ہو کہ دل ہیبت اور محبت سے بھرا ہو، پھر اس طرح سلام کرے: السلام علیك یا رسول الله اگر اس پر بعض کلمات زیادہ کر دے تو کوئی حرج نہیں ہے، پھر ایک ہاتھ کے قریب دائیں طرف ہٹ کر کہے: السلام علیك یا أبا بكر الصدیق، السلام علیك یا عمر الفاروق اے اللہ! انھیں اپنے نبی اور اسلام کی طرف سے اچھا بدلہ دے، پھر قبلہ رخ ہو کر اور حجرہ شریف کو اپنے بائیں کر کے دعا کرے۔

* **نکاح:** ایسا صاحبِ شہوت جسے اپنے اوپر زنا کا خوف نہ ہو اس کے لیے نکاح کرنا سنت ہے۔ اور جس کے اندر شہوت نہ ہو اس کے لیے نکاح جائز ہے۔ اور جسے اپنے اوپر زنا کا خوف ہو اس کے لیے نکاح کرنا واجب ہے اور حج فرض پر اسے مقدم رکھا جائے گا۔

غیر محرم عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے، بوڑھی عورت اور امرد (نوخیز لڑکے) کی طرف شہوت سے دیکھنا بھی حرام ہے۔ ایسا جانور جس سے شہوت بھڑکتی ہے اس سے خلوت اور اس کی طرف دیکھنا بھی اسی حکم میں ہے۔

شروطِ نکاح: مرد و عورت کی شادی چند شرائط کے ساتھ صحیح ہے: ۱) دلہا اور دلہن کی تعیین، چنانچہ اگر کسی کی ایک سے زائد لڑکیاں ہوں تو اس کا یہ کہنا صحیح نہیں ہوگا کہ میں اپنی کسی ایک لڑکی سے تمھاری شادی کرتا ہوں۔ ۲) بالغ و عاقل شوہر اور آزاد و عاقل عورت کی رضا مندی۔ ۳) عورت کے لیے ولی کا وجود، چنانچہ عورت کا خود اپنا نکاح یا کسی غیر ولی کا اس کا نکاح کرنا صحیح نہ ہوگا الا یہ کہ اس کا ولی اس کے "کفو" سے اس کا نکاح کرنے سے انکار کر دے۔ عورت کا ولی بننے کا سب سے زیادہ حقدار اس کا باپ ہے، پھر دادا اس طرح اوپر تک، پھر اس کا لڑکا، پھر پوتا، پھر اس طرح نیچے تک، پھر اس کا سگا بھائی، پھر علاتی بھائی (جن

کا باپ ایک اور مائیں الگ ہوں)، پھر اخیافی بھائی (جن کی ماں ایک اور باپ الگ ہوں)، پھر بھتیجا...وغیرہ ۴) گواہوں کی موجودگی، چنانچہ نکاح صحیح ہونے کے لیے دو عاقل، بالغ اور قابل اعتماد مردوں کی گواہی ضروری ہے۔ ۵) دلہا اور دلھن موانع نکاح سے خالی ہوں، یعنی وہ اسباب نہ ہوں جن سے مرد و عورت کا باہم نکاح صحیح نہیں ہوتا، جیسے رضاعت یا نسب یا سسرالی رشتہ۔

* **محرمات نکاح:** ❶ **ابدی محرمات:** ان کی تین قسمیں ہیں: ۱) وہ عورتیں جو نسبی طور پر حرام ہیں، جیسے ماں، دادی اس طرح اوپر تک، بیٹی پوتی نیچے تک، بہن مطلقا، بھانجی، بھانجے کی لڑکی، بھانجی کی لڑکی، پوتی، نواسی، بھتیجی مطلقا، بھتیجوں کی لڑکیاں، بھتیجوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کی لڑکیاں، خواہ نیچے تک چلی جائیں، پھوپھی، خالہ، خواہ اوپر تک چلی جائیں۔ ۲) وہ عورتیں جو رضاعت سے حرام ہیں: رضاعت سے بھی وہی تمام عورتیں حرام ہیں جو نسب سے ہیں حتیٰ کہ رضاعت سے متعلقہ سسرالی رشتے بھی۔ ۳) سسرالی رشتے سے حرام عورتیں: بیوی کی ماں، اس کی دادیاں اور نسب میں اوپر کے تمام مردوں کی بیویاں، اسی طرح بیوی کی لڑکیاں، خواہ نیچے تک۔

❷ **وقتی محرمات:** ان کی دو قسمیں ہیں: ۱) ایک ساتھ ہونے کے سبب: جیسے دو بہنوں کا ایک آدمی کے نکاح میں ایک ساتھ رکھنا وغیرہ۔ ۲) عارضی طور پر حرام: ہو سکتا ہے کہ یہ عارضہ ختم ہو جائے، جیسے کسی کے عقد میں موجود عورت۔

فائدہ: لڑکے کے والدین کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اسے کسی ایسی عورت سے شادی پر مجبور کریں جسے وہ نہیں چاہتا اور نہ ہی اس بارے میں بچے پر والدین کی اطاعت واجب ہے اور نہ ہی یہ ان کی نافرمانی شمار ہوگی۔

* **طلاق کے مسائل:** حالت حیض یا نفاس میں اور ایسے طہر میں طلاق دینا حرام ہے جس میں بیوی سے جماع کیا ہو اور اگر کسی نے اس حال میں طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی، بلاوجہ طلاق دینا مکروہ ہے اور ضرورت کے پیش نظر جائز ہے اور جس شخص کے لیے عورت کو نکاح میں رکھنا باعث ضرر ہو اس کے لیے طلاق دینا سنت ہے۔ طلاق کے بارے میں والدین کی اطاعت واجب نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے تو ایک ساتھ ایک سے زائد طلاقیں دینا جائز نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ طلاق ایسے طہر میں دے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ سنت یہ ہے کہ ایک طلاق دے کر دوسری طلاق دیے بغیر بیوی کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہو جائے۔ جس عورت کو طلاق رجعی دی گئی ہو شوہر کے گھر سے اس کا نکلنا حرام ہے، نیز عدت پوری ہونے سے قبل شوہر کا اپنے گھر سے نکالنا بھی جائز نہیں ہے۔ طلاق کا لفظ زبان سے ادا کرنے سے طلاق واقع ہوگی، صرف نیت کر لینے سے طلاق واقع نہ ہوگی۔

* **عدت کے مسائل:** عدت کئی طرح کی ہوتی ہے: ۱) **حاملہ کی عدت:** اس کی عدتِ طلاق و عدتِ وفات وضع حمل ہے۔ ۲) **عدت وفات:** جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور وہ حاملہ نہیں ہے تو اس کی عدت چار مہینے اور دس دن ہے۔ ۳) **جس عورت کو حیض آتا ہو اس کی عدت:** اس کی عدت تین حیض ہے۔ تیسرے حیض سے جب پاک ہو جائے گی تو اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔ ۴) **جس عورت کو حیض نہ آتا ہو:** اس کی عدت تین مہینے ہے۔

طلاق رجعی کی عدت گزارنے والی عورت پر اپنے شوہر کے یہاں سکونت اختیار کرنا واجب ہے اور شوہر کے لیے بھی اس کے جسم کے ہر حصے کو دیکھنا جائز ہے اور عدت پوری ہونے تک خلوت بھی جائز ہے۔ اس طرح ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں میں اتفاق پیدا کر دے۔ رجوع شوہر کے "میں نے رجوع کیا" کہنے سے یا ہم بستر ہونے سے ثابت ہو گا۔ رجوع کے بارے میں بیوی کی رضامندی ضروری نہیں ہے۔

* **قسم و حلف کے مسائل:** قسم میں کفارے کے وجوب کے لیے چار شرطیں ہیں: ۱) **قسم کھانے کا قصد ہو:** اگر زبان سے لفظ قسم ادا ہوا لیکن قسم کھانے کا ارادہ نہیں تھا تو قسم منعقد نہ ہوگی، ایسی ہی قسم کو "یمین لغو" کہا جاتا ہے، جیسے بات کے دوران میں "لَاوَاللّٰہ" اور "بَلٰی وَاللّٰہ" وغیرہ کہنا۔ ۲) **مستقبل کے لیے کسی ممکن الوقوع چیز سے متعلق قسم کھائے:** چنانچہ ماضی میں پیش آمدہ کسی امر سے متعلق لاعلمی کی بنیاد پر قسم کھالے یا اپنے کو سچا سمجھتے ہوئے کسی چیز کی قسم کھالے یا جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھالے تو قسم

منعقد نہ ہوگی بلکہ ایسی ہی جھوٹی قسم کو" یمین غموس" کہا جاتا ہے جس کا شمار کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر مستقبل سے متعلق اپنے آپ کو سچا سمجھتے ہوئے قسم کھاتا ہے لیکن بعد میں اس کے خلاف ظاہر ہو (تو اس صورت میں بھی قسم منعقد نہ ہو گی۔) ۳) **قسم کھانے والا اپنے اختیار سے قسم کھائے**، کسی نے قسم پر اسے مجبور نہ کیا ہو۔ ۴) **اپنی قسم پوری نہ کرے** اس طرح کہ جس کام کے نہ کرنے کی قسم کھائی ہے اسے کر گزرے یا جس کے کرنے کی قسم کھائی ہے اسے نہ کرے۔

جو شخص قسم کھانے کے ساتھ ان شاء اللہ کہہ دے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے اس کی دو شرطیں ہیں: ۱) ان شاء اللہ قسم کھانے کے ساتھ ہی کہے۔ ۲) قسم کھاتے وقت ان شاء اللہ کہے تو اس سے مقصد قسم کو معلق کرنا ہو، جیسے یوں کہے کہ قسم ہے کہ ان شاء اللہ (میں ایسا کروں گا۔)

اگر کوئی شخص کسی بات پر قسم کھا لیتا ہے لیکن بعد میں دیکھتا ہے کہ (میرا قسم کھانا) مصلحت کے خلاف ہے تو اس کے لیے سنت یہ ہے کہ قسم کا کفارہ ادا کر کے وہ کام کر لے جو بہتر اور مصلحت پر مبنی ہے۔

قسم کا کفارہ: دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یعنی اشیائے خوردنی میں سے ہر مسکین کو آدھا صاع (تقریباً ڈیڑھ کلو) طعام دینا یا دس مسکینوں کو لباس دینا یا ایک غلام آزاد کرنا، پھر جسے یہ چیزیں میسر نہ آئیں وہ تین دن بلاناغہ روزے رکھے۔ اگر کوئی شخص کھانا کھلانے یا کپڑا پہنانے پر قدرت رکھنے کے باوجود روزہ رکھتا ہے تو بری الذمہ نہ ہو گا۔ قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے قبل اور بعد دونوں طرح دیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی ایک چیز پر ایک سے زائد بار قسم کھاتا ہے تو ایک ہی کفارہ کافی ہے اور اگر متعدد امور پر قسم کھاتا ہے تو کفارے بھی متعدد ہوں گے۔

فائدہ: نماز یا غیر نماز میں ذکر الٰہی کرنے کا اعتبار اسی وقت ہو گا جبکہ ذکر کے الفاظ ادا ہوں، اس طرح کہ دوسروں کے لیے باعثِ تشویش بنے بغیر اپنے آپ کو سنائے۔

٭ **نذر ماننے کی** متعدد قسمیں: ۱) **نذر مطلق**، جیسے یوں کہے: "اگر میں شفایاب ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کے لیے نذر مانتا ہوں۔" اتنا کہہ کر خاموش ہو جائے اور کسی متعین چیز کا ذکر نہ کرے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ شفایابی کی صورت میں اس پر قسم کا کفارہ ہے۔ ۲) **غصہ اور بحث و جدال** کی نذر، وہ اس طرح کہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی نیت سے اپنی نذر کو کسی شرط پر معلق کر دے، جیسے یہ کہنا کہ "اگر میں نے تجھ سے بات کی تو میرے اوپر سال بھر کے روزے ہیں۔" اس کا حکم یہ ہے کہ اس بارے میں نذر ماننے والے کو اختیار ہے کہ جس چیز کا التزام اپنے اوپر لیا ہے اسے پورا کرے۔ اور اگر بات کرتا ہے تو قسم کا کفارہ ادا کرے (لیکن یاد رہے کہ تین دن سے زیادہ کلام نہ کرنا معصیت کے زمرے میں آتا ہے، لہٰذا تین دن کے بعد کلام کر لے اور قسم کا کفارہ دے۔) ۳) **جائز نذر**، جیسے اس طرح کہنا: "اللہ کے لیے میں یہ عہد کرتا ہوں، یعنی نذر مانتا ہوں کہ اپنا کپڑا پہنوں گا۔" اس کا حکم یہ ہے کہ کپڑا پہننے اور کفارہ دینے میں سے اسے کسی ایک کا اختیار ہو گا۔ ۴) **مکروہ نذر**، جیسے یہ کہنا: "میں اللہ کے لیے یہ عہد کرتا ہوں، یعنی نذر مانتا ہوں کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دوں گا۔" اس کا حکم یہ ہے کہ ایسے شخص کے بارے میں سنت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی نذر کے لیے قسم کا کفارہ ادا کرے اور نذر پوری نہ کرے اور اگر اپنی نذر پوری کرتا ہے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

۵) **نذر معصیت**، یعنی گناہ کی نذر، جیسے کہے: "اللہ کے لیے میں یہ عہد کرتا ہوں کہ چوری کروں گا۔" اس بارے میں حکم یہ ہے کہ اس نذر کا پورا کرنا حرام ہے اور قسم کا کفارہ دیا جائے گا اور اگر وہ کام کر لیا تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے، البتہ وہ شخص گناہ گار ہو گا۔

۶) **نذر طاعت**، جیسے تقرب الی اللہ کی نیت سے یہ کہے: "میں اللہ کے لیے عہد کرتا ہوں کہ اتنی اتنی رکعت نماز پڑھوں گا۔" اور اگر اس نذر کو کسی شرط سے مشروط کیا، جیسے مریض کی شفایابی وغیرہ تو شرط پائی جانے پر اس کا پورا کرنا واجب ہو گا اور اگر کسی شرط سے مشروط نہ کیا تو مطلقاً پورا کرنا واجب ہے۔

٭ **سوگ منانا:** شوہر کے علاوہ کسی اور میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا عورت کے لیے حرام ہے، البتہ اپنے شوہر پر چار ماہ اور دس دن تک سوگ منانا واجب ہے۔ سوگ کی مدت میں عورت پر واجب ہے کہ ہر قسم کی زینت اور خوشبو سے پرہیز کرے، جیسے

زعفران لگانا، زیور پہننا، خواہ ایک انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو، زینت بھرے رنگین لال پیلے کپڑے استعمال کرنا، مہندی اور میک اپ وغیرہ کے ذریعے سے حسن سنوارنا، سرمہ اور خوشبودار تیل وغیرہ لگانا، البتہ ناخن کاٹنا، غیر ضروری بالوں کو زائل کرنا اور غسل کرنا جائز ہے۔ سوگ منانے والی عورت کے لیے کسی خاص رنگ کا کپڑا ضروری نہیں ہے، جیسے کالا رنگ۔ عورت عدت کے ایام اسی گھر میں گزارے گی جس گھر میں شوہر کے انتقال کے وقت وہ موجود تھی، بلا ضرورت کسی اور گھر میں منتقل ہونا حرام ہے، دن کے علاوہ بلا کسی حاجت اپنے گھر سے باہر نہیں نکلے گی۔

* **رضاعت:** دودھ پینے سے بھی حرمت اسی طرح ثابت ہوتی ہے جس طرح نسب سے، البتہ اس کے لیے چند شرطیں ہیں: ۱) دودھ ولادت کی وجہ سے آرہا ہو نہ کہ کسی اور وجہ سے۔ ۲) ولادت کے بعد دو سال کے اندر بچہ دودھ پیے۔ ۳) یقینی طور پر پانچ بار یا اس سے زیادہ دودھ پیے۔ ایک بار سے مراد یہ ہے کہ بچہ چھاتی کو منہ میں لے کر چوسے اور خود ہی چھوڑ دے، آسودہ و شکم سیر ہونا شرط نہیں ہے۔ رضاعت سے حق نفقہ و میراث ثابت نہیں ہوتا۔

* **وصیت:** جس شخص پر کوئی حق، جیسے قرض وغیرہ ہو اور اس پر کوئی دلیل نہ ہو تو اس پر موت کے بعد کے لیے وصیت کرنا واجب ہے، چنانچہ وہ صاحب حق کے لیے اس کی ادائیگی کی وصیت کرے۔ اور جو شخص بہت زیادہ مال چھوڑ رہا ہو اس کے لیے وصیت کرنا مسنون ہے، چنانچہ اس کے لیے یہ مستحب ہے کہ وہ اپنے مال کے پانچویں حصے کی وصیت اپنے کسی غریب قریبی رشتے دار کو کر دے بشرطیکہ وہ وارث نہ ہو، اور اگر کوئی قریبی رشتے دار نہ ہو تو کسی مسکین، عالم اور نیک شخص کے لیے وصیت کرے۔ جس فقیر شخص کے وارث ہوں تو اس کا وصیت کرنا مکروہ ہے اور اگر ورثاء مالدار ہوں تو جائز ہے۔ ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کسی اجنبی کے لیے جائز نہیں ہے اور وارث کے حق میں کسی بھی چیز کی وصیت، خواہ وہ قلیل مقدار میں ہی ہو جائز نہیں ہے۔ ہاں، اگر وفات کے بعد باقی ورثاء اس پر متفق ہوں تو جائز ہے۔ اگر وصیت کرنے والا اس طرح کہہ دے کہ میں (اپنی وصیت سے) رجوع کر رہا ہوں یا اسے باطل کر رہا ہوں یا بدل رہا ہوں یا اس قسم کے دیگر الفاظ کہے تو وصیت باطل ہو جائے گی۔

ابتدائے وصیت میں یہ لکھنا مستحب ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ فلاں کی وصیت ہے اور وہ گواہی دے رہا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ بھی گواہی دے رہا ہے کہ جنت حق ہے، جہنم حق ہے، قیامت حق ہے، اس کی آمد میں کوئی شبہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اہل قبور کو ضرور اٹھائے گا، میری اہل خانہ کو وصیت ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتے رہیں، اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح رکھیں۔ اور اگر وہ حقیقی مومن ہیں تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں، میں انھیں اس چیز کی وصیت کرتا ہوں جس کی وصیت حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کی تھی: ﴿يَٰبَنِيَّ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصۡطَفَىٰ لَكُمُ ٱلدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسۡلِمُونَ﴾ "اے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے دین اسلام کا انتخاب کیا ہے اس لیے تم لوگ مسلمان ہو کر ہی مرنا۔" (البقرۃ:۱۳۲) پھر اس کے بعد حقوق وغیرہ سے متعلق جو وصیت کرنی ہے، لکھے۔

* جب اللہ کے رسول ﷺ پر درود بھیجا جائے تو مستحب یہ ہے کہ درود کے ساتھ سلام کا ذکر بھی کیا جائے، صرف ایک ہی پر اکتفا نہ کرے۔ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اور لوگوں پر درود و سلام ابتداء اور مستقلاً نہیں بھیجا جائے گا، چنانچہ یوں نہیں کہا جائے گا کہ ابوبکر صلی اللہ علیہ یا ابوبکر علیہ السلام، ایسا کہنا مکروہ تنزیہی ہے، البتہ غیر نبی پر نبیوں کے ساتھ اور ان کی اتباع میں درود بھیجنا متفقہ طور پر جائز ہے، چنانچہ اس طرح کہا جا سکتا ہے: اللهم صلِّ على محمد وعلى آل محمد وأصحابه وأزواجه وذريَّته "اے اللہ! محمد ﷺ پر، آپ کی آل پر، آپ کے صحابہ پر، آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر رحمتیں بھیج۔"

صحابۂ کرام، تابعین عظام اور ان کے بعد کے علماء و صالحین اور تمام بزرگان دین کے لیے رضا اور رحمت الٰہی کی دعا کرنا مستحب ہے، چنانچہ اس طرح کہا جائے گا کہ ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور احمد رضی اللہ عنہم یا رَحِمَہُمُ اللہ۔

* **ذبیحہ:** خشکی کا رہنے والا ہر وہ جانور جس کا کھانا جائز اور اس کا پکڑنا ممکن ہے تو اس کے حلال ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اسے ذبح کیا جائے۔ ذبح کے لیے چار شرطیں ہیں: ۱) ذبح کرنے والا (مسلمان) عاقل ہو۔ ۲) ذبح کرنے کا آلہ ناخن و دانت کے علاوہ کسی اور دھات سے بنا ہو کیونکہ ناخن اور دانت سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔ ۳) حلقوم، نرخرا (جسے بلعوم کہتے ہیں) اور گردن کی دونوں موٹی رگوں کا یا ایک رگ ہی کا کٹنا۔ ۴) جب ذبح کے لیے ہاتھ کو حرکت دی جائے تو بسم اللہ کہنا، بسم اللہ کے ساتھ اللہ اکبر کہنا بھی سنت ہے، لاعلمی کی بنیاد پر نہیں لیکن اگر بھول کر کسی نے بسم اللہ چھوڑ دی تو "بسم اللہ" ساقط ہو جائے گی اور ذبیحہ حلال ہو گا۔

* **شکار:** جو حلال جانور طبعی طور پر جنگلی ہوں اور قابو میں نہ کیے جا سکتے ہوں انھیں نشانہ بنانے کو شکار کہتے ہیں۔ شکار کی رغبت رکھنے والے کے لیے شکار کرنا جائز اور کھیل تماشا کے طور پر مکروہ ہے۔ شکار کا پیچھا کرنے سے اگر لوگوں کی کھیتی اور جائے رہائش وغیرہ کو نقصان ہو تو ایسا شکار کرنا حرام ہے۔

شکار چار شرطوں کے ساتھ جائز و حلال ہے: ۱) شکار کرنے والا شخص ایسا ہو جس کا ذبیحہ حلال ہے۔ ۲) ایسا آلہ استعمال کیا جائے کہ جس کے ساتھ ذبح کیا گیا جانور حلال ہو، یعنی آلہ دھار والا ہو، جیسے نیزہ اور تیر وغیرہ۔ اور اگر کسی شکاری جانور سے شکار کیا جا رہا ہو، جیسے کتا، باز وغیرہ تو ضروری ہے کہ وہ سدھایا ہوا ہو۔ ۳) شکار کرنے کا ارادہ ہو، وہ اس طرح کہ شکار کی نیت سے آلۂ شکار چھوڑا جائے اور اگر بلا ارادہ شکار ہو گیا ہو تو کھانا جائز نہیں ہو گا الّا یہ کہ وہ زندہ ہو اور اسے ذبح کر لیا جائے۔ ۴) آلۂ شکار کو استعمال کرتے وقت بسم اللہ کہنا، اس موقع پر اگر بسم اللہ کہنا بھول گیا تو بسم اللہ ساقط نہ ہو گی، بسم اللہ کہے بغیر اس کا کھانا حرام ہو گا۔

* **کھانا:** ہر وہ چیز جو کھانے اور پینے میں آتی ہے اسے "طعام" (کھانا) کہتے ہیں۔ اس بارے میں اصل قاعدہ یہ ہے کہ ہر چیز حلال ہے، چنانچہ کوئی بھی کھانا تین شرطوں کے ساتھ حلال ہے: ۱) کھانے کی وہ چیز پاک ہو۔ ۲) اس میں کوئی ضرر نہ ہو۔ ۳) بذات خود وہ گندگی نہ ہو۔

ہر اس چیز کا کھانا حرام ہے جو ناپاک ہو، جیسے خون اور مردار یا جو باعث ضرر ہو، جیسے زہر، اور جو گندہ سمجھا جاتا ہو، جیسے لید، پیشاب، جوں، کھٹمل اور مچھر وغیرہ۔

خشکی میں رہنے والے درج ذیل جانور حرام ہیں: پالتو گدھا، ہر وہ جانور جو اپنے دانت سے پھاڑ کھاتا ہو، جیسے شیر، چیتا، بھیڑیا، تیندوا، کتا، خنزیر، بندر، بلی، خواہ وحشی ہو، اسی طرح لومڑی اور گلہری وغیرہ، البتہ لگڑ بھگا اس سے مستثنیٰ ہے۔ **چڑیوں میں سے ہر وہ پرندہ حرام ہے جو اپنے پنجے سے شکار کرتا ہو،** جیسے عقاب، شکرہ، باشق (شکرے جیسا پرندہ)، شاہین، چیل اور الو وغیرہ۔ اور **ہر وہ پرندہ جو مردار کھاتا ہو،** جیسے گدھ، سارس وغیرہ۔ اس طرح **ہر وہ جانور حرام ہے جسے عرب کے شہری باشندے خبیث اور گندہ سمجھتے ہوں،** جیسے چمگادڑ، چوہا، بھڑ، مکھی، شہد کی مکھی، پروانے، ہدہد، ساہی، سانپ اور نیس، یعنی بڑی ساہی۔ اسی طرح **کیڑے مکوڑے بھی حرام ہیں،** جیسے چھوٹے کیڑے، چوہے، گبریلے اور چھپکلی۔ اور ہر وہ **جانور حرام ہے جس کے قتل کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے،** جیسے بچھو، یا **اس کے قتل سے شریعت نے روکا ہے،** جیسے چیونٹی وغیرہ اور ہر وہ جانور حرام ہے جو ایسے **دو جانوروں کے ملاپ سے پیدا ہوا جن میں ایک کا کھانا حلال ہے اور دوسرے کا حرام** جیسے "سمع" (بھیڑیے کے ملاپ سے بجو کا بچہ)، البتہ وہ جانور جو دو حلال جانوروں کے ملاپ سے پیدا ہوا ہو وہ حرام نہیں ہے، جیسے خچر جو نیل گائے اور گھوڑے سے تولد ہوا ہے۔ اور **ہر وہ جانور جسے عرب نہیں جانتے اور نہ شریعت میں اس کا ذکر ہے تو ایسے جانور کو حجاز میں پائے جانے والے اس کے مشابہ جانور پر قیاس کیا جائے گا اگر وہ کسی حرام جانور کے مشابہ ہے تو حرام اور اگر کسی حلال جانور کے مشابہ ہے تو حلال ہو گا** اور اگر حرام و حلال میں جانور کا معاملہ شبہے میں پڑ جائے تو جانب حرمت کو ترجیح دی جائے گی۔

مذکورہ تمام قسموں کے علاوہ جتنے جانور ہیں سب حلال ہیں جیسے پالتو چوپائے اور گھوڑا۔ اور وحشی جانور بھی حلال ہیں، جیسے زرافہ، خرگوش، وَبر، (وبر: بلی سے چھوٹا ایک جانور ہے جس کی دم اور کان چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔) یربوع (یربوع: چوہے کے مانند

ایک جانور جس کی اگلی ٹانگیں چھوٹی اور پچھلی ٹانگیں بڑی جبکہ دم لمبی ہوتی ہے۔)، سانڈا، ہرن اور پرندے بھی، جیسے شتر مرغ، مرغی، مور، طوطا، کبوتر، چڑیاں، بطخ اور مرغابی۔ اسی طرح پانی میں رہنے والے تمام پرندے اور پانی کے جانور بھی حلال ہیں، البتہ مینڈک، سانپ اور گھڑیال (مگر مچھ) اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اسی طرح وہ کھیتی اور پھل جسے ناپاک پانی سے سینچا گیا ہو یا ناپاک مادہ بطور کھاد استعمال ہوا ہو تو اس کا کھانا بھی جائز ہے الا یہ کہ نجاست کا اثر اس میں مزے اور بو کی شکل میں ظاہر ہو جائے تو حرام ہو گا۔ کوئلہ، مٹی اور کیچڑ کا کھانا مکروہ ہے، اسی طرح پیاز اور لہسن وغیرہ کو بغیر پکائے کھانا مکروہ ہے اور اگر بھوک کی وجہ سے مجبور ہو گیا تو اتنی مقدار میں کھانا واجب ہے جس سے اس کی جان بچ سکے۔

* **ستر:** انسان کی شرم گاہ اور جسم کے جن حصوں کے اظہار سے شرم آتی ہو، ستر کہلاتے ہیں۔ یہاں اس سے ہماری مراد جسم کا وہ حصہ ہے جسے چھپائے بغیر نماز اور طواف کعبہ صحیح نہیں ہے، چنانچہ جو مرد دس سال کا ہو جائے اس کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے اور سات سال سے دس سال تک کے بچے کا ستر صرف شرمگاہ، یعنی قبل و دبر ہے۔ آزاد بالغہ عورت پوری کی پوری چھپانے کی چیز ہے، چنانچہ اگر کوئی عورت اس حال میں نماز پڑھتی اور طواف کعبہ کرتی ہے کہ اس کی کلائی مثال کے طور پر کھلی ہے تو اس کی یہ عبادت باطل اور غیر صحیح ہے۔ مغلظہ شرم گاہ، یعنی قبل و دبر کا چھپانا حتیٰ کہ نماز کے باہر بھی ضروری ہے اور بغیر حاجت اس کا ظاہر کرنا مکروہ ہے، خواہ تنہائی اور اندھیرے ہی میں کیوں نہ ہو، البتہ بوقت ضرورت، جیسے ختنہ کے لیے یا علاج معالجہ کے لیے غیر کے سامنے اس کا ظاہر کرنا جائز ہے۔

* **مسجدوں سے متعلقہ احکام:** حسب حاجت مسجد بنانا ضروری ہے، مسجد اللہ کے نزدیک سب سے محبوب جگہ ہے، مسجدوں میں گانا بجانا، تالی بجانا، موسیقی، حرام شعر پڑھنا، مرد و عورت کا اختلاط، ہم بستری اور خرید و فروخت حرام ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ اگر کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھے تو کہے: ''اللہ تیری تجارت میں فائدہ نہ دے۔'' اسی طرح مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنا بھی حرام ہے اور اگر کسی کو ایسا کرتے سن لے تو یہ کہنا سنت ہے: ''اللہ اس چیز کو تمھیں واپس نہ دے۔'' مسجدوں میں ایسے بچوں کو تعلیم دینا جائز ہے جن سے کوئی ضرر نہیں ہے، اسی طرح عقد نکاح کرنا، فیصلہ کرنا، جائز اشعار پڑھنا، اعتکاف کرنے والوں اور دوسروں کا سونا، مہمان اور مریض وغیرہ کا رات گزارنا، قیلولہ کرنا جائز ہے۔ سنت یہ ہے کہ مسجدوں کو شور شرابے، لڑائی جھگڑے، گپ شپ اور ناپسندیدہ آوازیں بلند کرنے اور ان میں بلاوجہ راستہ بنانے سے محفوظ رکھا جائے۔ اسی طرح مسجدوں میں بے فائدہ دنیاوی گفتگو کرنا مکروہ ہے۔ مسجد کی قالین، صفوں، چراغ اور بجلی وغیرہ کو شادی و تعزیت کی تقریبوں کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

فائدہ: حافظ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ سزا پانے والا سزا کا احساس نہ کرے اور اس سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ جو عمل سزا کا باعث ہو اس سے انسان خوش ہو، جیسے کوئی مال حرام کے حصول اور گناہ پر قدرت حاصل ہونے پر خوش ہو۔

* **وقت:** سلف صالحین لایعنی کاموں میں وقت صرف کرنے سے لوگوں کو روکتے تھے، واضح رہے کہ دنوں کی مثال کھیتی کی ہے جب بھی آپ ایک دانہ بوئیں گے تو ہزار دانے پیدا ہوں گے تو کیا کسی عقل رکھنے والے شخص کے لیے یہ مناسب ہے کہ بیج ڈالنے میں توقف یا کوتاہی سے کام لے۔

* بیوی کا نان و نفقہ اس کے شوہر پر واجب ہے: اس سے مراد حسب دستور وہ کھانا پینا اور لباس و رہائش ہے جس سے اس کی بیوی بے نیاز نہیں رہ سکتی۔

تنبیہ: چوپائے کے مالک پر اسے کھلانا پلانا واجب ہے، اگر اس بارے میں کوتاہی کرتا ہے تو اسے اس پر مجبور کیا جائے گا، پھر اگر وہ انکار کرتا ہے یا اس سے عاجز ہے تو اسے مجبور کیا جائے کہ اسے بیچ دے یا کرایہ پر دے دے یا اگر حلال جانور ہے تو اسے ذبح کرلے۔ چوپائے پر لعنت بھیجنا، اس پر بامشقت بوجھ لادنا یا اسے اس قدر دوہنا کہ اس کے بچے کو دودھ نہ مل سکے، اس کو مارنا اور اس کے چہرے پر داغنا حرام ہے۔

* جس چیز پر انسان یا حیوان کی تصویر بنی ہو اس کا پہننا، لٹکانا، دیوار پر پردہ لگانا اور اس کا بیچنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔
* **زنا** شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ قتل کے بعد زنا سے بڑھ کر کوئی اور گناہ ہو۔ زنا، زنا میں فرق ہوتا ہے، چنانچہ کسی شادی شدہ عورت، محرم، پڑوسی یا اپنی قریبی رشتے دار عورتوں سے زنا کرنا بہت بڑا اور گھناؤنا گناہ ہے۔ اور سب سے بڑی گندگی و برائی لواطت ہے، اس لیے اکثر علماء کا کہنا ہے کہ فاعل اور مفعول بہ (کرنے والا اور کروانے والا)، خواہ غیر شادی شدہ ہوں قتل کر دیے جائیں گے، امام شمس الدین ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اگر امام وقت لوطی کو آگ میں جلا دینا مناسب سمجھے تو اسے اس کا اختیار ہے، حضرت ابوبکر صدیق اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہی مروی ہے۔
* کافروں کے تہواروں کے موقع پر انھیں مبارک باد پیش کرنا، ان کے تہواروں میں شریک ہونا اور انھیں سلام میں پہل کرنا حرام ہے اور اگر وہ سلام کرنے میں پہل کریں تو "وعلیکم" کہہ کر ان کا جواب دینا واجب ہے۔ کافروں کے لیے اور کسی بدعتی کے لیے کھڑا ہونا حرام اور ان سے مصافحہ کرنا مکروہ ہے، ان کی تعزیت و عیادت بھی بغیر کسی شرعی مصلحت کے حرام ہے۔
* اولاد کو دنیا کی زینت بنا کر اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا ہے لیکن وہ ہمارے لیے فتنہ اور آزمائش بھی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿إِنَّمَآ أَمْوَٰلُكُمْ وَأَوْلَٰدُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ "بلاشبہ تمھارے مال اور تمھاری اولاد (تمھارے لیے) آزمائش ہی ہیں۔" (التغابن:۲۸)
چنانچہ باپ پر واجب ہے کہ اپنی رعیت کی مصلحت کے لیے کوشاں رہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔" (التحریم:٦)
اور اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «كلكم راعٍ وكلكم مسؤل عن رعيته» "تم سب لوگ ذمہ دار ہو اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے متعلق سوال کیا جائے گا۔" (بخاری و مسلم)
اس رعیت، یعنی اولاد کے سن بلوغ کو پہنچ جانے کے بعد بھی ولی و سرپرست کی ذمے داری ختم نہیں ہوتی، چنانچہ اگر اس نے انھیں نصیحت کرنے اور انھیں ہر اس کام سے روکنے میں جو ان کے لیے دنیا و آخرت میں باعث ضرر ہے کوتاہی سے کام لیا تو اس نے امانت کی ادائیگی میں خیانت کی اور نبی ﷺ کی درج ذیل حدیث میں وارد سخت وعید کا مستحق ٹھہرا جو کہ اس طرح ہے:
«مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرعِيه اللهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَومَ يَمُوتُ وهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إلاّ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الجَنَّة» "جس کسی کو اللہ تعالیٰ نے کوئی ذمہ داری دی ہو، پھر وہ اس حال میں مرتا ہے کہ وہ اپنی رعیت کا خائن تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔" (بخاری)
* **زہد و پرہیز گاری:** جو چیز نفس انسان کے قوام کا باعث ہو، اس کے معاملات کی اصلاح کنندہ ہو اور امور آخرت پر اس کی معاون ہو اسے ترک کرنا زہد و پرہیز گاری نہیں ہے بلکہ ایسا کرنا تو جاہلوں کا زہد ہے۔ حقیقی زہد تو یہ ہے کہ بقائے نفس کے لیے جو چیزیں ضروری نہیں ہیں اور ضروریات زندگی سے زائد ہیں، انھیں چھوڑ دیا جائے۔ اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی راہ پر تھے۔

شرعی جھاڑ پھونک

سنت الٰہیہ پر غور کرنے والا جانتا ہے کہ انسانوں کے لیے مصیبت و پریشانی اللہ تعالیٰ کی سنت ثابتہ ومقدرہ اور سنت کونیہ وقدریہ رہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴾ "اور ہم کسی نہ کسی طرح تمھاری آزمائش ضرور کریں گے دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے، اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔" (البقرۃ:۱۵۵)

اس شخص کا سمجھنا غلط ہے جو یہ کہتا ہے کہ نیک بندے بلاء ومصیبت سے بعید اور بعید تر ہیں بلکہ یہ تو ایمان کامل کی دلیل ہے، چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا گیا کہ زیادہ سخت مصائب کا سامنا کن لوگوں کو کرنا پڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: «الأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الصَّالِحُونَ ثُمَّ الأَمْثَلُ فالأَمْثَلُ مِن النَّاسِ، يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صَلَابَةٌ زِيدَ فِي بَلَائِهِ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ خُفِّفَ عَنْهُ» "انبیاء پھر صالحین، پھر لوگوں میں سے زیادہ بہتر، پھر ان سے کم تر، آدمی کو اس کے دین کے حساب سے آزمایا جاتا ہے اگر اس کے دین میں ثابت قدمی اور پختگی ہے تو اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے اور اگر اس کے دین میں ہلکاپن ہوتا ہے تو اسے ہلکی آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔" (مسند احمد)

مصیبت میں پڑنا تو بندے سے محبت الٰہی کی دلیل ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: « وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ » "اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انھیں آزمائش میں ڈالتا ہے۔" (ترمذی، احمد)

نیز مصیبت میں مبتلا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الْخَيرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ » "جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ "خیر" کا ارادہ رکھتا ہے تو دنیا ہی میں اس کے گناہوں کی سزا جلد دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے ساتھ "شر" کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا روکے رکھتا ہے تاکہ قیامت کے دن اسے پورا پورا بدلہ دے۔" (ترمذی)

اس طرح مصیبت وپریشانی، خواہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو وہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا » "کسی مسلمان کو جب کانٹا یا اس سے چھوٹی بڑی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں گناہوں کو ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے (سوکھے) پتے جھاڑ دیتا ہے۔" (بخاری ومسلم)

اس لیے مصیبت میں گرفتار مسلمان اگر نیکوکار ہے تو اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے یا پھر درجات کی بلندی کا سبب ہے اور اگر مصیبت میں گرفتار مسلمان گناہ گار ہے تو اس کے گناہوں کا کفارہ اور ان کی خطرناکی کی یاد دہانی ہے، چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴾ "خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا۔" (الروم:۴۱)

آزمائش کی قسمیں: بلاء ومصیبت مختلف طرح کی ہوتی ہیں: خیر وبھلائی کے ذریعے سے آزمائش، جیسے بہت زیادہ مال، اور بری چیز کے ذریعے سے آزمائش، جیسے خوف، بھوک، پیاس اور مال کی کمی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ﴾ "ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کریں گے۔" (الانبیاء:۳۵)

بری چیزوں کے ذریعے سے آزمائش میں بیماری وموت بھی داخل ہے جس کا بہت بڑا سبب نظر بد اور جادو ہے جو حسد کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: « أَكْثَرُ مَنْ يَمُوتُ مِنْ أُمَّتِي بَعْدَ قَضَاءِ اللهِ وقَدَرِهِ بالعَيْنِ » "قضا وقدر الٰہی کے بعد (طبعی موت کے بعد) میری امت کے زیادہ لوگ نظر بد لگنے کی وجہ سے مریں گے۔" (طیالسی)

جادو و نظرِ بد سے بچاؤ: بچاؤ کے ذرائع، یعنی پرہیز: ہمیں چاہیے کہ جادو اور نظرِ بد لگنے سے قبل ان سے بچاؤ کے اسباب کو پہچانیں اور ان کے مطابق عمل کریں کیونکہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ جادو و نظرِ بد سے بچاؤ متعدد ذرائع سے ہوتا ہے: ✱ توحید پر استقامت، اس کائنات میں تصرف کرنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ماننا اور کثرت سے نیک اعمال کرنا۔ ✱ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن، اس پر توکل، ہر عارضی بیماری اور نظرِ بد کے بارے میں اس وہم میں مبتلا نہ ہونا کہ اس کا سبب کون سا ہے کیونکہ وہم خود ایک مرض ہے۔ ✱ جس شخص کے بارے میں مشہور ہو جائے کہ وہ عائن ہے (اس کی نظرِ بد لگتی ہے) یا جادوگر ہے تو ڈر کی وجہ سے نہیں بلکہ تلاشِ سبب کے طور پر اس سے دور رہیں۔ ✱ جو چیز اچھی لگے تو اسے دیکھ کر اللہ کا ذکر اور برکت کی دعا کریں، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ أَوْ مَالِهِ ، أَوْ أَخِيهِ مَا يُحِبّ ، فَلْيُبَرِّكْ ، فَإِنَّ العَيْنَ حَقٌّ » ''جب کسی کو اپنی ذات، اپنے مال یا اپنے بھائی کی کوئی چیز اچھی لگے تو اس پر برکت کی دعا کرے کیونکہ نظر کا لگنا حق ہے۔'' (احمد، حاکم) برکت کی دعا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کہے: **بارَكَ اللهُ لكَ** ''اس میں اللہ تعالیٰ آپ کے لیے برکت دے یا اس چیز کو اللہ تعالیٰ آپ کے لیے باعث برکت بنائے۔'' **اور تبارَكَ اللهُ** ''اللہ تعالیٰ بہت برکت والا ہے'' نہ بولے۔ ✱ جادو سے بچاؤ کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ روزانہ صبح کو مدینہ منورہ کی عجوہ نامی کھجور کے سات دانے کھائے۔ ✱ اللہ تعالیٰ کی پناہ لے اور اس پر توکل کرے، اس کے ساتھ حسن ظن رکھے، نظرِ بد اور جادو سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگتا رہے، صبح و شام کے اذکار و معوّذات کا اہتمام کرے، اذکار و معوّذات کے بحکم الٰہی اثر انداز ہونے کی کمی بیشی میں دو باتوں کا بہت بڑا دخل ہے: **۱)** اس بات پر ایمان و یقین کہ جو کچھ ان دعاؤں اور اذکار میں مذکور ہے وہ حق اور سچ ہے اور وہ باذن اللہ ہی مفید ہے۔ **۲)** ان اذکار کو زبان سے ادا کرے، کان سے سنے اور دل سے ان پر متوجہ ہو کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی دعا ہے اور لاپروا اور غافل دل سے کی گئی دعا قبول نہیں ہوتی جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے۔

ذکر اور معوّذات کا وقت: صبح کے اذکار نمازِ فجر کے بعد ادا کیے جائیں جبکہ شام کے اذکار عصر کی نماز کے بعد کیے جائیں۔ جب کسی مسلمان کو یہ اذکار بھول گئے یا ان سے غفلت میں پڑ گیا تو جب یاد آئے کہہ لے۔

نظرِ بد وغیرہ لگنے کی علامات: حکمت (علاج و معالجہ کا مادی طریقہ) اور شرعی جھاڑ پھونک میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے، چنانچہ قرآن مجید میں جسمانی و روحانی دونوں طرح کے امراض کی شفا ہے۔ اگر انسان جسمانی بیماریوں سے محفوظ ہے تو نظرِ بد اور جادو وغیرہ کی علامتیں غالباً اس طرح ظاہر ہوتی ہیں: ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے والا درد سر، چہرے کا پیلا پن، بار بار پیشاب کی حاجت ہونا، کثرت سے پسینہ آنا، بھوک کم لگنا، ہاتھ پاؤں پر چیونٹی کے چلنے جیسی کیفیت و سرسراہٹ ہونا، جوڑوں میں سردی یا گرمی کی کیفیت، دل کی دھڑکن کی تیزی، پیٹھ کے نچلے حصے اور کندھوں کے درمیان ادھر ادھر منتقل ہونے والا درد، غمگینی و بے چینی، رات میں بے چینی، شدید خوف، شدید غصہ، کثرت سے ڈکار لینا، جمائی لینا، آہ بھرنا، تنہائی پسند کرنا، سستی و کاہلی، کثرت سے نیند کی رغبت اور صحت و تندرستی کے متعلق ایسی پریشانیاں جن کا کوئی معروف طبی سبب نہ ہو، مرض کی شدت وعدم شدت کے اعتبار سے یہ علامات ساری یا بعض پائی جاتی ہیں۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ دل اور ایمان کے لحاظ سے اس قدر قوی ہو کہ اس میں وسوسوں کا دخل نہ ہو سکے، چنانچہ ایسا نہ ہو کہ مذکورہ علامات میں سے کسی ایک علامت کے وجود سے وہم میں مبتلا ہو جائے اور یہ سمجھنے لگے کہ اسے کوئی نہ کوئی مرض ضرور لاحق ہے کیونکہ وہم کا علاج تمام بیماریوں کے علاج کے مقابلے میں زیادہ مشکل ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ مذکورہ بعض علامتیں ان لوگوں میں بھی پائی جاتی ہیں جو بالکل تندرست ہوتے ہیں اور بسا اوقات ان کا سبب کوئی جسمانی مرض ہوتا ہے اور کبھی کبھار

ان کا سبب ایمان کی کمزوری بھی بنتی ہے، جیسے تنگ دلی، غم اور سستی وغیرہ، ایسی صورت حال میں اسے اللہ کے ساتھ اپنے تعلقات کے بارے میں نظرثانی کرنی چاہیے۔

اگر بیماری کا سبب نظر بد ہے تو باذن اللہ اس کا علاج دو میں سے کسی ایک ذریعے سے ہوسکتا ہے: ۱) نظر لگانے والا شخص اگر معلوم ہو جائے تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا جائے تو اس پانی یا اس کے باقی حصے سے غسل کیا جائے۔ **۲)** نظر لگانے والا شخص معلوم نہ ہو سکے تو دعا، جھاڑ پھونک اور پچھنہ لگواکر علاج کیا جائے۔

اگر بیماری جادو کی وجہ سے ہے تو باذن اللہ اس کا علاج ذیل میں مذکور کسی ایک ذریعے سے ہوسکتا ہے: ۱) اگر جادو کی جگہ معلوم ہو تو اسے نکال کر معوذتین پڑھتے ہوئے اس کی گرہیں کھول دی جائیں، پھر اسے جلا دیا جائے۔ **۲)** شرعی جھاڑ پھونک: قرآنی آیات، خاص کر معوذتین، سورۂ بقرہ اور دعاؤں کے ذریعے سے، عنقریب وہ دعائیں بھی ذکر کی جارہی ہیں۔ **۳) نُشرہ کے ذریعے سے اور نشرے کی دو قسمیں ہیں: ا)** حرام نشرہ: جادو کا توڑ جادو کے ذریعے سے اور جادو کو ختم کرنے کے لیے جادوگر کے پاس جانا۔ **ب)** جائز نشرہ: اس کی ایک صورت یہ ہے کہ بیری کے سات پتے لے کر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر انھیں کوٹیں، پھر تین بار اس پر سورۂ کافرون، سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر اسے پانی میں ڈال دیں اور بار بار اسے پیا کریں اس سے غسل کریں یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے شفا حاصل ہو جائے۔ (مصنف عبدالرزاق) **۴)** جادو نکالنا: جادو کا اثر اگر پیٹ میں ہے تو دست آور دوا استعمال کر کے پیٹ کو صاف کر دیا جائے اور اگر پیٹ کے علاوہ کہیں اور ہے تو سنگی لگوانے کے ذریعے سے۔

دم کرنا:

اس کی چند شرائط ہیں: ۱) اللہ کے ناموں اور صفتوں کے ذریعے سے ہو۔ **۲)** عربی زبان ہو یا ایسے کلمات ہوں جن کے معنی سمجھ میں آتے ہوں۔ **۳)** یہ اعتقاد رہے کہ جھاڑ پھونک بذات خود اثر نہیں کرتے بلکہ شفا دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

جھاڑ پھونک کرنے والے کے لیے شرائط: ۱) مستحب یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو، نیک اور پرہیز گار ہو جو شخص جس قدر پرہیز گار ہو گا اس کے دم کا اثر بھی اتنا زیادہ ہو گا۔ **۲)** دم کرنے کے دوران میں صدق دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہو اس طرح کہ زبان و دل دونوں حاضر ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ انسان خود اپنے آپ پر دم کرے کیونکہ دوسرے کا دل غالباً غافل رہتا ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ کوئی کسی کی ضرورت و پریشانی کو اس سے زیادہ نہیں جانتا اور پریشان حال کی دعا کی قبولیت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

جس پر دم کیا جائے اس کے لیے شرائط: ۱) مستحب یہ ہے کہ وہ شخص مومن و صالح بندہ ہو۔ ایمان کے بقدر دعا کا اثر بڑھتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴾ "یہ قرآن

---

1 نظر بد عام طور پر جنوں کے باذن اللہ تکلیف دینے کے سبب سے ہوتی ہے وہ یوں کہ دیکھنے والا کسی ایسی مجلس میں جس میں جن موجود ہوتا ہے اس شخص کا وصف بیان کرتا ہے جس کو نظر لگتی ہے اب اگر وہاں کوئی رکاوٹ، جیسے ذکر و نماز وغیرہ نہیں پائی جاتی تو بحکم الٰہی جن کا اس پر اثر ہو جاتا ہے۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: "نظر کا لگنا حق ہے۔" (صحیح البخاری، حدیث: ۵۷۴۰) ایک اور روایت میں ہے: "وہاں شیطان اور انسان کا حسد موجود رہتے ہیں۔" (مسند احمد: ۲/۴۳۹) امام ہیثمی نے اسے صحیح کہا ہے اور اس کے شواہد بھی ہیں۔ نظر سے اسے اس لیے تعبیر کیا گیا ہے کہ دیکھنے کے بعد ہی وصف کا بیان ہوتا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آنکھ ہی خود نقصان پہنچاتی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ بسا اوقات اندھے کی بھی نظر لگ جاتی ہے، حالانکہ وہ دیکھتا نہیں ہے۔

2 جادو کچھ گرہیں جھاڑ پھونک اور ایسے کلمات ہیں جنھیں پڑھ کر کچھ عملیات کر کے جس پر جادو کیا جارہا ہے اس کے جسم یا دل یا عقل پر سیدھے اثر ڈالا جاتا ہے، جادو کی فی الواقع ایک حقیقت ہے، چنانچہ بعض جادو انسان کو قتل کر دیتے ہیں، بعض کے اثر سے انسان بیمار ہو جاتا ہے، بعض کے اثر سے ایک مرد اپنی بیوی سے ہم بستر نہیں ہو پاتا، بعض جادو ایسے ہیں کہ ان کے اثر سے میاں بیوی میں تفریق ہو جاتی ہے۔ جادو کی بعض صورتیں شرک و کفر ہیں اور بعض گناہ کبیرہ ہیں۔

3 اللہ کے رسول ﷺ افرمان ہے کہ بہترین چیز جس کے ذریعے سے تم علاج کرو، وہ سنگی لگوانا ہے۔ اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بہت سے ایسے جسمانی امراض جن کا سبب نظر بد اور جادو ہوتا ہے، جیسے کینسر وغیرہ سے اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے، اس بارے میں متعدد واقعات ثابت ہیں۔

جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا و رحمت ہے، باقی ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔'' (بنی اسرائیل:۸۲) **۲)** صدق دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہو کہ اللہ اسے شفا دے۔ **۳)** شفا کے حصول میں جلد بازی نہ کرے کیونکہ دم کرنا بھی ایک دعا ہے اور دعا کی قبولیت میں جلد بازی سے کام لیا تو ممکن ہے کہ اس کی دعا قبول نہ ہو، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي » ''تمھارے ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ جلد بازی سے کام نہ لے، جیسے یہ کہے کہ میں نے دعا تو کی لیکن قبول نہیں ہوئی۔'' (بخاری و مسلم)

دم کرنے کے متعدد طریقے: ۱) دعا پڑھ کر اس طرح دم کرنا کہ پھونک کے ساتھ معمولی سا تھوک بھی نکلے۔ **۲)** صرف پڑھنا (پھونک نہ مارنا)۔ **۳)** انگلی پر تھوک لگا کر مٹی میں ملانا، پھر اس مٹی لگی انگلی کو تکلیف کی جگہ رکھ کر دعا کرنا۔ **۴)** دعا پڑھنے کے ساتھ ساتھ تکلیف کی جگہ پر ہاتھ پھیرنا۔

چند آیات و احادیث جن کے ذریعے سے مریض پر دم کیا جائے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢﴾ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٣﴾ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٤﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٥﴾ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿٦﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿٧﴾

''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے، نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔ بدلے کے دن کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، دکھا ہمیں سیدھا راستہ۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، جن پر تیرا غضب نہیں ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔''

اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ ''وہ اللہ ہے، اس کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، زندہ ہے، سب کو سنبھالے ہوئے ہے، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کو اپنے احاطے میں نہیں لا سکتے، سوائے اس بات کے جو وہ چاہے۔ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے، اور اسے ان دونوں کی حفاظت تھکاتی نہیں اور وہ بلند تر، نہایت عظمت والا ہے۔'' (البقرة:۲۵۵)

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٨٦﴾

''رسول ﷺ اس (ہدایت) پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کی گئی ہے اور سارے مومن بھی، سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں:) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے (حکم) سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اللہ کسی کو اس کی برداشت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، کسی شخص نے جو نیکی کمائی اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو اس نے برائی کی اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب!

جس بوجھ کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ اٹھوا اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔" (البقرۃ:۲۸۵-۲۸۶)

وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ ٱلْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوا۟
هُنَالِكَ وَٱنقَلَبُوا۟ صَٰغِرِينَ "اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ تو (بھی) اپنا عصا ڈال۔ (جب اس نے ڈالا) تو وہ دیکھتے دیکھتے
(اژدہا بن کر ان سانپوں کو) نگلنے لگا جو وہ (جادوگر) گھڑتے تھے۔ بالآخر حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ وہ لوگ کر رہے تھے باطل ٹھہرا۔
تب وہ جادوگر وہیں مغلوب ہو گئے اور ذلیل و خوار ہو کر پیچھے ہٹ آئے۔" (الأعراف:۱۱۷-۱۱۹)

أَمْ يَحْسُدُونَ ٱلنَّاسَ عَلَىٰ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ "کیا وہ اس پر لوگوں سے حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ہے۔" (النسآء:۵۴)

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ "اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔" (الشعرآء:۸۰)

وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ "اور مومنوں کے سینوں کو شفا (ٹھنڈک) بخشے گا۔" (التوبۃ:۱۴)

قَالُوا۟ يَٰمُوسَىٰٓ إِمَّآ أَن تُلْقِىَ وَإِمَّآ أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُوا۟ ۖ فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ
﴿٦٦﴾ فَأَوْجَسَ فِى نَفْسِهِۦ خِيفَةً مُّوسَىٰ ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِى يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوٓا۟ ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا۟ كَيْدُ
سَٰحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ ٱلسَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ "(ان جادوگروں نے) کہا: اے موسیٰ! یا تو تو ڈال یا ہم ہی ہوں پہلے ڈالنے والے؟ موسیٰ نے کہا: بلکہ تمھی ڈالو، پھر ناگہاں ان کے جادو کی وجہ سے موسیٰ کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں بلاشبہ دوڑ رہی ہیں۔ پھر موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا: خوف نہ کھا، بے شک تو ہی غالب رہے گا۔ اور جو (لاٹھی) تیرے دائیں ہاتھ میں ہے اسے ڈال دے، وہ نگل جائے گی اس کو جو کچھ انھوں نے بنایا ہے، بس انھوں نے تو جادوگر کا فریب تراشا ہے، اور جادوگر جہاں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔" (طٰہٰ:۶۵-۶۹)

وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا "اور ہم قرآن میں سے جو نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔" (بنی سرآءیل:۸۲)

قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ هُدًى وَشِفَآءٌ "کہہ دیجیے: وہ ان کے لیے، جو ایمان لائے، ہدایت اور شفا ہے۔" (حٰمٓ السجدۃ:۴۴)

لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُۥ خَٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ ٱللَّهِ "اگر ہم یہ قرآن پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ کے ڈر کی وجہ سے ریزہ ریزہ ہو جاتا۔" (الحشر:۲۱)

فَٱرْجِعِ ٱلْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ "پھر نگاہ ڈال، کیا تو کوئی دراڑ دیکھتا ہے؟" (الملک:۳)

وَإِن يَكَادُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَٰرِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا۟ ٱلذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُۥ لَمَجْنُونٌ "یوں لگتا ہے جیسے کافر اپنی (بری) نظروں سے آپ کو پھسلا دیں گے جب وہ یہ ذکر (قرآن) سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بے شک وہ تو یقیناً دیوانہ ہے۔" (القلم:۵۱)

ثُمَّ أَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَعَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا "پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر اپنی طرف سے تسکین نازل کی۔" (التوبۃ:۲۶)

فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَعَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ ٱلتَّقْوَىٰ وَكَانُوٓا۟ أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا "تو اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر تسکین نازل کی، اور ان کو تقویٰ کی بات پر ثابت قدم رکھا۔" (الفتح:۲۶)

فَأَنزَلَ ٱللَّهُ سَكِينَتَهُۥ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُۥ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا "پھر اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور ایسے لشکروں سے اس کی مدد کی جنھیں تم نے نہیں دیکھا۔" (التوبۃ:۴۰)

لَّقَدْ رَضِىَ ٱللَّهُ عَنِ ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ ٱلشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِى قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَٰبَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا
''یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہوگیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے، چنانچہ ان کے دلوں میں جو (خلوص) تھا، وہ اس نے جان لیا تو اس نے ان پر تسکین نازل کی اور بدلے میں انھیں قریب کی فتح دی۔'' (الفتح:١٨)

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ فِى قُلُوبِ ٱلْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوٓا۟ إِيمَٰنًا مَّعَ إِيمَٰنِهِمْ ۗ وَلِلَّهِ جُنُودُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ''وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں تسکین نازل کی تاکہ ان کے ایمان میں اور (مزید) ایمان کا اضافہ ہو۔'' (الفتح:٤)

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿١﴾ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٢﴾ وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَآ أَنَا۠ عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ﴿٤﴾ وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِىَ دِينِ ''(اے نبی!) آپ کہہ دیجیے: اے کافرو! میں ان (بتوں) کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین۔'' (الکافرون:١-٦)

قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴿٤﴾
''(اے نبی!) آپ کہہ دیجیے: وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس نے (کسی کو) نہیں جنا اور نہ وہ (خود) جنا گیا۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔'' (الاخلاص:١-٤)

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ﴿١﴾ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِى ٱلْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ''(اے نبی!) کہہ دیجیے: میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ (ہر) اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔'' (الفلق:١-٥)

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ ٱلنَّاسِ ﴿٢﴾ إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ ﴿٣﴾ مِن شَرِّ ٱلْوَسْوَاسِ ٱلْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ ٱلَّذِى يُوَسْوِسُ فِى صُدُورِ ٱلنَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ ٱلْجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ ''(اے نبی!) کہہ دیجیے: میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ انسانوں کے بادشاہ کی۔ انسانوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے (اللہ کا ذکر سن کر) پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔'' (الناس:١-٦)

أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ (سات مرتبہ) ''میں سوال کرتا ہوں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ تمھیں شفا عطا فرمائے۔'' (ترمذی)

أُعِيْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ (تین دفعہ) ''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر لگ جانے والی نظر سے۔'' (بخاری)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَأْسَ اِشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا (تین دفعہ) ''اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! بیماری کو دور کر دے (مریضوں کو) شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں، ایسی شفا عطا فرما، جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔'' (بخاری و مسلم)

اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا (ایک بار) ''اے اللہ! اس (مریض) کی گرمی، سردی اور بیماری کو دور کر دے۔'' (مسند احمد)

حَسْبِيَ اللهُ لا إِلَهَ إِلا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ العَرْشِ العَظِيْمِ (سات دفعہ) "مجھے اللہ کافی ہے اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اسی پر میں نے بھروسا کیا، وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔" (ابوداود)

بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اللهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ (تین دفعہ) "اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں ہر بیماری سے جو تیرے لیے تکلیف کا باعث ہے، ہر نفس کے شر سے یا حسد کرنے والے کی آنکھ سے، اللہ تجھے شفا عطا فرمائے، اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں۔" (مسلم)

درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہنا:

بِسْمِ اللهِ "اللہ کے نام کے ساتھ (تین بار کہے) أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ (سات بار) میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس شر سے جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔" (مسلم)

بعض ضروری باتیں:

1. عائن (جس کی نظر لگتی ہے) سے متعلق خرافات کی تصدیق کرنا جائز نہیں ہے، جیسے یہ کہ (بطور علاج) اس کا پیشاب پینا وغیرہ۔
2. جس پر نظر بد کا ڈر ہو تو اس ڈر سے اس کے پاس چمڑا، کنگن اور پٹوں وغیرہ کی صورت میں تعویز لٹکانا جائز نہیں ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ » "جو شخص کوئی چیز لٹکاتا ہے تو اسے اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔" (ترمذی)

اگر وہ لٹکائی جانے والی چیز قرآنی تعویز ہو تو اس بارے میں بھی علماء کا اختلاف ہے، البتہ اس سے پرہیز بہتر ہے۔

3. ماشاء اللہ، تبارک اللہ لکھنا، تلوار، چھری اور آنکھ کی تصویر بنانا، گاڑی میں قرآن رکھنا یا گھروں میں قرآن مجید کی بعض آیات کا لٹکانا یہ تمام چیزیں نظر بد سے نہیں بچاتیں، بلکہ ممکن ہے کہ یہ چیزیں ناجائز تعویز کے زمرے میں آئیں۔
4. مریض پر واجب ہے کہ دعا کی قبولیت پر یقین رکھے شفایابی میں دیر ہو رہی ہو تو اس پر توجہ نہ دے کیونکہ اگر اس سے یہ کہا جائے کہ تیری شفا اس میں ہے کہ یہ دوا تو زندگی بھر استعمال کرے تو وہ پریشان نہ ہوگا برخلاف اس کے کچھ مدت تک جھاڑ پھونک کرنے کو کہا جائے تو اکتا جاتا ہے، حالانکہ جھاڑ پھونک کے ہر لفظ کے بدلے جو وہ پڑھ رہا ہے ایک نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی کا اجر دس گنا ملتا ہے اس لیے اسے چاہیے کہ دعا اور استغفار کو لازم پکڑے اور کثرت سے صدقہ و خیرات کرے کیونکہ صدقہ ان چیزوں میں شامل ہے جن سے شفا حاصل کی جاتی ہے۔
5. اجتماعی طور پر تلاوت قرآن و سنت کے خلاف ہے اس کا اثر بہت ہی کم ہوتا ہے یہی حکم ٹیپ ریکارڈر پر اکتفا کرنے کا بھی ہے کیونکہ اس طرح نیت کا فقدان ہوتا ہے جبکہ دم کرنے والے کے لیے نیت شرط ہے یہ الگ مسئلہ ہے کہ اس کا سننا خیر و بھلائی سے خالی نہیں ہے، شفا پانے تک بار بار دم کرتے رہنا مسنون ہے اور اگر بار بار دم کرنا مشقت و پریشانی کا باعث ہو تو اس میں کمی کر دے، کسی دعا یا آیت کا کسی متعینہ تعداد کے ساتھ پڑھنا بغیر کسی دلیل کے صحیح نہیں ہے۔
6. بعض ایسی علامتیں ہیں جن کے ذریعے سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ دم کرنے والا قرآن سے دم نہیں کر رہا ہے بلکہ جادو سے کام لے رہا ہے، ایسے بعض لوگوں کی ظاہری دینداری سے آپ کو دھوکہ نہیں کھانا چاہیے، چنانچہ بسا اوقات ابتدا تو قرآن پڑھنے سے کرتے ہیں لیکن جلد ہی اسے بدل دیتے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے مسجدوں میں بھی آتے جاتے ہیں اور بسا اوقات آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ وہ آپ کے سامنے ذکر الٰہی بھی کرتے ہیں۔ خبردار ایسے لوگوں سے ہوشیار رہیں دھوکے میں نہ آئیں۔

جادوگروں اور شعبدہ بازوں کی چند علامتیں: ٭ بیمار سے اس کا اور اس کی والدہ کا نام پوچھنا کیونکہ نام کی معرفت وعدم معرفت علاج میں مؤثر نہیں ہے۔ ٭ مریض کا کوئی کپڑا طلب کرنا، جیسے کرتا یا بنیان۔ ٭ مریض سے کبھی کبھار خاص صفات کا کوئی جانور مانگا جاتا ہے تاکہ اسے جن کے نام پر ذبح کرے اور بسا اوقات اس کا خون مریض پر لگایا جاتا ہے۔ ٭ ایسے طلسمی الفاظ کا لکھنا یا پڑھنا جس کا معنی غیر مفہوم ہو یا بے معنی ہو۔ ٭ مریض کو ایسے کاغذات دینا جن پر کچھ خانے بنے ہوں اور ان میں کچھ نمبر یا حروف لکھے ہوں اسے حجاب یا تعویذ کہتے ہیں۔ ٭ ایک متعینہ مدت کے لیے کسی تاریک کمرے میں مریض کو تنہائی میں رہنے کا حکم دینا، اس کو ''حجبۃ'' (چلہ) کہتے ہیں۔ ٭ ایک متعینہ مدت کے لیے مریض کو پانی چھونے سے روکنا۔ ٭ زمین میں دفن کرنے کے لیے مریض کو کوئی چیز دینا یا جلانے اور دھونی لینے کے لیے کوئی کاغذ دینا۔ ٭ مریض کو اس کی بعض وہ پوشیدہ باتیں بتلانا جسے کوئی اور نہ جانتا ہو، اسی طرح مریض کے بتانے سے قبل اس کا نام، اس کے شہر کا نام اور اس کی بیماری بتلا دینا۔ ٭ مریض کے پہنچتے ہی اس کی حالت کی تشخیص کرنا یا ٹیلی فون اور ڈاک کے ذریعے سے مریض کے مرض کی تشخیص کرنا۔

7 اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ جن انسان میں داخل ہو جاتا ہے، دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿ ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰاْ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَٰنُ مِنَ ٱلْمَسِّ ﴾ ''سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اس طرح جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھوکر خبطی بنا دے۔'' (البقرۃ:۲۷۵)

مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس سے مراد وہ پاگل پن ہے جو جنوں کے انسان کے اندر گھس جانے سے ہوتا ہے۔

فائدہ: حسد: کسی پر اس کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا حسد کہلاتا ہے اور نظر بد عمومی طور پر حسد کی وجہ سے لگتی ہے، حسد بہت بڑا گناہ ہے بلکہ وہ بہت سے گناہوں کی جڑ اور وہ پہلا جرم ہے جس کے ذریعے سے اللہ کی نافرمانی کی گئی، چنانچہ ابلیس نے آدم علیہ السلام کو سجدے سے انکار صرف حسد ہی کی وجہ سے کیا تھا اور قابیل نے اپنے بھائی کو قتل بھی اسی وجہ سے کیا تھا۔

علاج: ٭ یہ مد نظر رکھنا کہ حسد بہت بڑا گناہ ہے، یہ نیکیوں کو ایسے ہی ختم کر دیتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو چٹ کر جاتی ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ (ابوداود) ٭ (یہ دھیان رہے کہ) جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے وہ اس کی حکمت اور تقدیر پر مبنی ہے اب اس پر راضی نہ ہونا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کے مترادف اور تقدیر پر ایمان کی کمزوری کی دلیل ہے۔ ٭ جو چیز اچھی لگے اسے دیکھ کر ماشاء اللہ اور بارک اللہ لک کہنا آپ کے دل کی پاکیزگی کی دلیل ہے۔ ٭ حسد کے ترک پر جو اجر ہے اس کی معرفت حاصل کرنا۔ جو شخص اس حال میں سویا کہ اس کے دل میں کسی کے لیے حسد نہ ہو تو وہ اجر عظیم کا حقدار ہوگا جیسا کہ ثابت ہے کہ ایک بار اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی صحابی (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کو جنت کی بشارت دی تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے اس کے پاس رات گزار کر یہ یقینی علم حاصل کیا کہ اس کے لیے جنت کی بشارت کا سبب یہی ہے۔ (مسند احمد، مصنف عبدالرزاق)

دعا کے مسائل

ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج اور اُسی کی ضرورت مند ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے بے نیاز اور مستغنی ہے، اللہ تعالیٰ نے بندوں پر دعا کرنا واجب قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴾ ''مجھ سے دعا کرو میں تمھاری دعا کو قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خود سری کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔'' (المؤمن:٦٠)

اس آیت میں عبادت سے مراد دعا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ» ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔'' (ترمذی)

نیز اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے سوال پر خوش ہوتا ہے اور عاجزی سے دعا کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اور انھیں اپنے قریب کرتا ہے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اس چیز کو محسوس کیا تھا، چنانچہ وہ کسی بھی چیز کو اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو حقیر نہیں سمجھتے تھے اور نہ ہی اپنا دست سوال کسی مخلوق کے سامنے پھیلاتے تھے ایسا صرف اس لیے تھا کہ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھا، وہ اللہ کے قریب تھے اور اللہ ان کے قریب تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ﴾ ''جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو (آپ ان سے کہہ دیں کہ) میں ان کے قریب ہوں۔'' (البقرۃ:١٨٦)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا کا بڑا اونچا مقام ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محترم چیز دعا ہے، بسا اوقات دعا سے تقدیر بھی بدل جاتی ہے اور اگر قبولیت کے اسباب موجود ہوں اور رد کے اسباب ناپید ہوں تو مسلمان کی دعا بلاشبہ قبول ہوتی ہے اور دعا کرنے والے کو ان تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور حاصل ہوتی ہے جن کا ذکر اللہ کے رسول ﷺ نے کیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: « مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا. قَالُوا إِذًا نُكْثِرُ؟ قَالَ: اللَّهُ أَكْثَرُ » ''جب بھی کوئی مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کسی گناہ کے کام یا قطع رحمی کا مطالبہ نہیں ہوتا تو اس دعا کے بدلے اللہ تعالیٰ تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ضرور عطا فرماتا ہے یا تو جلدی اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے یا اس دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس دعا کے بدلے اس جیسی کوئی مصیبت ٹال دیتا ہے۔ یہ سن کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ہم تو پھر کثرت سے دعا کریں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ بھی بہت زیادہ دینے والا ہے۔'' (مسند احمد، ترمذی)

دعا کی قسمیں: دعا کی دو قسمیں ہیں: ١) دعائے عبادت، جیسے نماز اور روزہ وغیرہ۔ ٢) دعا بطور سوال و طلب۔

اعمال میں فرق مراتب: **س:** کیا قرآن مجید کی تلاوت افضل ہے یا ذکر الٰہی یا دعائے طلب و مسئلہ؟ **ج:** قرآن مجید کی تلاوت مطلقاً تمام اعمال سے افضل ہے، پھر ذکر اور حمد باری تعالیٰ، اس کے بعد دعائے طلب، یہ فرق مراتب اجمالی طور پر ہے، البتہ بعض ایسے حالات ہیں کہ غیر افضل، افضل سے اعلیٰ مقام حاصل کر لیتا ہے، چنانچہ عرفہ کے دن دعا کرنا تلاوت قرآن سے افضل ہے اور فرض نمازوں کے بعد مسنون ذکر و اذکار میں مشغول ہونا تلاوت قرآن سے افضل ہے۔

دعا کی قبولیت کے اسباب: دعا کی قبولیت کے کچھ ظاہری اسباب ہیں اور کچھ باطنی اسباب۔

1 **ظاہری اسباب:** دعا سے پہلے کوئی نیک عمل کرنا، جیسے صدقہ، وضو، نماز، استقبال قبلہ، ہاتھ اٹھانا، اللہ تعالیٰ کی شایان شان اس کی حمد و ثنا، جس قسم کی دعا کی جا رہی ہے اس کے مناسب اسمائے حسنیٰ کے استعمال سے وسیلہ لینا، چنانچہ اگر جنت کی دعا کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کا واسطہ دے کر اس کے سامنے گڑگڑائے اور اگر کسی ظالم پر بددعا کر رہا ہے تو اس وقت رحمان یا کریم جیسے ناموں کا واسطہ نہ دے بلکہ صرف قہار و جبار جیسے ناموں کا ذکر کرے۔ دعا کی قبولیت کے اسبابِ ظاہری میں یہ بھی داخل ہے کہ دعا کی ابتدا میں، درمیان اور آخر میں اللہ کے رسول ﷺ پر درود بھیجے، اپنے گناہوں کا اعتراف کرے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا

شکر ادا کرے۔ اسی طرح ان بہترین اوقات کو دعا کے لیے غنیمت سمجھے جن کے بارے میں دلیل وارد ہے کہ اس وقت دعا کی قبولیت کی امید رہتی ہے اور ایسے اوقات بہت سے ہیں۔ * رات دن میں: رات کا آخری تہائی حصہ جب اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے، اذان واقامت کے درمیان کا وقفہ، وضو کے بعد، سجدے کی حالت میں، نماز میں سلام پھیرنے سے قبل، نمازوں کے بعد، ختم قرآن کے وقت، مرغ کی آواز سن کر، سفر کے دوران میں، مظلوم کی دعا، پریشان حال کی دعا، والد کی دعا اپنے بیٹے کے لیے، اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے دعا اور جنگ میں دشمنوں سے مڈبھیڑ کے وقت دعا۔ * ہفتہ میں: جمعے کے دن، خاص کر دن کے آخری حصے میں۔ * مہینوں میں: رمضان المبارک میں افطاری اور سحری کے وقت، شب قدر میں اور عرفہ کے دن۔ * مبارک مقامات میں: مسجد میں عمومی طور پر، کعبہ کے پاس اور بالخصوص ملتزم کے پاس، مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس، صفا اور مروہ پر، ایام حج میں عرفات، مزدلفہ اور منی میں، زمزم کا پانی پیتے وقت وغیرہ۔

2 **باطنی اسباب:** جیسے دعا سے قبل سچی توبہ، ظلماً لی گئی چیزوں کی واپسی، کھانے پینے، پہننے اور رہن سہن میں پاک کمائی، حلال کمائی، طاعتِ الٰہی وطاعتِ پیغمبر ﷺ میں کثرت، حرام سے پرہیز، شبے اور شہوت کے امور سے پرہیز، دعا کے دوران میں دلجمعی، اللہ پر پورا اعتماد، قوتِ امید، اللہ ہی سے التجا، رونا اور عاجزی ومسکنت ظاہر کرنا، تمام معاملات کو اللہ کے حوالے کرنا اور غیر اللہ سے تعلقات کو توڑنا۔

دعا کی قبولیت میں مانع امور: بسا اوقات انسان دعا کرتا ہے اور اس کی دعا قبول نہیں ہوتی یا قبولیت میں تاخیر ہوتی ہے، اس کے اسباب بہت سے ہیں، ان میں سے بعض درج ذیل ہیں: * اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ سے بھی دعا کرنا، * دعا میں (بلا وجہ) تفصیل، جیسے جہنم کی گرمی سے، اس کی تنگی سے اور اس کی تاریکی سے پناہ مانگنا، حالانکہ اتنی تفصیل کی بجائے صرف جہنم سے یا آگ سے پناہ مانگ لینا کافی ہے۔ * مسلمان کا اپنے نفس پر بد دعا کرنا یا کسی اور پر ناحق بد دعا کرنا، * گناہ یا قطع رحمی کی دعا کرنا، * دعا کو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر معلق کرنا، جیسے یہ کہنا کہ اے اللہ! اگر تیری مرضی ہو تو مجھے معاف کر دے وغیرہ، * قبولیت دعا میں جلد بازی کرنا، جیسے یہ کہنا کہ میں نے دعا تو کی لیکن قبول نہیں ہوئی، * دعا سے اکتا جانا وہ اس طرح کہ تھک کر دعا کرنا چھوڑ دینا، * دل غافل سے دعا کرنا، * آداب الٰہی کو ملحوظ نہ رکھنا، اللہ کے رسول ﷺ نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو دعا کر رہا تھا جبکہ اس نے (دعا سے قبل) اللہ کے رسول ﷺ پر درود نہیں بھیجا تو آپ نے فرمایا: « عَجِلَ هٰذَا »، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ: « إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لْيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ » "اس نے جلدبازی سے کام لیا۔" پھر آپ نے اسے بلا کر یا کسی اور سے فرمایا: "جب تم میں کوئی شخص نماز کے آخر میں دعا کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے ابتدا کرے (یعنی التحیات پڑھے) پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر جو دعا کرنا چاہے کرے۔" (ابوداود، ترمذی) * کسی ایسی چیز کے لیے دعا جس کا معاملہ تمام ہو چکا ہے، جیسے دنیا میں ہمیشہ رہنے کے لیے دعا کرنا، * اسی طرح دعا میں تکلف سے مسجع و مقفی الفاظ استعمال کرنا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ ٱدْعُوا۟ رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ ﴾ "تم لوگ اپنے رب کو پکارو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی، واقعی اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" (الأعراف:55) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دعا میں مسجع و مقفی عبارت سے پرہیز کرنا کیونکہ ہم نے اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ کو ایسا ہی کرتے، یعنی اس سے پرہیز کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری) * اسی طرح دوران دعا میں آواز زیادہ بلند کرنا (بھی دعا کی قبولیت میں مانع ہو سکتا ہے) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَٱبْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴾ "اپنی نماز میں نہ تو آواز کو بلند کرو اور نہ ہی بالکل پست کرو بلکہ درمیانی صورت اختیار کرو۔" (بنی اسرآءیل:110)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ آیت دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (بخاری)

مستحب یہ ہے کہ دعا کرنے والا اپنی دعا میں اس ترتیب کو ملحوظ رکھے: 1 اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا۔ 2 نبی ﷺ پر درود و سلام۔ 3 توبہ اور اپنے گناہوں کا اعتراف 4 نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ۔ 5 دعا شروع کرے اور اس بات پر حریص رہے کہ انھی جامع دعاؤں کا انتخاب کرے جو اللہ کے رسول ﷺ اور سلف سے ثابت ہیں۔ 6 درود پر دعا ختم کرے۔

وہ اہم دعائیں جنھیں یاد کرلینا چاہیے

دعا کی مناسبت	دعا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
سونے سے قبل	« بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا » "تیرے ہی نام کے ساتھ اے اللہ! میں مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔"
جب نیند سے بیدار ہو	« الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ » "ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا، بعد اس کے کہ اس نے ہمیں مار دیا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔"
خواب میں ڈرنے کی دعا	« أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِن شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ » "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے سے، اس کی ناراضی اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے (گناہوں پر ابھارنے اور اکسانے) سے اور اس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں (اور مجھے بہکائیں)۔"
خواب دیکھنے کی دعا	"اگر کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لیے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور لوگوں سے اس کا تذکرہ کرے اور اگر کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے، اس لیے چاہیے کہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بیان نہ کرے، اس طرح وہ اسے کوئی ضرر نہ پہنچائے گا۔"
گھر سے نکلنے کی دعا	« اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ » « بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ » "اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں (اس بات سے) کہ میں گمراہ ہوجاؤں یا مجھے گمراہ کردیا جائے، میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔"
مسجد میں داخل ہونے کی دعا	جب مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو دایاں قدم آگے بڑھائے اور کہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. "اللہ کے نام کے ساتھ (میں داخل ہوتا ہوں) اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"
مسجد سے نکلنے کی دعا	جب مسجد سے نکلنے کا ارادہ کرے تو اپنا بایاں قدم آگے بڑھائے اور کہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ. "اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلتا ہوں) اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہ معاف کردے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔"
دولھے کے لیے دعا	« بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ » "برکت کرے اللہ تیرے لیے اور برکت کرے تجھ پر اور جمع کرے تم دونوں کو خیر (بھلائی) میں۔"
مرغ کی آواز اور گدھے کی رینک (آواز)	"جب تم لوگ گدھے کا رینکنا سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ چاہو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے اور جب مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔" ایک اور حدیث میں ہے: "جب تم لوگ رات کے وقت کتے کا بھونکنا اور گدھے کا رینکنا سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو...۔"
جب کوئی یہ خبر دے کہ وہ آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہے	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا اور وہاں ایک اور شخص بیٹھا ہوا تھا تو اس بیٹھے ہوئے شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا: "کیا تم نے اسے بتلا دیا ہے؟" اس نے جواب دیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "جاؤ اسے بتلا دو۔" وہ شخص اس سے جا ملا اور کہنے لگا: میں اللہ کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں، اس دوسرے صحابی نے جواب دیا: أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ "وہ ذات بھی آپ سے محبت کرے جس کے لیے آپ نے مجھ سے محبت کی ہے۔"
کسی مسلمان بھائی کو چھینک آئے تو اس کی دعا	"جب کسی کو چھینک آئے تو کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور اس کے بھائی یا ساتھی کو چاہیے کہ کہے: یَرْحَمُكَ اللّٰہ پھر خود یہ کہے: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔" اور جب کافر کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو اس کے جواب میں يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ کہے اور يَرْحَمُكَ اللّٰہ نہ کہے۔

غم ومشقت کی دعا	« لا إِلَهَ إلا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لا إِلَهَ إلا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيم، لا إِلَهَ إلا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الأَرْض وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيم» « اللَّهُ اللَّهُ رَبِّى، لا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا » « يَاحَيُّ يا قَيومُ برحمتك أستَغِيثُ » «سبحَانَ الله الْعَظِيم» "نہیں کوئی معبود مگر اللہ (جو) بہت عظمت والا بڑا بردبار (ہے) نہیں کوئی معبود مگر اللہ (جو) رب (ہے) عرش عظیم کا، نہیں کوئی معبود مگر اللہ (جو) رب (ہے) آسمانوں اور زمین کا اور رب (ہے) عرش کریم کا، اللہ، اللہ میرا رب ہے، نہیں شریک ٹھہراتا میں اس کے ساتھ کسی کو۔ اے زندہ! اے قائم! میں تیری رحمت کی یاوری کا طلب گار ہوں۔ پاک ہے اللہ بہت بلند۔"
دشمنوں کے لیے بددعا	« اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ومُجْرِى السَّحَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمْ الأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ » "اے اللہ! بادلوں کو چلانے والے، کتاب نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے، گروہوں (لشکروں) کو شکست سے دوچار فرما، اے اللہ! ان کو شکست دے اور ان کو ہلا کر رکھ دے۔"
جب کسی کام میں صعوبت محسوس کرے	« اللهمَّ لا سَهْلَ إلا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلا وَأَنتَ تَجْعلُ الحزن إذا شِئْتَ سَهْلاً » "اے اللہ! نہیں ہے کوئی کام آسان، مگر وہی جسے کردے تو آسان اور تو کردیتا ہے مشکل کام کو آسان جب تو چاہے۔"
قرض کی ادائیگی کی دعا	« اللَّهُمَّ إِنِّى أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْهَمِّ وَالْحزَن، وَالْعَجْز وَالْكَسَل، وَالْجُبْن وَالْبُخل، وَضَلَع الدَّيْن، وَغلَبَةِ الرِّجَال» "اے اللہ! یقینا میں تیری پناہ میں آتا ہوں، پریشانی اور غم سے، عاجز ہوجانے اور کاہلی و سستی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے۔"
بیت الخلا (حمام)	جب بیت الخلا میں داخل ہو تو کہے: « اللَّهُمَّ إِنِّى أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ». "اے اللہ! میں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔" اور جب نکلے تو کہے: « غُفْرَانَكَ » "(اے اللہ! میں) تیری بخشش (چاہتا ہوں)۔"
نماز میں وسوسہ	"یہ خِنْزَبْ نامی شیطان (کی وجہ سے) ہے جب کسی کو ایسا محسوس ہو تو اس سے اللہ کی پناہ چاہے اور بائیں طرف تین بار تھوک دے۔"
سجدہ کی دعا	« اللَّهُمَّ اغفِرْ لِى ذَنْبِى كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلانِيَتَهُ وَسِرَّهُ »"اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے والے اور بعد والے، اعلانیہ اور پوشیدہ تمام کے تمام گناہ معاف فرما دے۔" « سُبْحَانَكَ رَبِّى وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغفِرْ لِى »"پاک ہے تو اے میرے رب! اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے معاف فرما دے۔" « اللَّهُمَّ إِنِّى أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لا أُحْصِى ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ » "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ذریعے سے تیری ناراضی سے، تیری معافی کے ذریعے سے تیری سزا سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے سے تجھ سے۔ میں نہیں کرسکتا پوری تعریف تیری تو اسی طرح ہے جیسے تو نے خود اپنے آپ کی تعریف کی ہے۔"
سجدہ تلاوت کی دعا	«اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِى لِلَّذِى خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الخَالِقِينَ» "اے اللہ! تیرے ہی لیے میں نے سجدہ کیا، اور تجھ ہی پر میں ایمان لایا ہوں اور تیرے ہی لیے میں فرمانبردار ہوں، سجدہ کیا میرے چہرے نے اس ذات کو جس نے اسے پیدا فرمایا، اور اس نے اس کے کان اور آنکھ کے سوراخ بنائے، بڑا بابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو بہترین خالق ہے۔"
نماز کے شروع کی دعا	« اللَّهُمَّ بَاعِدْ بينى وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدتَّ بينَ المَشْرق والمغرب، اللَّهُمَّ نَقِّنِى مِنْ خَطَايَایَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَس، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِى بِالْمَاءِ وَالثلج وَالبرَد » اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے، جیسے تو نے دوری ڈالی مشرق اور مغرب کے درمیان، اے اللہ! صاف کردے مجھے میری خطاؤں سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑے کو میل کچیل سے، اے اللہ! دھوڈال مجھے پانی، برف اور اولوں سے۔"
نماز کے آخر میں (سلام سے پہلے)	«اللَّهُمَّ إِنِّى ظَلَمْتُ نَفْسِى ظُلْمًا كَثِيرًا وَلا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِى مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِى إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ» "اے اللہ! بلاشبہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر، ظلم بہت زیادہ اور نہیں معاف کرسکتا گناہوں کو (کوئی) سوائے تیرے پس تو معاف فرما دے مجھے اپنی خاص بخشش سے اور مجھ پر رحم فرما، یقینا تو تو بہت بخشنے والا، انتہائی مہربان ہے۔"
نماز کے بعد	« اللَّهُمَّ أَعِنِّى عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ » "اے اللہ! تو میری مدد فرما، اپنی یاد پر اور اپنے شکر پر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت بجا لانے پر۔" « اللَّهُمَّ إِنِّى أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْكُفْر وَالْفَقْر وَعَذَابِ الْقَبْر » "اے اللہ! میں کفر، فقر (محتاجی) اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"
جو آپ کے ساتھ کوئی بھلائی کرے	"کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے تو وہ بھلائی کرنے والے سے کہے: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا (اللہ تجھے بہترین بدلہ دے) تو اس نے تعریف کرنے میں حد کردی۔" پھر دوسرا یوں کہہ دے: وجزاك یا پھر یوں کہے: وإياك (اور تجھے بھی)۔

جب بارش نازل ہو	« اللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا » ''اے اللہ! (بنا اس) بارش کو فائدہ مند۔'' (دو یا تین بار) « مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ » ''ہم بارش سے نوازے گئے اللہ کے فضل اور رحمت سے۔''
جب تیز ہوا چلے	« اللھمَّ إنی أسألك خَيْرَهَا وخير مَا فيْها وخير ما أرسلت به، وأعوذُ بك مِنْ شرِّهَا وَشَرِّ مَا فيها وشرِّ ما أُرسلت به » ''اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس کو اور میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے، اس کے شر سے، اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس کو۔''
جب ''ماہِ نو کا چاند'' دیکھے	« اللّٰھمَّ أَهِلَّه عَلَيْنَا باليمن والإيمَان والسَّلامَةِ وَالإسْلام، هِلالُ خيْر ورُشْدٍ، رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللهُ » ''اے اللہ! تو طلوع فرما اسے ہم پر برکت اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ، خیر و بھلائی کا چاند ہو، اللہ میرا بھی پروردگار ہے اور تیرا بھی۔''
کسی مسافر کو رخصت کرے	« أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ » ''میں سپرد کرتا ہوں اللہ کے تمھارے دین کو اور تمھاری امانت کو اور تمھارے آخری عمل کو۔'' اور مسافر اس کا جواب اس طرح دے: « أَسْتَوْدِعُكُمُ اللهَ الَّذِیْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ » ''میں سپرد کرتا ہوں تمھیں اس اللہ کے کہ نہیں ضائع ہوتیں اس کے سپرد کی ہوئی چیزیں۔''
سفر کی دعا	« اللهُ أَكْبَر، اللهُ أَكْبَر، اللهُ أَكْبَر ﴿ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ✱ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ﴾ اللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِی سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللّٰھُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اللّٰھُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِی الأَهْلِ، اللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالأَهْلِ ». ''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے تابع کر دیا ہمارے لیے اسے ورنہ نہیں تھے ہم اسے قابو میں لا سکنے والے اور یقیناً ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کا اور ایسے عمل کا جسے تو پسند فرمائے۔ اے اللہ! آسان فرما دے ہم پر ہمارا یہ سفر اور لپیٹ دے ہم سے اس کی لمبی مسافت کو، اے اللہ! تو ہی (ہمارا) ساتھی ہے۔ اس سفر میں اور (تو ہی ہمارا) جانشین ہے گھر (اور گھر) والوں میں، اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں سفر کی مشقت سے اور (اس کے) تکلیف دہ منظر سے اور بری تبدیلی سے مال میں اور گھر والوں میں۔'' اور سفر سے واپسی پر بھی یہی الفاظ کہتے اور ان میں یہ اضافہ کرتے: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ''ہم واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں۔''
بستر پر جانے کی دعائیں	« اللّٰھُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِی إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِی إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِی إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِی أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِی أَرْسَلْتَ » ''اے اللہ! میں نے تابع کر دیا ہے اپنے نفس کو تیرے اور سونپ دیا اپنا معاملہ تجھے اور متوجہ کیا میں نے اپنا چہرہ تیری طرف اور جھکائی اپنی پشت تیری طرف ثواب میں رغبت کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے تیرے عذاب سے، نہیں ہے کوئی پناہ گاہ اور نہ جائے نجات تجھ سے مگر تیری ہی بارگاہ میں، میں ایمان لایا تیری اس کتاب پر جسے تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے (ہماری طرف) بھیجا۔'' « الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهُ وَلَا مُؤْوِیَ » ''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کافی ہو گیا، اور ہمیں ٹھکانا دیا، (ورنہ) کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی نہ کوئی کفالت کرنے والا ہے اور نہ ٹھکانا دینے والا۔'' « اللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ » ''اے اللہ! مجھے بچانا (اس دن) اپنے عذاب سے جس دن تو اٹھائے گا اپنے بندوں کو۔'' « سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ رَبِّی بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِی وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِی فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ » ''پاک ہے تو اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ ہی رکھا میں نے اپنا پہلو (بستر پر) اور تیرے نام کے ساتھ ہی اس کو اٹھاؤں گا، لہٰذا اگر تو میری روح کو روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی ایسے حفاظت فرمانا جیسے تو حفاظت فرماتا ہے اپنے نیک بندوں کی۔'' نبی ﷺ جب بستر پر آتے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں جمع کرتے (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) اور معوذتین (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) اور (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) پڑھ کر ان میں پھونکتے، پھر اپنے جسم پر جہاں تک طاقت ہوتی پھیرتے۔ نبی ﷺ سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

نماز کے لیے گھر سے نکلنے کی دعا

« اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي لِسَانِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَمِن فَوْقِي نُورًا، وَمِن تَحْتِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ شِمَالِي نُورًا، وَمِن أَمَامِي نُورًا، وَمِن خَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نورًا، وَعَظِّم لِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نورًا، وَاجْعَلْنِي نُورًا، اللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي عَصَبِي نُورًا، وَفِي لَحْمِي نُورًا، وَفِي دَمِي نُورًا، وَفِي شَعرِي نُورًا، وَفِي بَشَرِي نُورًا » ''اے اللہ! پیدا فرما دے میرے دل میں نور اور میری زبان میں بھی نور، میرے کانوں میں بھی نور، اور میری نگاہ میں بھی نور، میرے اوپر بھی نور، اور میرے نیچے بھی نور، میرے دائیں بھی نور اور میرے بائیں بھی نور، میرے سامنے بھی نور اور میرے پیچھے بھی نور اور پیدا فرما دے میرے نفس میں بھی نور اور خوب زیادہ کر میرے نور کو اور مجھے بہت زیادہ نور عطا کر اور کر دے میرے لیے (ہر طرف) نور اور بنا دے مجھے (مجسم) نور، اے اللہ! عطا کر مجھے نور اور کر دے میرے پٹھے میں نور اور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور میرے بالوں میں نور اور میری جلد میں نور۔''

استخارہ کی دعا

« إِذَا هَمَّ أَحَدُكُم بِالأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الأَمْرَ (ثُمَّ تُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ) خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي۔ أو قال: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ۔ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي۔ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ۔ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ » ''اے اللہ! بے شک میں بھلائی طلب کرتا ہوں تجھ سے، تیرے علم کے ساتھ، اور طاقت طلب کرتا ہوں تجھ سے تیری قدرت کے ساتھ، اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے فضل عظیم کا کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ بیشک یہ کام بہتر ہے میرے لیے میرے دین میں اور میرے معاش میں اور میرے انجام کار میں تو فیصلہ کر دے اس کا میرے حق میں اور آسان کر دے اس کو میرے لیے، پھر برکت ڈال دے میرے لیے اس میں اور اگر تو جانتا ہے کہ بے شک یہ کام برا ہے میرے لیے میرے دین میں اور میرے معاش میں اور میرے انجام کار میں تو دور کر دے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھ کو اس سے اور فیصلہ کر دے میرے لیے بھلائی کا جہاں بھی وہ ہو، پھر راضی کر دے مجھے اس پر۔''

چند جامع دعائیں جن کا اہتمام نبی ﷺ کیا کرتے تھے

« اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ » 'اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بری موت سے اور بدبختی سے اور دشمن کی خوشی سے اور آزمائش و مصیبت کی سختی سے۔'' « اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ » ''اے اللہ! معاف کر دے میری غلطیوں کو اور میرے نادانی و جہالت کے کاموں کو اور میرے کاموں میں میری زیادتی کو اور جس (لغزش) کا بھی تجھے علم ہے۔ اے اللہ! میرے سنجیدہ گناہوں کو، مذاق کے طور پر کیے ہوئے گناہوں کو، غلطی سے ہونے والے اور جان بوجھ کر ہونے والے گناہوں کو معاف فرما دے۔ یہ سارے گناہ میری طرف ہی سے ہیں۔ اے اللہ! بخش دے میرے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے، اور جو میں نے چھپ کر کیے یا اعلانیہ کیے، اور جسے تو زیادہ جانتا ہے مجھ سے، تو ہی آگے کرنے والا ہے (طاعات میں) اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے (ان سے) اور تو ہی ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔'' « اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ » ''اے اللہ! میرے لیے میرے دین کی اصلاح فرما دے کہ جس میں میرے امور کا تحفظ ہے اور میرے لیے میری دنیا کی اصلاح فرما دے جس میں میرا معاش ہے اور میری آخرت کی بھی اصلاح فرما دے جس میں میرا پلٹنا ہے اور زندگی کو میرے لیے ہر بھلائی میں اضافے کا باعث بنا اور موت کو میرے لیے ہر شر سے راحت اور نجات کا سبب بنا۔'' « اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى » ''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت، پرہیز گاری، پاکدامنی اور تونگری کا۔'' « اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا » ''اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاک بنا دے تو ہی اسے بہترین پاک کرنے والا ہے تو اس کا ولی اور اس کا مالک ہے۔ اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو مقبول نہ ہو۔'' « اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ » ''اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ میں آتا ہوں تیری نعمت کے زائل ہونے، تیری عافیت کے پھر جانے، اور تیرے اچانک عذاب اور تیری ہر قسم کی ناراضی سے۔''

نفع بخش تجارت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی، خصوصی طور پر اسے نعمتِ کلام سے نوازا اور اسے زبان عطا فرمائی، یہ ایسی نعمت ہے جس کا استعمال اچھے اور برے دونوں کاموں کے لیے ہوتا ہے، لہٰذا جس شخص نے اس نعمت کا استعمال اچھے کام کے لیے کیا تو اسے دنیا میں سعادت اور جنت میں اونچے مقام تک پہنچا دیتی ہے اور جس نے اس کا استعمال اس کے خلاف کیا تو اسے دنیا و آخرت میں ہلاکت کی گھاٹی میں دھکیل دیتی ہے اور تلاوت قرآن مجید کے بعد سب سے بہتر عمل جس کے لیے وقت صرف کیا جائے وہ ذکر الٰہی ہے۔

ذکر کی فضیلت: ذکر کی فضیلت کے سلسلے میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں، انھی میں سے آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے: «ألاَ أنبِئُكُمْ بخيرِ أعْمالِكُمْ ، وَأزْكاهَا عِنْدَ مَليكِكُم وَأرْفعِها فِيْ دَرجَاتِكُمْ ، وَخيرٍ لكُمْ مِنْ إنْفاق الذَّهَبِ وَالورِق ، وَخيرٍ لكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عدوَّكُمْ فتضرِبُوا أعْناقَهُمْ ويَضْربُوا أعْنَاقكُمْ؟ قَالُوا: بَلَىْ. قالَ: ذِكْرُ اللهِ » "کیا میں تمھیں ایک ایسا کام نہ بتلادوں جو تمھارا سب سے بہتر عمل ہو، تمھارے رب کے نزدیک سب سے پاک و طیب ہو، تمھارے درجات کی بلندی میں سب سے اونچا مقام رکھتا ہو، تمھارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہو اور اس سے بھی بہتر ہو کہ تم اپنے دشمنوں سے بھڑو تم ان کے سر قلم کرو اور وہ تمھاری گردنیں ماریں؟" صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ضرور بتلائیں، آپ نے فرمایا: "اللہ کا ذکر۔" (ترمذی)

اور آپ کا یہ فرمان بھی: « مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ » "جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کی مثال اور اس شخص کی مثال جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی ہے۔" (بخاری)

نیز حدیث قدسی میں ہے: « أنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي ، وَأنَا مَعَهُ إذَا ذَكَرَنِي فَإنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي ، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلأ ذَكَرْتُهُ فِي مَلأ خَيْرٍ مِنْهُمْ ، وَإنْ تَقَرَّبَ إلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إلَيْهِ ذِرَاعًا» "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر اپنے دل میں کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر جماعت میں کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر ایسی جماعت میں کرتا ہوں جو اس کی جماعت سے بہتر ہے اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں۔" (بخاری)

نیز اللہ کے رسول ﷺ کا یہ فرمان ہے: « سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ، قَالُوا: وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ » مفردون سبقت لے گئے، صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول مفردون کون سے لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔" (مسلم)

نیز آپ ﷺ نے اپنے ایک صحابی کو یہ وصیت فرمائی: « لا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ » "تمھاری زبان کو ذکر الٰہی سے برابر تر رہنا چاہیے۔" (ترمذی)

ان کے علاوہ اور بھی حدیثیں ذکر کی فضیلت میں وارد ہیں۔

اجر و ثواب میں زیادتی: جس طرح قرآن مجید کی تلاوت کے اجر میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح ہر نیک عمل کے اجر میں بڑھوتری ہوتی ہے وہ اس طرح:) دل میں ایمان و اخلاص، اللہ کی محبت اور اس کے متعلقات (کی زیادتی) کے اعتبار سے۔ ۲) اس اعتبار سے کہ اس کا دل ذکر الٰہی میں کس قدر لگ رہا ہے اور کتنا غور و فکر کر رہا ہے صرف زبان ہی سے کلماتِ ذکر کی ادائیگی

نہیں ہے۔ چنانچہ اگر یہ چیزیں مکمل ہیں تو اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور پورے اجر سے نوازتا ہے، اس کے برخلاف مغفرت واجر میں کمی ونقصان بھی اسی اعتبار سے ہے۔

ذکر الٰہی کے فوائد: شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دل کے لیے ذکر الٰہی ویسا ہے جیسے مچھلی کے لیے پانی تو بتلائیں کہ مچھلی اگر پانی سے دور ہو جائے تو اس کی کیا کیفیت ہوگی!

✷ ذکر شیطان کو بھگاتا، اس کا قلع قمع کرتا، اسے ذلیل وخوار کرتا ہے اور رب کی رضا مندی کا سبب ہے۔ ✷ ذکر اللہ کی محبت، قرب اور اس کا خوف پیدا کرتا ہے، ذہن میں اللہ کا خوف اور اس کی نگرانی کا تصور بٹھاتا ہے، رجوع الی اللہ اور انابت کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور اس کی اطاعت پر مدد کرتا ہے۔ ✷ ذکر دل سے غم وفکر کو دور کرتا ہے خوشی سے بھر دیتا ہے مزید دل کو زندگی، قوت اور صفائی فراہم کرتا ہے۔ ✷ دل میں ایک ایسی محتاجی ہے جسے ذکر الٰہی ہی پورا کرتا ہے اور ایک ایسی سختی ہے جسے ذکر الٰہی کے علاوہ کوئی اور چیز نرم وملائم نہیں کر سکتی۔ ✷ ذکر دل (کی بیماریوں) کا علاج، اس کی دوا اور روزی ہے اور اس کے لیے ایسی لذت ہے کہ اس کا مقابلہ کوئی اور لذت نہیں کر سکتی اور غفلت دل کی بیماری ہے۔ ✷ ذکر الٰہی میں کمی نفاق کی دلیل ہے اور اس کی کثرت قوت ایمانی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت کی دلیل ہے کیونکہ جو جس چیز سے محبت کرتا ہے اسے کثرت سے یاد کرتا ہے۔ ✷ اگر بندہ راحت وخوشی کے ایام میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتا ہے تو سختی وپریشانی کے وقت بھی اسے اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے خاص کر موت اور سکرات موت کے وقت۔ ✷ ذکر عذاب الٰہی سے نجات، سکینت اور اطمینان کے نزول، رحمتوں کی برسات اور فرشتوں کے استغفار کے حصول کا سبب ہے۔ ✷ ذکر الٰہی میں مشغول ہو کر زبان، لغویات، غیبت، چغلی، جھوٹ وغیرہ ایسی حرام ومکروہ باتوں سے محفوظ رہتی ہے۔ ✷ ذکر الٰہی سب سے آسان، سب سے افضل اور سب سے عمدہ عبادت ہے اور یہ جنت کی کھیتی ہے۔ ✷ ذکر الٰہی کا اہتمام کرنے والے کے چہرے پر رعب، رونق، تروتازگی ہوتی ہے، نیز ذکر الٰہی دنیا، قبر اور آخرت میں نور کا سبب ہے۔ ✷ ذکر کرنے والے کے لیے ذکر، اللہ کی رحمت اور فرشتوں کی دعاؤں کا سبب ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ذکر کرنے والوں پر فخر کرتا ہے۔ ✷ سب سے افضل عمل والے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والے ہیں، چنانچہ سب سے افضل روزے دار وہ ہے جو روزے کی حالت میں کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والا ہو۔

✷ ذکر الٰہی ہر مشکل کو آسان کرتا اور سختی کو نرمی میں بدل دیتا ہے مشقت کی جگہ راحت کو لاتا ہے، روزی کا سبب اور جسم کو قوت عطا کرتا ہے۔

صبح و شام کے یومیہ اذکار

یومیہ اذکار	تعداد اور وقت	اثر اور فضیلت
آیۃ الکرسی : ﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴾	صبح وشام، سونے سے پہلے اور فرض نمازوں کے بعد	شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا، دخول جنت کا سبب ہے
سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات: ﴿ ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِۦ ۚ وَقَالُوا۟ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴾	بوقت شام اور سونے سے پہلے	ہر چیز کے شر و برائی سے کافی ہوں گی
سورۂ اخلاص اور معوذتین: (الفلق اور الناس)	۳ مرتبہ صبح، ۳ مرتبہ شام	ہر چیز (کی برائی) سے بچالیں گی
بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم "اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین کی اور نہ آسمان کی کوئی چیز ضرر پہنچا سکتی ہے اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے۔"	۳ مرتبہ صبح، ۳ مرتبہ شام	اسے کوئی ناگہانی آفت نہیں پہنچ سکتی اور نہ کوئی چیز نقصان پہنچائے گی
أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق "میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔"	بوقت شام ۳ بار، کسی نئے مقام پر نزول کے وقت	نئے مقامات میں ہر ضرر سے محفوظ رکھتی ہے
حسبي الله لا إله إلا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم "مجھے اللہ کافی ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے، اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔"	۷ مرتبہ صبح، ۷ مرتبہ شام	دنیا و آخرت کے تمام فکروں کے لیے اللہ کافی ہو جائے گا
رضيت بالله ربًا ، وبالاسلام دينًا ، وبمحمد ﷺ نبيًا. "ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔"	۳ مرتبہ صبح، ۳ مرتبہ شام	اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے راضی کر دے
اللهم بك أصبحنا وبك أمسينا وبك نحيا وبك نموت وإليك النشور "اے اللہ! تیرے (حکم کے) ساتھ ہم نے صبح کی ہے، اور تیرے (ہی حکم کے) ساتھ ہم نے شام کی تھی، اور تیرے (حکم کے) ساتھ ہم زندگی گزارتے ہیں اور تیرے (ہی حکم کے) ساتھ ہم مریں گے، اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے۔" اور شام کے وقت اس طرح کہے: اللهم بك أمسينا وبك أصبحنا وبك نحيا وبك نموت وإليك المصير "اے اللہ! تیرے (حکم کے) ساتھ ہم نے شام کی ہے، اور تیرے (ہی حکم کے) ساتھ ہم نے صبح کی تھی، اور تیرے (حکم کے) ساتھ ہم زندہ رہتے ہیں، اور تیرے (ہی حکم کے) ساتھ ہم مریں گے، اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔"	صبح وشام	اس کی ترغیب آئی ہے
أصبحنا على فطرة الإسلام، وكلمة الإخلاص، ودين نبينا محمد ﷺ وملة أبينا إبراهيم عليه السلام حنيفًا مسلمًا وما كان من المشركين "ہم نے صبح کی فطرتِ اسلام پر اور کلمۂ اخلاص (پر) اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین پر اور اپنے یک رخ باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین (پر) اور وہ مشرکین میں سے نہ تھے۔"	بوقت صبح	نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے
اللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِی مِنْ نِعْمَةٍ أو بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ "اے اللہ! جس نعمت نے بھی میرے ساتھ (یا تیری مخلوق میں سے کسی ایک کے ساتھ) صبح کی ہے تو صرف تیرے اکیلے کی طرف سے ہے (اس میں) تیرا کوئی شریک نہیں ہے، لہٰذا تیرے ہی لیے تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔" اور بوقت شام اس طرح کہے: اللّٰهُمَّ مَا أَمْسَى بِی مِنْ نِعْمَةٍ أو بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ	صبح وشام	اس نے اپنے دن اور رات کا شکریہ ادا کر لیا

اللهمّ إنّیْ أصبَحتُ أُشهِدُكَ وَأُشهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلاَئِكَتِكَ وَأَنْبِيَائَكَ وَجَمِيْع خَلْقِك بِأنّك أنتَ اللهُ لاَ إلهَ إلاّ أنتَ وَأنّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ "اے اللہ! بے شک میں نے صبح کی ہے میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے عرش کے حاملین کو، تیرے فرشتوں کو اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بلاشبہ تو ہی اللہ ایسا ہے کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔" بوقت شام اس طرح کہے: اللّٰهُمّ إنّیْ أمْسَيْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلاَئِكَتِكَ وَأَنْبِيَائَكَ وَجَمِيْع خَلْقِك بِأنّك أنتَ اللهُ لاَ إلهَ إلاّ أنتَ وَأنّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ.	٤ مرتبہ صبح، ٤ مرتبہ شام	چار مرتبہ پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ آگ سے آزاد کر دے گا۔
اللهم فاطر السموات والأرض عالم الغيب والشهادة رب كل شيء ومليكه أشهد أن لا إله إلا أنت ، أعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه وأن أقترف على نفسي سوءًا أو أجرّه إلى مسلم "اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، تیرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے، ہر چیز کے مالک اور پروردگار! میں اپنے نفس کے شر اور شیطان کے شر اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی کہ میں اپنے نفس پر برائی کا ارتکاب کروں یا اس برائی کو کسی مسلمان کی طرف کھینچوں۔"	صبح وشام اور سونے کے وقت	شیطانی وسوسوں سے بچاؤ کرتے ہیں
اللهم إني أعوذ بك من الهم والحزن وأعوذ بك من العجز والكسل وأعوذ بك من الجبن والبخل وأعوذ بك من غلبة الدين وقهر الرجال "اے اللہ! میں پریشانی اور غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں عاجزی و سستی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں بزدلی اور بخیلی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں قرضے کے غلبے اور لوگوں کے قہر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"	ایک مرتبہ صبح، ایک مرتبہ شام	اللہ تعالیٰ پریشانی و غم کو دور کر دیتا اور قرضہ چکا دیتا ہے
اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّی لا إِلَهَ إِلا أَنْتَ خَلَقْتَنِی وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِی فَاغْفِرْ لِی فَإِنَّهُ لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلا أَنْتَ "اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں حتی المقدور عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں تجھ سے ہر اس عمل کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کیے ہیں، میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں، لہٰذا تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی بھی بخشنے والا نہیں ہے۔"	سید الاستغفار صبح وشام	جس نے اس پر یقین رکھتے ہوئے دن کے وقت پڑھا، پھر اسی دن فوت ہوگیا، یا رات کے وقت پڑھا، پھر اسی رات فوت ہوگیا تو وہ جنتی ہے
يا حی يا قيوم برحمتك أستغيث أصلح لی شأنی كله ولا تكِلنی إلى نفسى طرفة عين "اے زندۂ جاوید! اے قائم و دائم رکھنے والے (کائنات کی ہر چیز کو)! میں تیری رحمت کے واسطے سے فریاد کناں ہوں کہ تو میرے تمام تر معاملات کو درست فرما دے اور مجھے آنکھ جھپکنے کے بقدر بھی میری جان کے سپرد نہ کر۔"	صبح وشام	نبی ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اسکی وصیت کی
اللهم عافنی في بدنی ، اللهم عافنی في سمعی ، اللهم عافنی في بصري ، اللهم إنی أعوذ بك من الكفر والفقر ، اللهم إنی أعوذ بك من عذاب القبر لا إله إلا أنت "اے اللہ! مجھے میرے بدن میں تندرستی عطا فرما، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں تندرستی عطا فرما، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں تندرستی عطا فرما، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے کفر اور فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔"	۳ مرتبہ صبح، ۳ مرتبہ شام	نبی ﷺ سے یہ دعا وارد ہے
اللهُمَّ إني أَسأَلكَ العَافيةَ في ديني ودنيايَ وأَهْلي ومالي ، اللهمَّ اسْتُرْ عوْراتي وآمِنْ رَوْعاتي ، اللهُمَّ احْفظني منْ بين يديَّ ومن خَلْفي وعن يميني وعن شمالي ومنْ فوْقي وَأَعوذُ بعظمتك أن أُغتالَ منْ تَحْتي	۳ مرتبہ صبح، ۳ مرتبہ شام	نبی ﷺ صبح وشام ان کلمات کے ذریعہ دعا کرنا ترک نہیں کرتے تھے
سبحان الله وبحمده عدد خلقه ، ورضا نفسه ، وزنة عرشه ، ومداد كلماته "میں پاکیزگی بیان کرتا ہوں اللہ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اور اس کی ذات کی رضامندی کے برابر، اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔"	۳ مرتبہ صبح	فجر سے چاشت کے وقت تک ذکر کے لیے بیٹھنے سے بہتر ہے۔

ایسے اذکار اور اعمال جن کے بارے میں اجر عظیم وارد ہے

م	فضیلت والے اذکار واعمال	حدیث سے اجر وثواب، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
۱	لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير	جو شخص ایک دن میں سو بار: « لا إلَهَ إلا اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ » کہے گا تو یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا، اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے سو گناہ مٹائے جائیں گے اور اس دن شام تک شیطان سے حفاظت رہے گی، اور کسی کا بھی کوئی عمل اس سے بہتر نہ ہوگا الاّ یہ کہ کوئی اس سے زیادہ عمل کرے۔"
۲	سبحان الله، والحمد لله ولا إله إلا الله، والله أكبر	"میری ملاقات شب معراج کے موقع پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی، انھوں نے کہا کہ اے محمد ﷺ! اپنی امت کو میرا سلام پہنچانا اور ان سے کہنا کہ جنت کی مٹی زرخیز ہے، اس کا پانی میٹھا ہے، وہ ایک میدان ہے اس میں پودا لگانا: سُبحان الله والحمدُ لله ولا إله إلا الله اور الله أكبَر (اللہ پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور نہیں ہے کوئی معبود حقیقی سوائے اللہ کے، اللہ بہت بڑا ہے) کہنا ہے۔"
۳	(سبحان الله وبحمده). (سبحان الله وبحمده، سبحان الله العظيم)	"جو شخص صبح وشام سو بار" سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ " (پاک ہے اللہ اپنی تعریفوں کے ساتھ) پڑھتا ہے، اس کے تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اور قیامت کے دن کوئی دوسرا اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا الاّ یہ کہ کوئی شخص اسی جیسا عمل کرے یا اس سے زیادہ کرے"۔ نیز فرمایا: "دو کلمے رحمان کو بہت محبوب ہیں، زبان پر بہت ہی ہلکے ہیں اور ترازو میں بہت بھاری ہیں۔ اور وہ ہیں: "سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ " (پاک ہے اللہ اپنی تعریفوں کے ساتھ، پاک ہے اللہ بہت عظمتوں والا)
۴	سبحان الله العظيم وبحمده	"جو شخص « سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ » (میں بہت ہی بڑے اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی تعریف کے ساتھ) پڑھے گا تو اس کے لیے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگایا جائے گا۔"
۵	لا حول ولا قوة إلا بالله	"کیا میں تجھے جنت کا ایک خزانہ نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کی: ضرور بتلایئے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ خزانہ ہے « لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إلا بِاللَّهِ » نہ نیکی کرنے کی قوت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی ہمت مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ۔
۶	مجلس کا کفارہ	"جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا اور اٹھنے سے قبل اگر یہ دعا پڑھ لے: « سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ » (پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریفوں سمیت، میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے اور رجوع کرتا ہوں تیری طرف) تو یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا۔
۷	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام	"جو شخص میرے اوپر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔" ایک روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں: "اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔"
۸	قرآن مجید سے کچھ آیات کی تلاوت	"جو شخص رات اور دن میں پچاس آیتیں پڑھے گا اسے غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا، اور جو شخص سو آیتیں پڑھے گا اس کا نام فرمانبرداروں میں لکھ دیا جائے گا، اور جو شخص دو سو آیتیں پڑھے گا تو قرآن مجید قیامت کے دن اس کے خلاف حجت نہ بنے گا، اور جو پانچ سو آیتیں پڑھے گا تو اس کے نام اجر کا ایک ڈھیر لکھ دیا جائے گا۔"
۹	سورۂ اخلاص کا پڑھنا	"جو شخص (قُلْ ھُوَ اللہُ أَحَدٌ) دس بار پڑھے گا تو اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ نیز فرمایا: "(قُلْ ھُوَ اللہُ أَحَدٌ) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔"
۱۰	سورۂ کہف کی دس آیتیں یاد کرنا	"جس شخص نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتوں کو یاد کر لیا تو وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔"
۱۱	مؤذن کی فضیلت	"مؤذن کی آواز جو کوئی جن وانسان سنتا ہے یا کوئی اور چیز سنتی ہے تو قیامت کے دن یہ سب اس کے لیے گواہی دیں گے۔" نیز آپ ﷺ نے فرمایا: "اذان دینے والوں کی گردنیں بروز قیامت تمام لوگوں سے طویل ہوں گی۔"
۱۲	مؤذن کی اذان کا جواب اور اذان کے بعد دعا	"جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے گا تو اس کے لیے میری شفاعت روا ہو جائے گی: « اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ » "اے اللہ! رب اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے عطا کر محمد ﷺ کو خاص تقرب اور خاص فضیلت اور انھیں فائز فرما اس مقام محمود پر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔"

۱۳	اچھی طرح وضو کرنا	''جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی جھڑ جاتے ہیں۔''
۱۴	وضو کے بعد کی دعا	''تم میں سے جو شخص وضو کرے اور مکمل طور پر کرے، پھر کہے: « أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَـهَ إِلا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ » (میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی (سچا) معبود نہیں سوائے اللہ اکیلے کے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں) تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔''
۱۵	وضو کے بعد دو رکعت پڑھنا	''جو مسلمان اچھی طرح سے وضو کرے، پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ قلب و قالب سے اللہ کی طرف متوجہ ہو تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''
۱۶	مسجد کی طرف اٹھنے والے قدموں کی کثرت	''جو شخص مسجدِ جماعت کی طرف جاتا ہے تو آتے جاتے اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔''
۱۷	مسجد کی طرف جانا	''جو شخص صبح و شام مسجد کی طرف جاتا ہے تو ہر آمد و رفت کے بدلے جب بھی جائے اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں ضیافت کا سامان تیار کرتا ہے۔''
۱۸	جمعہ کی تیاری اور اس کے لیے جلدی جانا	''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، اپنے سر اور جسم کو اچھی طرح دھوئے، پھر جمعہ کے لیے جانے میں جلدی کرے، چل کر جائے اور سوار نہ ہو اور امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ کو غور سے سنے اور کوئی فضول حرکت نہ کرے تو ہر قدم کے بدلے اسے ایک سال روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔'' دوسری حدیث میں فرمایا: ''کوئی شخص جو جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور حتی الامکان اچھی طرح پاکی حاصل کرتا ہے، تیل لگاتا ہے اور (میسر نہ ہو تو) اپنے گھر والوں کی خوشبو میں سے استعمال کرتا ہے، پھر مسجد کے لیے نکلتا ہے اور دو ایک ساتھ بیٹھے ہوئے آدمیوں کے درمیان تفریق نہیں ڈالتا، پھر جس قدر مقدر ہے نماز پڑھتا ہے اور جب امام خطبہ دینے لگے تو خاموش رہ کر سنتا ہے تو اس کے ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''
۱۹	تکبیرِ اولیٰ کا پانا	''جو شخص رضائے الٰہی کے لیے چالیس دن اس طرح نماز پڑھتا رہے کہ تکبیرِ اولیٰ پاتا رہے، تو اس کے لیے دو براءتیں لکھ دی جاتی ہیں: جہنم سے براءت اور نفاق سے براءت۔''
۲۰	فرض نماز با جماعت	''با جماعت پڑھی گئی نماز اکیلے پڑھی گئی نماز سے ستائیس گنا افضل ہے۔''
۲۱	عشاء اور فجر کی نماز با جماعت پڑھنا	''جو شخص عشاء کی نماز با جماعت پڑھتا ہے تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز بھی جماعت سے پڑھ لی تو گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔''
۲۲	پہلی صف میں نماز	''اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا کیا اجر ہے، پھر وہ بغیر قرعہ اندازی کے اسے حاصل نہ کر سکیں تو ضرور اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کریں۔''
۲۳	سنن موکدہ پر مداومت	''جو شخص رات اور دن میں بارہ رکعات (سنت) پڑھے گا تو اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا، چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔''
۲۴	عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا	''ایک عورت نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے معلوم ہے کہ تجھے میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند ہے، البتہ تمھارا اپنے خاص کمرے میں نماز پڑھنا عام کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور تمھارا عام کمرے میں نماز پڑھنا اپنے گھر، یعنی صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور تمھارا اپنے گھر کے صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمھارا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔''
۲۵	کثرت سے نفل نماز پڑھنا	''تو کثرت سے سجدے کر (نفل نماز پڑھ) کیونکہ جب تو اللہ کی رضا کے لیے ایک سجدہ کرے گا تو اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک گناہ معاف فرمائے گا۔''
۲۶	فجر سے پہلے کی سنتیں اور نماز فجر	''فجر کی دو رکعات (سنت) دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہیں۔'' اور فرمایا: ''جس شخص نے فجر کی نماز پڑھ لی، وہ اللہ کی حفاظت میں آگیا۔''
۲۷	چاشت کی نماز	''ہر صبح تمھارے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے، چنانچہ ہر تسبیح ایک صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تہلیل صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، بھلائی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روک دینا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعت نماز ان تمام کی طرف سے کافی ہے۔''

۲۸	اپنی جائے نماز میں بیٹھ کر ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا	"فرشتے تمھارے ایک کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی جائے نماز میں رہے جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے، فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اسے معاف کر دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔"
۲۹	فجر کی نماز با جماعت پڑھ کر سورج طلوع ہونے تک اپنی جگہ بیٹھنا، پھر دو رکعت نماز پڑھنا	"جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے اور سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے، پھر دو رکعت نماز پڑھ لے تو ایک مکمل حج اور مکمل عمرے کا ثواب ملتا ہے۔"
۳۰	جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے اہلِ خانہ کو بھی جگائے	"جو شخص رات کو بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کر کے دونوں مل کر دو رکعت نماز پڑھ لیں تو ان کا نام بہت زیادہ ذکر کرنے والے مردوں اور بہت زیادہ ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔"
۳۱	جس نے رات کو تہجد کی نیت کی لیکن نیند کے غلبے سے سویا رہا	"جس شخص کی عادت رات میں نماز تہجد پڑھنے کی ہو، پھر اس پر (کسی رات) نیند کا غلبہ ہو جائے (کہ اٹھ نہ سکے) تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نمازِ تہجد کا اجر لکھ دیتا ہے اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔"
۳۲	جو رات کو نیند سے بیدار ہو	"جو شخص رات کو بیدار ہو اور یہ دعا پڑھے: « لا إلَهَ إلا اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلا إلَهَ إلا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إلا بِاللَّهِ» پھر کہے کہ: "اللہم اغفرلی" یا کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، پھر اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہو جاتی ہے۔"
۳۳	فرض نماز کے بعد ۳۳،۳۳ بار سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھنا	"جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ بار" سُبْحَانَ اللَّهِ "کہے، ۳۳ بار" الْحَمْدُ لِلَّهِ "کہے، ۳۳ بار" اللَّهُ أَكْبَرُ "کہے تو یہ ۹۹ کی تعداد ہوئی اور سو کی تعداد پوری کرنے کے لیے" لا إلَهَ إلا اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" کہے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔
۳۴	فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی کی تلاوت	"جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا تو اسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں روکتی۔"
۳۵	بیمار کی عیادت	"جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اسکے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور جو شام کو عیادت کے لیے نکلتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کے لیے جنت میں تازہ کھجوروں کا ایک درخت ہو گا۔"
۳۶	جس کا انتقال کلمۂ توحید پر ہوا	"جس بندے نے بھی « لا إلَهَ إلا اللَّهُ » کہا، پھر اسی پر اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔"
۳۷	جو کسی مصیبت زدہ کو تسلی دے	"جو کسی مصیبت زدہ کو تسلی دے تو اسے بھی اس کے برابر اجر ملے گا۔" نیز فرمایا: "جو مومن اپنے کسی مسلمان بھائی کی اس کی مصیبت میں تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن شرف و کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔"
۳۸	میت کو غسل دینا اور اس کی پردہ پوشی کرنا	"جو کسی میت کو غسل دے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ چالیس بار اس کی مغفرت کر دے گا۔"
۳۹	جنازے کی نماز اور دفن تک شریک رہنا	"جو شخص نماز پڑھنے تک جنازہ میں شریک رہا تو اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو شخص دفن تک شریک رہا اسے دو قیراط اجر ملے گا۔" آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یہ دو قیراط کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: "دو بڑے بڑے پہاڑوں کے برابر۔" یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے بہت سے قیراط کم کر لیے (صرف نماز میں شریک رہے اور دفن میں شریک نہ ہوئے)
۴۰	اللہ کے لیے کوئی مسجد بنانا	"جو شخص اللہ کے لیے کوئی مسجد بنائے، خواہ وہ مسجد قطاۃ، یعنی چڑیا کے گھونسلے کے برابر ہی کیوں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔"
۴۱	خرچ کرنا	"ہر روز جب بندے صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، چنانچہ ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو مزید دے، اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ روکنے والے کے مال کو تلف کر دے۔"
۴۲	صدقہ کرنا	"صدقہ مال کو کم نہیں کرتا، عفو و درگزر سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے، اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع سے کام لیتا ہے تو اللہ اس کے مرتبے کو بلند کرتا ہے۔" نیز آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک درہم لاکھ درہم پر سبقت لے گیا۔" لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: "ایک شخص کے پاس دو درہم تھے اس میں سے ایک کو اس نے صدقہ کر دیا، اور دوسرا شخص اس کے پاس بہت مال تھا، چنانچہ اس نے اپنے مال کے ایک حصے سے ایک لاکھ لے کر صدقہ کر دیا۔"

۴۳	بغیر فائدے کے قرض دینا	''جو مسلمان کسی مسلمان کو دو بار قرض دیتا ہے تو یہ اس کے لیے ایک بار صدقہ کرنے کے برابر ہوتا ہے۔''
۴۴	تنگ دست کو درگزر کرنا	''ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے نوکروں سے کہتا تھا کہ جب کسی تنگ دست سے تقاضا کرنا تو اس کے ساتھ نرمی اور درگزر کا معاملہ رکھنا، ہو سکتا ہے کہ اس کے بدلے اللہ ہمارے ساتھ نرمی کا معاملہ کرے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب اس کا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرما دیا۔''
۴۵	للہ کے لیے ایک دن کا روزہ	''جس شخص نے اللہ کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔'
۴۶	ہر مہینے تین دنوں کے روزے، عرفہ کے دن اور عاشورۂ محرم کے روزے	''ہر مہینے تین دنوں کے روزے، اور رمضان کے بعد اگلے رمضان کے روزے ہمیشہ روزے رکھنے کے قائم مقام ہیں۔'' آپ ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزے سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ اگلے پچھلے دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔'' اور عاشورۂ محرم کے روزے سے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: ''وہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''
۴۷	شوال کے چھے روزے	''جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو گویا اس نے زمانے بھر کا روزہ رکھا (ہمیشہ روزہ رکھا)۔''
۴۸	امام کے ساتھ آخر تک نماز تراویح پڑھنا	''آدمی جب امام کے ساتھ اس کے واپس ہونے تک (نماز ختم کرنے تک) نماز میں شریک رہتا ہے تو اسے پوری رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔''
۴۹	حج مبرور	''جو شخص اللہ کی رضا کے لیے حج کرے جس میں بے ہودہ بات اور گناہ کا کام نہ کرے تو وہ اس حال میں واپس ہوتا ہے کہ جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔'' (اور فرمایا) ''حج مبرور کا ثواب جنت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔''
۵۰	رمضان میں عمرہ کرنا	''رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔''
۵۱	عشرۂ ذی الحجہ میں نیک عمل	''جس قدر ان دس دنوں میں نیک اعمال کرنا اللہ کو محبوب ہیں کسی اور دن میں نہیں ہیں''۔ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد بھی اتنا محبوب نہیں ہے الاّ یہ کہ کوئی شخص جان و مال لے کر جہاد کے لیے نکلے اور کچھ بھی لے کر واپس نہ ہو۔''
۵۲	قربانی	''صحابہ نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تمھارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس میں ہمیں کیا اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور اون کا کیا بدلہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اون کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔''
۵۳	حسب استطاعت عمل کے ساتھ نیت صالح بندے کو جنت میں اعلیٰ مقام تک پہنچا دیتی ہے	''اس امت کی مثال چار قسم کے لوگوں کی ہے: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال و علم دیا ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتا اور مال کو اس کی جائز جگہ میں خرچ کرتا ہے، اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے اور اسے مال نہیں دیا، وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح خرچ کرتا۔'' اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ دونوں اجر میں برابر ہیں۔'' تیسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور اس کو علم نہیں دیا، وہ اپنے مال میں ادھر ادھر بھٹکتا اور ناحق خرچ کرتا ہے، چوتھا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور نہ ہی علم عطا فرمایا، وہ شخص کہتا ہے کہ فلاں شخص کی طرح اگر مجھے بھی مال مل جاتا تو میں بھی اسی شخص کی طرح خرچ کرتا۔'' اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔''
۵۴	عالم کا اجر اور اس کی فضیلت	''عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجے کے شخص پر۔'' آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ''اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور آسمان وزمین والے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنی بلوں میں اور حتیٰ کہ مچھلیاں بھی بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں۔''
۵۵	شہید کا اجر	'اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید کے لیے چھ انعامات ہیں: ۱) پہلے ہی قطرے پر اسے معاف کر دیا جاتا ہے اور وہ جنت میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے۔ ۲) اسے عذاب قبر سے بچا لیا جاتا ہے۔ ۳) فزع اکبر (قیامت کے دن کی گھبراہٹ) سے وہ امن میں رہتا ہے۔ ۴) اس کے سر پر وقار کا ایک ایسا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ ۵) بہتر ۷۲ حوروں سے اس کی شادی کی جاتی ہے۔ ۶) اپنے خاندان کے ستر آدمیوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔''
۵۶	اللہ کے راستے میں زخم کھانا	''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس کسی کو بھی اللہ کے راستے میں کوئی زخم پہنچتا ہے، اور اللہ اچھی طرح جانتا ہے کہ اس کی راہ میں زخمی ہونے والا کون ہے، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ رنگ تو خون کا ہو گا جبکہ خوشبو مشک کی ہو گی۔''

۵۷	اللہ کی راہ میں پہرے داری	''اللہ کی راہ میں ایک دن کی پہرے داری دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے، اور بندے کا ایک شام یا ایک صبح اللہ کے راستے میں جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں تمھارے کسی ایک کے چابک رکھنے کے برابر جگہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔''
۵۸	جو کسی غازی کے لیے سامان جہاد تیار کرے	''جس نے کسی غازی کے لیے سامان جہاد تیار کیا تو بلاشبہ اس نے جہاد کیا، اور جس شخص نے کسی غازی کے اہل و عیال میں بھلائی کے ساتھ جانشینی کی تو بلاشبہ اس نے بھی جہاد کیا۔''
۵۹	جو صدق دل سے شہادت کی دعا کرے	''جو شخص بصدق دل اللہ سے شہادت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مقام تک پہنچا دیتا ہے، خواہ اس کی موت اپنے بستر ہی پر کیوں نہ ہو۔''
۶۰	للہ کے خوف سے رونا اور اللہ کے راستے میں پہرہ دینا	''دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہ چھوئے گی:) وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئے۔) وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتی رہی۔''
۶۱	آزمائش	''مسلمان کو جو کوئی بھی مصیبت، تھکان اور غم و فکر اور تکلیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ ایک کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''
۶۲	داغنا، دم کروانا اور بدشگونی لینا چھوڑ دینا اور صرف اللہ پر توکل کرنا	''نبی ﷺ پر خواب میں امتوں کو پیش کیا گیا تو آپ نے اپنی امت کو دیکھا کہ ان میں ستر ہزار ایسے ہیں جو بغیر حساب و عذاب جنت میں داخل ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو آگ سے دغواتے نہیں، کسی غیر سے دم نہیں کرواتے، نہ ہی بدشگونی لیتے ہیں اور صرف اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔
۶۳	جن کے چھوٹے بچے انتقال کر جائیں	''جس مسلمان کے بھی تین بچے بلوغت کو پہنچنے سے قبل مر جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔''
۶۴	جس شخص نے اپنی بینائی جانے پر صبر کیا	''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے کسی بندے کی دونوں آنکھیں لے لوں، پھر وہ صبر کرے تو ان دونوں کے بدلے میں اسے جنت دوں گا۔''
۶۵	اللہ کے ڈر سے کوئی چیز چھوڑ دینا	''تم کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے چھوڑو گے تو اللہ تمھیں اس سے بہتر چیز عطا فرمائے گا۔''
۶۶	زبان اور شرم گاہ کی حفاظت	''جو شخص مجھے یہ ضمانت دے دے کہ وہ اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی حفاظت کرے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''
۶۷	گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا	''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوا اور داخل ہوتے وقت اس نے (بسم اللہ) کہی، اس کے بعد کھانا شروع کرتے وقت (بسم اللہ) کہہ لی تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ آج تمھارے لیے نہ تو سونے کی جگہ ہے اور نہ ہی شام کا کھانا، اور جب آدمی نے داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا تو شیطان کہتا ہے کہ تمھیں سونے کی جگہ مل گئی اور جب کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیا تو شیطان کہتا ہے کہ اب تمھیں سونے کی جگہ بھی مل گئی اور کھانا بھی مل گیا۔''
۶۸	کھانے پینے اور نیا لباس پہننے کے بعد الحمد للہ کہنا	''جس شخص نے کوئی کھانا کھایا تو کہا: « الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ » (ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے یہ (کھانا) مجھے کھلایا اور مجھے یہ (کھانا) عطا کیا بغیر میری کسی طاقت کے اور بغیر میری کسی قوت کے) اور جب کسی نے لباس پہنا اور کہا: « الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ » (تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے یہ (کپڑا) مجھے پہنایا اور مجھے یہ عطا کیا بغیر میری کسی طاقت اور بغیر میری کسی قوت کے) تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔''
۶۹	جو چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عمل کی مشقت ہلکی کر دے	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے رسول ﷺ سے خادم مانگا تو آپ نے ان سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''کیا میں تمھیں وہ چیز نہ بتلاؤں جو تمھارے لیے سوال کردہ خادم سے بہتر ہو؟ جب تم دونوں بستر پر جاؤ تو ۳۴ بار اللہ اکبر، ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ کہہ لیا کرو، یہ تمھارے لیے خادم سے بہتر ہے۔''
۷۰	ہم بستری سے قبل دعا	''جب کوئی اپنی بیوی سے ہم بستر ہونا چاہے اور یہ دعا پڑھ لے: « بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا » (اللہ کے نام کے ساتھ، الٰہی! ہمیں بچا شیطان (مردود) سے اور بچا شیطان سے (اس اولاد کو بھی) جو تو ہمیں عطا فرمائے) تو اگر دونوں کے (اس اجتماع سے کوئی اولاد) مقدر ہوئی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''
۷۱	بچیوں کے ساتھ احسان	''جسے ان بچیوں کے ذریعے آزمایا گیا اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ لڑکیاں اس کے لیے جہنم کی آگ سے آڑ بنیں گی۔''

۷۲	بیوی کا اپنے شوہر کو راضی رکھنا	''جب عورت پانچ وقت کی نماز پڑھ لے، مہینے کے روزے رکھ لے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرلے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرلے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہو داخل ہو جاؤ۔'' نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اس حال میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔''
۷۳	صلہ رحمی	''جسے یہ پسند ہو کہ اس کی روزی کشادہ ہو اور اس کی عمر لمبی ہو تو چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔''
۷۴	یتیم کی کفالت	''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح (اکٹھے) ہوں گے، یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنی درمیان والی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ بھی کیا۔''
۷۵	بیوہ اور مسکین کے لیے تگ و دو کرنے والا	''بیوہ عورتوں اور مسکین کے لیے تگ ودو کرنے والا شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح، یا رات بھر قیام کرنے والے اور دن بھر روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔''
۷۶	اچھا اخلاق	''مومن اپنے حسن اخلاق کے ذریعے سے تہجد پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے کا درجہ پا لیتا ہے، (اور میں اس شخص کے لیے) جنت کے بالائی حصے میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں، جو اپنے اخلاق کو اچھا بنا لے۔''
۷۷	مخلوق پر رحمت اور شفقت کرنا	''اللہ تعالیٰ بھی اپنے رحم دل بندوں پر رحم کرتا ہے۔'' ''تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔''
۷۸	مسلمانوں کے لیے خیر کو پسند کرنا	''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (حقیقی) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے، جو خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''
۷۹	شرم و حیا	''حیا سے خیر ہی حاصل ہوتا ہے۔'' نیز فرمایا: ''حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''چار چیزیں نبیوں کی سنت ہیں:) حیا۔) خوشبو لگانا۔) مسواک۔ 4) اور نکاح کرنا۔''
۸۰	سلام کرنے میں پہل کرنا	''ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ) اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''دس نیکیاں'' پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے سلام کرتے ہوئے کہا: (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ) تو آپ نے فرمایا: ''بیس نیکیاں'' پھر تیسرا شخص آیا اور سلام کرتے ہوئے کہا: (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تیس نیکیاں۔''
۸۱	ملاقات کے وقت مصافحہ	''جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''
۸۲	اپنے مسلمان بھائی کی آبرو کا دفاع	''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت وآبرو کا دفاع کرتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے آگ کو دور رکھے گا۔''
۸۳	نیک لوگوں سے محبت اور ان کی صحبت	''تو اس کے ساتھ ہے جس سے تو محبت کرتا ہے۔'' حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ صحابۂ کرام جس قدر اس فرمان سے خوش ہوئے اتنا کسی اور بات سے خوش نہ ہوئے۔
۸۴	اللہ کی رضا کے لیے محبت	''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رضا کے لیے محبت کرنے والے نور کے ایسے منبروں پر ہوں گے کہ انبیاء و شہداء ان سے رشک کر رہے ہوں گے۔''
۸۵	اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرنا	''جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو اس پر متعین فرشتہ کہتا ہے: آمین، اور تمھارے لیے بھی ایسا ہی ہو۔''
۸۶	مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعائے استغفار	''جو شخص مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعائے استغفار کرتا ہے تو ہر مومن مرد و عورت کے بدلے اس کے نام ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔''
۸۷	جو کسی بھلے کام کی طرف رہنمائی کرے	''جو کسی بھلے کام کی رہنمائی کرتا ہے تو اسے بھی اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملتا ہے۔''
۸۸	راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا	''میں نے دیکھا کہ ایک شخص جنت میں ٹہل رہا ہے، اس وجہ سے کہ اس نے راستے سے ایک ایسے درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دے رہا تھا۔''
۸۹	عمل خیر پر مداومت	''چنانچہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں اکتاتا جب تک کہ تم لوگ نہ اکتا جاؤ اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر بندہ مداومت کرے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔''

۹۰	لڑائی جھگڑے اور جھوٹ کو ترک کرنا	''میں اس شخص کے لیے جنت کے صحن بیناایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑے کو ترک کر دے اور اس شخص کے لیے جنت کے درمیانی حصہ میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو مذاق میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے۔
۹۱	غصہ پی جانا	''جو شخص غصے کو پی گیا، حالانکہ اگر وہ چاہتا تو اسے نافذ کر دیتا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے تمام لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا وہ جس حور کا چاہے انتخاب کر لے۔''
۹۲	جس کی تعریف کی گئی	''جس کا ذکر تم لوگوں نے بھلائی سے کیا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کا ذکر تم نے برائی سے کیا اس پر جہنم واجب ہو گئی، تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔''
۹۳	مسلمان کی مصیبت دور کرنا، اس پر آسانی کرنا، اس کی پردہ پوشی کرنا اور اس کی مدد کرنا	جو کسی مسلمان کی مصیبت دور کرے، اس کے معاملات سلجھائے، اس کی پردہ پوشی کرے اور اس کی مدد کرے: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان پر سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرتا ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کر دے گا، اور جو کسی تنگ دست پر نرمی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کرے گا، اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا، اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ اور جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کوئی راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کر اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، اور آپس میں اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، اللہ کی رحمت ان پر سایہ کر لیتی ہے، فرشتے انھیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس موجود (فرشتوں میں) کرتا ہے، اور جس کا عمل اسے پیچھے چھوڑ دے اس کا حسب و نسب اسے آگے نہیں کر سکتا۔''
۹۴	نیکی یا برائی کا ارادہ کرنا	''جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا، پھر اس کے مطابق عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے اس کے لیے ایک کامل نیکی لکھتا ہے، اور اگر وہ ارادہ کے بعد اسے عملی جامہ پہنا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے اس کے لیے دس نیکیوں سے لے کے سات سو نیکی بلکہ بہت زیادہ نیکیاں لکھ دیتا ہے، اور جس شخص نے برائی کا ارادہ کیا، پھر اس کے مطابق عمل نہ کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے، اور اگر اس نے برائی کا ارادہ کیا اور اس کے مطابق عمل کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ صرف ایک برائی لکھتا ہے۔''
۹۵	اللہ تعالیٰ پر توکل	''اگر تم لوگ اللہ پر توکل کا حق ادا کرو تو تمھیں اسی طرح روزی دے جس طرح پرندوں کو روزی دیتا ہے کہ وہ صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس لوٹتے ہیں۔''
۹۶	جسے فکر آخرت ہو	''آخرت جس شخص کی فکر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو مالداری سے بھر دیتا ہے، اس کے معاملات کو درست کر دیتا ہے، اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آجاتی ہے۔''
۹۷	حاکم کا عدل کرنا، جوانوں کا نیک بننا، مسجدوں سے تعلق جوڑے رکھنا اور اللہ کے لیے محبت رکھنا	''سات قسم کے لوگ وہ ہیں کہ جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ انھیں اپنے سائے میں رکھے گا: ۱) منصف حاکم۔ ۲) نوجوان جو رب کی عبادت میں پروان چڑھے۔ ۳) وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہو۔ ۴) وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے آپس میں محبت رکھیں، اسی بنیاد پر اکٹھے ہوں اور اسی بنیاد پر جدا ہوں۔ ۵) وہ شخص جسے کوئی صاحب خاندان و صاحب جمال عورت برائی کی دعوت دے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ۶) وہ شخص جس نے اپنے دائیں ہاتھ سے اس قدر چھپا کر صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر تک نہ ہوئی۔ ۷) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور خوف الٰہی سے اس کے آنسو نکل پڑے۔''
۹۸	ہر میدان میں انصاف سے کام لینے والے	''انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے پاس دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے حالانکہ رحمان کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلے میں، اپنے اہل و عیال کے بارے میں اور ہر اس چیز کے بارے میں انصاف سے کام لیتے ہیں جن کے وہ سرپرست ہیں۔''

بعض ایسے کام جن کے ارتکاب سے روکا گیا ہے

م	ممنوع کام	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
۱	تکبر	"جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔" تکبر حق بات کو ٹھکرا دینا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔
۲	ریا و نمود	: "جس نے لوگوں کو دکھانے کے لیے کوئی کام کیا تو (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو ظاہر کر دے گا اور جس نے لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی بات کہی تو (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔"
۳	فحش کلامی	"قیامت کے دن سب سے برا شخص وہ ہو گا جس کی فحش گوئی کے خوف سے لوگ اسے چھوڑ دیں۔"
۴	جھوٹ	"برا ہو اس کا جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے، اس کا برا ہو، اس کا برا ہو۔"
۵	گناہ اور فتنے	"دلوں پر فتنے یکے بعد دیگرے اس طرح پیش کیے جائیں گے جس طرح کہ چٹائی کی تیلیاں ایک دوسرے کے فوراً بعد ہوتی ہیں جس دل میں وہ فتنہ رچ گیا تو اس پر ایک کالا دھبہ لگ جائے گا۔"
۶	جاسوسی کرنا	"جو شخص ان لوگوں کی باتیں سننے کی کوشش کرتا ہے جو اسے پسند نہیں کرتے یا اس سے بھاگتے ہیں تو قیامت کے دن اس کے کان میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔"
۷	تصویر	"قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب والے لوگ تصویر بنانے والے ہوں گے۔" نیز فرمایا: "فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر اور کتا ہو۔"
۸	چغلی کھانا	"چغل خور جنت میں داخل نہ ہو گا۔" لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کے لیے ادھر کی بات ادھر اور ادھر کی بات ادھر پہنچانے کو چغلی کھانا کہتے ہیں۔
۹	غیبت	"کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟" صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: "اپنے بھائی کی ان باتوں کا ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔" آپ سے سوال کیا گیا کہ اگر میرے بھائی میں وہ عیب پایا جاتا ہو جس کا ذکر میں کر رہا ہوں (تو بھی غیبت میں داخل ہے)؟ آپ نے فرمایا: "جس عیب کا ذکر تم کر رہے ہو اگر اس میں موجود ہے تو تو نے اس کی غیبت کی ہے، اور اگر اس میں یہ عیب نہ پایا جائے تب تو نے تہمت باندھی۔"
۱۰	لعنت کرنا	"مومن پر لعنت بھیجنا اسے قتل کرنے کے برابر ہے۔" نیز فرمایا "لعنت بھیجنے والے قیامت کے دن نہ تو شفاعت کرنے والوں میں شامل ہوں گے اور نہ ہی گواہی دینے والوں میں۔"
۱۱	راز فاش کرنا	"قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برے مقام والا وہ شخص ہو گا کہ وہ اپنی بیوی سے اور بیوی اس سے ہم بستر ہو، پھر وہ اس راز کو فاش کر دے۔"
۱۲	عورت کا خوشبو لگا کر باہر نکلنا	"ہر آنکھ زنا کرتی ہے، اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ایسی ہے، یعنی زانیہ ہے۔"
۱۳	مسلمان کو کفر سے متہم کرنا	"جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہہ کر پکارتا ہے تو ان دونوں میں سے کوئی ایک اس کا متحمل ہوتا ہے، چنانچہ اگر وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے کہا ہے تو ٹھیک ورنہ (تہمت) اسی کہنے والے پر پلٹ آتی ہے۔"
۱۴	اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرنا	"جو شخص اپنی نسبت جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کرتا ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔" نیز فرمایا: "جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا تو یہ کفر کا ارتکاب ہے۔"
۱۵	مسلمان کو خوف دلانا	"کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔" نیز فرمایا: "جو شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ اس سے باز آجائے۔"
۱۶	منافق اور فاسق کو سردار کہنا	"کسی منافق کو سردار کہہ کر نہ پکارو کیونکہ اگر وہ تمھارا سردار ہوا تو تم نے اپنے رب تعالیٰ کو ناراض کیا۔"
۱۷	عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا	"قبروں کی بکثرت زیارت کرنے والیوں پر اللہ کی لعنت ہو۔" اور حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں کہ ہمیں جنازے کے ساتھ ساتھ جانے سے منع کیا گیا اور ہم پر سختی نہیں کی گئی۔
۱۸	عورت کی اپنے شوہر سے جدائی	"جب شوہر اپنی بیوی کو بستر کی طرف بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔"
۱۹	رعیت کو دھوکہ دینا	"جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ نے کسی رعیت کی ذمہ داری دی، پھر اگر وہ اس حالت میں مرتا ہے کہ اپنی رعیت کو دھوکہ دینے والا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔"

۲۰	بغیر علم کے فتویٰ دینا	"جس شخص کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔"
۲۱	عورت کا طلاق مانگنا	"جو عورت بھی اپنے شوہر سے بغیر کسی وجہ کے طلاق کا سوال کرتی ہے تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔"
۲۲	جانوروں کی گردن میں گھنٹی لٹکانا	"فرشتے کسی ایسی جماعت کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ کتا ہو یا گھنٹی ہو۔" نیز فرمایا: "گھنٹی شیطان کا باجہ ہے۔"
۲۳	لاپروائی سے جمعہ ترک کرنا	"جس شخص نے لاپروائی سے (بغیر عذر کے) تین جمعے چھوڑ دیے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔"
۲۴	زمین غصب کرنا	"جس شخص نے ایک بالشت زمین بطور ظلم ہتھیالی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سات طبق زمین کا طوق پہنائے گا۔"
۲۵	ایسا کلام جو اللہ کو ناراض کرے	"بسا اوقات بندہ اللہ کی ناراضگی کا کوئی کلمہ کہتا ہے اور اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، حالانکہ اس کے بدلے جہنم میں ستر سال تک گرتا جائے گا۔"
۲۶	ذکر الٰہی کے علاوہ زیادہ باتیں کرنا	"ذکر الٰہی کے علاوہ (کسی اور بارے میں) زیادہ کلام نہ کیا کرو کیونکہ ذکر الٰہی کے علاوہ زیادہ کلام کرنا دل کی سختی کا سبب ہے۔"
۲۷	بال جوڑنے اور جڑوانے والی عورت	"اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر اور گودنے والی اور گدوانے والی پر۔"
۲۸	مسلمانوں کی باہمی جدائی	"کسی مومن کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ جدائی رکھے۔" نیز فرمایا: "جو اپنے بھائی سے سال بھر قطع تعلق رکھے تو یہ اس کا خون کرنے کے برابر ہے۔"
۲۹	جنس مخالف کی مشابہت	: اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت کی ہے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔
۳۰	ہبہ کر کے واپس لینا	"بخشش (ہبہ) دے کر واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے، پھر اسے چاٹتا ہے۔" نیز فرمایا: "کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی چیز کو بطور ہبہ دینے کے بعد اسے واپس لے لے۔"
۳۱	دنیا حاصل کرنے کے لیے علم سیکھنا	"جو شخص وہ علم جس کے حصول سے رضائے الٰہی مقصود ہوتی ہے اس لیے حاصل کرتا ہے کہ دنیا کا کچھ سامان حاصل کرے تو وہ شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔"
۳۲	حرام چیزوں کو دیکھنا	"آدم کے بیٹے پر اس کے زنا کا حصہ لکھا جا چکا ہے جسے وہ لامحالہ پانے والا ہے، چنانچہ دونوں آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، دونوں کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، دل تو خواہش و تمنا کرتا ہے، اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔"
۳۳	اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی	"تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے کیونکہ شیطان دونوں کا تیسرا ہوتا ہے۔"
۳۴	بغیر ولی کے عورت کا شادی کرنا	"جو عورت بھی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے تو اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے۔"
۳۵	نکاح شغار (وٹہ سٹہ کی شادی)	"اللہ کے رسول ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔" نکاح شغار یہ ہے کہ ایک مرد کسی کی لڑکی سے شادی کرے اس شرط پر کہ وہ اس کی شادی اپنی لڑکی سے کرے گا، اور دونوں کے درمیان کوئی مہر نہ ہو۔
۳۶	لوگوں کو راضی کرنے کے لیے کوئی عمل کرنا	"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں شریکوں میں سب سے زیادہ شرکت سے بے نیاز ہوں، چنانچہ جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ کسی کو شریک کیا تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دوں گا۔"
۳۷	بغیر محرم کے عورت کا سفر	"کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں ہے کہ بغیر محرم کے ایک دن کا سفر کرے۔"
۳۸	نوحہ و ماتم کرنا	"جس کا نوحہ کیا گیا اسے نوحے کی وجہ سے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔" نیز "اللہ کے رسول ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر لعنت بھیجی ہے۔"
۳۹	نمازیوں کو تکلیف دینا	"جس شخص نے پیاز، لہسن اور گندنا کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جس چیز سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔"

۴۰	غیر اللہ کی قسم کھانا	"جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر یا شرک کیا۔" نیز فرمایا: "جو قسم کھانا چاہتا ہے وہ اللہ کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے۔"
۴۱	جھوٹی قسم	"جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان بھائی کا مال لے لے، حالانکہ اس قسم کھانے میں وہ جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہوگا۔"
۴۲	خرید و فروخت میں قسم کھانا	"خرید و فروخت کرنے میں بہت زیادہ قسم کھانے سے بچو کیونکہ اس سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن وہ برکت کو مٹا دیتی ہے..." نیز فرمایا: "قسم سامان تجارت کو رواج دینے والی ہے البتہ برکت کو مٹانے والی ہے۔"
۴۳	کافروں کے ساتھ مشابہت	"جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے اس کا شمار اسی میں ہے۔" اور فرمایا: "جو غیروں سے مشابہت کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"
۴۴	حسد	"تم لوگ حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے ہی کھا جاتا ہے جس طرح کہ آگ سوکھی لکڑی یا سوکھی گھاس کو چٹ کر جاتی ہے۔"
۴۵	قبر پر عمارت کی تعمیر	"رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ قبر کو پختہ بنایا جائے، اس پر بیٹھا جائے اور اس پر عمارت تعمیر کی جائے۔"
۴۶	دھوکہ اور خیانت	"جب اللہ تعالیٰ اگلے اور پچھلے تمام لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا تو ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا، کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی غداری ہے۔"
۴۷	قبر پر بیٹھنا	"کوئی شخص آگ کے انگارے پر بیٹھے جو اس کے کپڑے جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔"
۴۸	میت کا سوگ	"کسی ایسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے مگر اپنے شوہر پر (وہ چار مہینے دس دن سوگ منائے گی)۔"
۴۹	جس نے اپنے لیے بھیک مانگنے کا دروازہ کھولا	"تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں اور اس سے متعلق تم سے ایک حدیث بیان کر رہا ہوں اسے یاد رکھو (ان تین باتوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ) جس کسی نے بھی اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔"
۵۰	خرید و فروخت میں دھوکہ دہی	اللہ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی بدوی کا دلال بنے، اور نہ ہی تم خرید و فروخت کے وقت محض دھوکہ دینے کے لیے قیمت بڑھاؤ اور نہ ہی کوئی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔
۵۱	گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنا	"جس نے کسی کو سنا کہ وہ مسجد میں کسی گم شدہ چیز کا اعلان کر رہا ہے تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ اس چیز کو تمھیں واپس نہ کرے کیونکہ مسجدیں ان کاموں کے لیے نہیں بنائی گئی ہیں۔"
۵۲	نمازی کے سامنے سے گزرنا	"نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر یہ جان جائے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو اس کے لیے چالیس (سال) تک ٹھہرے رہنا اس کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہو۔"
۵۳	عصر کی نماز چھوڑ دینا	"جس نے عصر کی نماز چھوڑی اس کے سارے اعمال برباد ہو گئے۔"
۵۴	نماز میں کوتاہی	"ہمارے درمیان اور ان (یہود و نصاریٰ) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے تو جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا..." نیز فرمایا: "آدمی اور شرک کے درمیان (حد فاصل) نماز کا ترک کرنا ہے۔"
۵۵	جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دے	"جو کسی گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس کے اوپر ان تمام لوگوں کے برابر گناہ ہوگا جو اس کا اتباع کرینگے اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔"
۵۶	پینے سے متعلق بعض ممنوع کام	اللہ کے رسول ﷺ نے مشکیزے یا مٹکے کو منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔ نیز اللہ کے رسول ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے تاکیداً منع فرمایا ہے۔
۵۷	سونے اور چاندی کے برتن میں پینا	"سونے اور چاندی کے برتن میں پانی نہ پیو اور نہ ہی حریر و دیباج (ریشم) کے کپڑے پہنو کیونکہ یہ چیزیں کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تمھارے لیے آخرت میں۔"
۵۸	بائیں ہاتھ سے کھانا پینا	"تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔"
۵۹	قطع رحمی کرنے والا	"قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔"

٦٠	اللہ کے رسول ﷺ پر درود نہ بھیجنا	''اس شخص کی ناک خاک آلود ہوئی (ذلیل ہوا) جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔''نیز فرمایا:''بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''§
٦١	بہ تکلف بات کرنا	''اور تم میں سے سب سے زیادہ مجھے ناپسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو زیادہ بولنے والے، بہ تکلف بات کرنے والے اور متکبر ہیں۔''
٦٢	کتا پالنا	''شکاری اور نگرانی کرنے والے کتے کے علاوہ اگر کسی نے کتا پالا تو اس کے اجر سے روزانہ دو قیراط کم کیا جائے گا۔''
٦٣	حیوانوں کو عذاب دینا	''ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، اس نے کسی بلی کو محبوس رکھا (نہ اسے کھانے کو دیا نہ پینے کو دیا اور نہ چھوڑا کہ وہ خود کھائے) یہاں تک کہ وہ مر گئی جس کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی۔'' نیز فرمایا:''کسی ایسی چیز کو نشانہ نہ بناؤ جس میں روح ہے۔''
٦٤	سود	''اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔'' اور فرمایا:''سود کا ایک درہم جو بندہ جانتے ہوئے کھاتا ہے وہ چھتیس بار زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔''
٦٥	شراب کا عادی	''پانچ قسم کے کام کرنے والے لوگ جنت میں نہ جائیں گے: شراب کا رسیا، جادو کی تصدیق کرنے والا، قطع رحمی کرنے والا، کاہن اور احسان جتلانے والا۔''
٦٦	اللہ کے ولیوں سے دشمنی رکھنے والا	''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو اس کے ساتھ میرا اعلان جنگ ہے۔''
٦٧	دیارِ اسلام میں طالبِ امن کو قتل کرنا	''جس نے کسی صاحب عہد کو ناحق قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا جب کہ جنت کی خوشبو سو سال کی دوری سے پائی جاتی ہوگی۔''
٦٨	وارث کو میراث سے محروم کرنا	''جس نے کسی وارث کی میراث کو ختم کر دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت سے اس کا حصہ ختم کر دے گا۔''
٦٩	جس کی سوچ صرف دنیا ہی ہو	''جس کی سوچ و فکر صرف دنیا ہی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فقیری کو اس کی آنکھوں کے سامنے رکھ دے گا، اس کے معاملات کو منتشر کر دے گا اور دنیا سے اسے اتنا ہی ملے گا جتنا اس کے لیے مقرر ہو چکا ہے۔''
٧٠	پانچ کام پانچ مصیبتوں کا سبب	''پانچ مصیبتوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم انھیں پالو:) جب بھی کسی قوم میں زنا علانیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی بیماریاں عام ہو جائیں گی جو ان کے بزرگوں میں نہ تھیں۔) جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگے تو وہ قحط سالی، معیشت کی تنگی اور حکمران کے ظلم میں مبتلا ہو جائے گی۔) اور جب وہ اپنے مال کی زکاۃ نہ دینگے تو آسمان سے بارش روک لی جائے گی اور اگر جانور اور مویشی نہ ہوں تو ان پر بالکل ہی بارش نہ ہو۔) اور جب کوئی قوم عہدِ الٰہی اور عہدِ رسول کو توڑ دے گی تو اللہ تعالیٰ ان پر ایسا دشمن مسلط کر دے گا جو اس کے پاس موجود چیزوں کو بھی چھین لے گا۔) اور جب کسی قوم کے حاکم کتاب الٰہی کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے اور اللہ کے نازل کردہ احکام کو اختیار نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں آپس میں لڑا دے گا۔''

سفرنامۂ آخرت

جنت یا جہنم کی طرف آپ کا راستہ

قبر:

آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے، کافر و منافق کے لیے آگ کا گڑھا اور مومنوں کے لیے (جنت کی) کیاری۔ بعض گناہوں پر صراحت کے ساتھ قبر میں عذاب کا ذکر ہے، جیسے پیشاب سے نہ بچنا، چغلی کھانا، مال غنیمت سے چوری کرنا، جھوٹ بولنا، نماز کے وقت سوئے رہنا، قرآن کو پس پشت ڈال دینا، زنا، لواطت، سود کھانا اور قرض لے کر واپس نہ کرنا وغیرہ۔ بعض وہ اعمال جو عذاب قبر سے نجات کا سبب ہیں: خلوص سے کیے گئے نیک اعمال، عذاب قبر سے پناہ مانگنا، سورۂ ملک کی تلاوت وغیرہ۔ عذاب قبر سے محفوظ رہنے والے (لوگ یہ ہیں): شہید، سرحدوں پر پہرے دار، جمعہ کے دن وفات پانے والا، پیٹ کے مرض میں مرنے والا وغیرہ۔

صور کا پھونکا جانا:

صور ایک عظیم قرن (سینگ اور بگل) ہے جسے اسرافیل اپنے منہ میں رکھے ہوئے انتظار میں ہیں کہ کب اس میں پھونک مارنے کا حکم ہوتا ہے۔ (صور میں دوبار پھونک ماری جائے گی) نفخۂ فزع، یعنی گھبراہٹ کی پھونک۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي ٱلصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِي ٱلْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُ ﴾ "اور جس دن صور پھونک دیا جائے گا، پس آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ چاہے۔" (النمل:۸۷)

اس نفخے کے بعد ساری کائنات تہس نہس ہو جائے گی، پھر چالیس (سال) کے بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا جسے نفخۂ بعث کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ﴾ "پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا، پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔" (الزمر:۶۸)

بعث ونشر:

پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی بارش نازل فرمائے گا جس کے اثر سے (ریڑھ کی ہڈی کے آخری حصے سے) تمام اجسام اگنے شروع ہوں گے، چنانچہ وہ ایک ایسی نئی تخلیق ہوگی کہ اس کے بعد لوگوں کو موت نہ آئے گی، لوگ ننگے بدن، ننگے پاؤں اور بغیر ختنے کے ہوں گے، جنوں اور فرشتوں کو دیکھیں گے، اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے، چنانچہ حالتِ احرام میں وفات پانے والا تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ شہید کا خون بہ رہا ہوگا اور غافل حالتِ غفلت میں ہوگا، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: (يبعثُ كل عبدٍ على ما ماتَ عليهِ) "ہر شخص اس حال یا اس عمل پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت واقع ہوئی ہے۔" (مسلم)

حشر:

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مخلوق کو حساب کے لیے ایک ایسے دن میں جمع کرے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی، حالت یہ ہوگی کہ لوگ مدہوشوں کی طرح گھبرائے ہوئے ہوں گے (ایسا محسوس کریں گے کہ) دنیا میں ان کا رہنا صرف ایک گھنٹے کے لیے تھا۔ سورج ان کے قریب ایک میل کی دوری پر لایا جائے گا، اپنے اپنے اعمال کے مطابق لوگ پسینے میں ڈوبے ہوں گے، کمزور لوگوں کا اور اہل کبر و نخوت کا گروپ آپس میں جھگڑے گا۔ کافر سے اس کا قرین (ساتھی)، اس کا شیطان اور اس کے اعضاء جھگڑا کریں گے، ایک دوسرے پر لعنتیں بھیجیں گے، ظالم اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا: ﴿ يَٰوَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴾ "ہائے میری بربادی! کاش! میں فلاں کو اپنا دوست نہ بناتا۔" (الفرقان:۲۸)

اس دن جہنم کو ستر ہزار لگاموں سے کھینچا جا رہا ہو گا اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوں گے، چنانچہ جب کافر اسے دیکھے گا تو چاہے گا اپنی طرف سے فدیہ پیش کر کے چھٹکارا لے لے یا پھر خاک ہو جائے۔ رہی گنہگاروں کی کیفیت تو زکاۃ نہ دینے والوں کو ان کے مال سے آگ کی تختیاں بنا کر ان کے جسم کو داغا جائے گا، گھمنڈیوں کو چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا، اس میدان میں خیانت کرنے والوں، غصب کرنے والوں اور دھوکہ دینے والوں کو رسوا کیا جائے گا۔ چور چوری کا مال اپنے ساتھ لے کر آئے گا، ہر پوشیدہ امر اور ہر حقیقت کھل کر سامنے آ جائے گی، البتہ نیک اور متقیوں کو کوئی گھبراہٹ لاحق نہ ہو گی بلکہ یہ دن ان کے اوپر ایک نماز، جیسے نماز ظہر کے وقت کی طرح گزر جائے گا۔ ﴿ لَا يَحْزُنُهُمُ ٱلْفَزَعُ ٱلْأَكْبَرُ ﴾ "بڑی گھبراہٹ انھیں پریشان نہ کرے گی۔" (الأنبياء:١٠٣)

شفاعت:

"شفاعتِ عظمیٰ" یہ شفاعت ہمارے نبی ﷺ کے لیے خاص ہے جو حشر کے روز تمام مخلوقات پر سے (موقف کی) سختی و پریشانی دور کرنے اور ان کے حساب کے لیے ہو گی، باقی دوسری شفاعتیں جو یوم حشر کے ساتھ خاص نہیں ہیں نبی ﷺ اور غیر کو بھی حاصل ہوں گی، جیسے جو مسلمان جہنم میں جا چکے ہوں گے انھیں نکالنے کے لیے اور اہل جنت کے درجات کی بلندی کے لیے۔

حساب:

صف در صف لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جائیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال پر انھیں مطلع کرے گا اور ان سے متعلق سوال کرے گا۔ اسی طرح ان کی عمر، جوانی، مال، علم اور عہد وپیمان کے متعلق سوال ہو گا، نیز دنیاوی نعمتوں، آنکھ، کان اور دل کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا۔ کافروں اور منافقوں کا حساب ساری مخلوقات کے سامنے اس لیے ہو گا کہ اللہ تعالیٰ انھیں پھٹکارے، ذلیل کرے اور ان پر حجت قائم کرے اور ان کے خلاف لوگ، زمین، دن رات، مال و اسباب، فرشتے اور اعضائے جسم گواہی دیں تاکہ ان کے جرائم ثابت ہوں اور وہ اپنے جرائم کا اقرار کریں اور (برخلاف ان کے) مومن سے اللہ تبارک وتعالیٰ تنہائی میں ملے گا، اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا یہاں تک کہ وہ یہ سمجھنے لگے گا کہ اب میں ہلاک ہوا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (سَتَرْتُها عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ اليَوْمَ) "تیرے ان گناہوں پر میں نے دنیا میں پردہ ڈالا تھا اور آج انھیں میں تیرے لیے معاف کر رہا ہوں" (بخاری)

سب سے پہلے امت محمد علی صاحبها الصلاۃ والسلام کا حساب ہو گا، اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا اور فیصلہ سب سے پہلے خون کا ہو گا۔

نامۂ اعمال کی تقسیم:

پھر نامۂ اعمال تقسیم کیے جائیں گے، چنانچہ لوگوں کے ہاتھوں میں ایک ایسی کتاب دی جائے گی جس نے: ﴿ مَالِ هَٰذَا ٱلْكِتَٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّآ أَحْصَىٰهَا ﴾ "کوئی چھوٹا بڑا عمل بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا ہو گا۔" (الكهف:٤٩)

مومن اپنا نامۂ اعمال (سامنے کی جانب سے) اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا اور منافق و کافر، پیچھے سے بائیں ہاتھ میں لیں گے۔

■■■ میزان (ترازو):

پھر بندوں کے اعمال ایک ایسے ترازو میں تولے جائیں گے جو حقیقی اور بالکل صحیح ترازو ہوگا اور اس کے دو پلڑے ہوں گے تاکہ انھیں ان کا پورا بدلہ دیا جائے۔ وہ اعمال جو اِخلاص اور شرع کے موافق ہوں گے ترازو میں وزنی ہوں گے، اس ترازو میں بھاری ہونے والے بعض اعمال یہ ہیں: کلمہ لَااِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ، حسن خلق، اور ذکر الٰہی، جیسے اَلحمدُ للّٰہ، سُبحانَ اللّٰہ وَبِحمدِہٖ سُبحانَ اللّٰہ العظیم۔ اس جگہ لوگ نیکیوں اور برائیوں پر صلح کریں گے (ایک دوسرے کا حق نیکیوں اور برائیوں کے تبادلے سے ہوگا۔)

■ حوض:

پھر مومن حوض پر وارد ہوں گے جو اس سے ایک بار پی لے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور سب سے بڑا حوض ہمارے نبی ﷺ کا ہوگا، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا۔ اس کے پیالے سونے اور چاندی کے ہوں گے، تعداد میں وہ ستاروں کے برابر ہوں گے اس کی لمبائی اردن کے ایک شہر ایلہ سے لے کر عدن تک ہوگی، اس کا پانی نہر کوثر سے آرہا ہوگا۔

■■ مومنین کا امتحان:

یوم حشر کے آخری حصے میں کافر اپنے ان معبودوں کے ساتھ ہولیں گے جن کی وہ دنیا میں عبادت کرتے تھے، جو انھیں جانوروں کے ریوڑ کی طرح اپنے پیروں کے بل یا اپنے منہ کے بل جماعت در جماعت جہنم تک پہنچادیں گے، پھر وہاں صرف مومنین اور منافقین ہی رہ جائیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس آکر پوچھے گا: تم لوگ کس کا انتظار کر رہے ہو؟ لوگ جواب دیں گے کہ ہم اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں، پھر جب اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی ظاہر کر دے گا تو لوگ اسے پہچان لیں گے اور سوائے منافقین کے تمام لوگ سجدے میں گر پڑیں گے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ﴾ ''جس دن پنڈلی سے پردہ اٹھایا جائے گا اور لوگوں کو سجدہ کے لیے بلایا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔'' (القلم:۴۲) پھر لوگ اللہ تعالیٰ کی پیروی میں لگ جائیں گے، چنانچہ پل صراط رکھا جائے گا، اللہ تعالیٰ وہاں مومنوں کو نور عطا فرمائے گا اور منافقین کا نور بجھا دیا جائے گا۔

■ پل صراط:

جہنم پر رکھا گیا ایک پل ہے تاکہ اسے پار کر کے مومنین جنت تک پہنچیں، اس کی صفت اللہ کے رسول ﷺ نے اس طرح بیان فرمائی ہے: ''لچک دار پھسلاہٹ والا ہے سعدان کے کانٹوں کی طرح اس میں آنکڑے اور کنڈیاں ہیں'' (بخاری) نیز فرمایا: بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔''

وہیں پر مومنوں کو ان کے اعمال کے مطابق نور دیا جائے گا، سب سے اعلیٰ درجے کا نور پہاڑ کے برابر اور سب سے ادنیٰ درجے کا نور پاؤں کے انگوٹھے پر ہوگا۔ جب وہ نور ان کے لیے روشن کیا جائے گا تو اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے ایماندار لوگ اسے پار کریں گے، چنانچہ پلک جھپکنے کی تیزی، بجلی کی سرعت، ہوا کی تندی، چڑیوں کی رفتار، تیز گھوڑے کی رفتار اور عام سواروں کی رفتار سے مومنین اسے پار کریں گے، کچھ لوگ صحیح و سالم پار ہو جائیں گے، کچھ لوگوں کو زخم لگیں گے اور کچھ لوگ ایک دوسرے پر جہنم میں گر جائیں گے۔ (مسلم)

البتہ منافقین کے پاس کسی قسم کا نور نہ ہوگا کہ اس سے مدد لیں، پھر وہ لوٹ جائیں گے، اچانک ان کے اور مومنین کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی، پھر وہ پل صراط پار کرنا چاہیں گے لیکن آگ میں گرتے جائیں گے۔

جہنم:

جہنم میں (سب سے پہلے) کافر داخل ہوں گے، پھر گنہگار مسلمان اس کے بعد منافقین، جہنم کے سات دروازے ہیں، یہ آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ تیز ہے۔ اس میں کافر کے وجود کو بڑا کر دیا جائے گا تاکہ وہ عذاب کا خوب مزہ چکھے، چنانچہ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان کا فاصلہ تین دن کی مسافت کا ہو گا، اس کی ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی اس کی جلد کو موٹا کر دیا جائے گا، اس کے پینے کے لیے ایسا گرم پانی ہو گا جو اس کی انتڑیوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔ ان کے کھانے کے لیے زقوم، غسلین اور پیپ ہو گا۔ سب سے ہلکے عذاب والا جہنمی وہ ہو گا جس کے پاؤں کے نیچے دو انگارے رکھ دیے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا، جہنم کی گہرائی اس قدر ہے کہ اگر اس میں کوئی نومولود بچہ ڈال دیا جائے تو اس کی تہ تک پہنچنے سے قبل اس کی عمر ستر سال کی ہو جائے گی، اس کا ایندھن کفار اور پتھر ہوں گے، اس کی ہوا سخت گرم (لو) ہوگی، اس کا سایہ سیاہ دھواں ہو گا، وہ ہر چیز کو چٹ کر جائے گی، نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی، جلد کو جلا کر ہڈیوں تک پہنچ جائے گی، دلوں تک چڑھتی چلی جائے گی، بہت غصے میں چنگھاڑ مار رہی ہوگی۔ ایک ہزار لوگوں میں سے نو سو ننانوے افراد اس میں جائیں گے۔

جہنم میں پہننے کا لباس آگ ہوگی، جلدوں کا جل جانا اور سکڑ جانا، چہرے جل جانا اور جھلس جانا، اس میں گھسیٹا جانا اور چہرے کا کالا ہونا یہ سب جہنم کے مختلف انواع کے عذاب ہیں۔

قنطرہ:

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: ''جب مومنین کو جہنم سے چھٹکارا مل جائے گا تو جنت و جہنم کے بیچ ایک قنطرہ (چھوٹے پل) پر انھیں روک لیا جائے گا جہاں ان سے ان مظالم کا بدلہ لیا جائے گا جو ان کے درمیان دنیا میں تھے یہاں تک کہ جب وہ بالکل پاک صاف ہو جائیں گے تو انھیں جنت میں داخلہ کی اجازت ہوگی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! جنتی جنت میں اپنی منزل کے راستے کو اپنی دنیا کی منزل سے زیادہ پہچانتا ہو گا۔''

جنت:

جنت مومنوں کا ٹھکانا ہے اس کی اینٹیں سونے اور چاندی کی ہیں، اس کا گارا مشک کا ہے، اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں، اس کی مٹی زعفران ہے، جنت کے آٹھ دروازے ہیں، اس کے ایک دروازے کی چوڑائی تین دن کی مسافت ہے، لیکن اس کے باوجود وہ بھیڑ سے تنگ پڑ جائے گا، اس کے سو درجے ہیں ایک درجے اور دوسرے درجے کے درمیان آسمان وزمین کے بیچ کا فاصلہ ہے، جنت کا سب سے اعلیٰ مقام فردوس ہے، وہیں سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں، اس کی چھت عرش الٰہی ہے، اس کی نہریں بغیر خندق کے بہ رہی ہیں، مومن جس طرح چاہے گا ان کو بہالے جائے گا، اس کی نہریں دودھ، پانی، شراب اور شہد کی ہیں، اس کے پھل ہمیشہ رہنے والے، قریب تر اور نیچے کی طرف لٹکے ہوئے ہیں، جنت میں ایک ایسا موتی کا خیمہ ہے جس کا عرض ساٹھ میل ہے اس کے ہر زاویے میں جنتی کے اہل خانہ ہیں۔ جنتیوں کے جسم پر بال نہیں ہوں گے۔ چہرے پر سرمگیں آنکھیں ہوں گی، نہ ان کی جوانی ختم ہوگی، نہ ان کے کپڑے پرانے ہوں گے، جنت میں نہ پیشاب وپاخانہ کی حاجت ہوگی، نہ کوئی اور گندگی ہوگی، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کا پسینہ مشک ہو گا، ان کی بیویاں خوبصورت، دوشیزائیں، ہم عمر اور خاوندوں کی پیاری ہوں گی، جنت میں سب سے پہلے حضرت محمد ﷺ اور دوسرے انبیاء ﷺ داخل ہوں گے۔ سب سے کم تر درجے کا جنتی وہ ہو گا جو تمنا کرے گا تو اسے (جہاں اس کی تمنا ختم ہوگی) اس کا دس گنا دیا جائے گا، جنت کے خادم ہمیشہ رہنے والے ایسے بچے ہوں گے جو بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح دکھائی دیں گے۔ جنت کی اعلیٰ ترین نعمتوں میں سے دیدار باری تعالیٰ، اس کی رضامندی اور اس میں دائمی قیام بھی ہو گا۔

مومن ■ منافق ■ کافر ■

فہرست مضامین

۱۔	مقدمہ	0
۲۔	قرآن کریم پڑھنے کی فضیلت	1
۳۔	قرآن کریم کے آخری تین پاروں کی تفسیر	4
۴۔	مسلمان کی زندگی سے متعلق اہم سوالات	63
۵۔	ایک سنجیدہ مکالمہ	79
۶۔	لاإلہ إلا اللہ کی شہادت	96
۷۔	محمد رسول اللہ کی شہادت	98
۸۔	اسلام کے منافی امور (نواقض اسلام)	100
۹۔	طہارت کے احکام	101
۱۰۔	عورتوں کے فطری خون (حیض اور استحاضہ اور نفاس) کے احکام	105
۱۱۔	نماز	107
۱۲۔	زکوۃ	113
۱۳۔	روزہ	116
۱۴۔	حج وعمرہ	119
۱۵۔	مختلف فوائد	123
۱۶۔	شرعی دم (جھاڑپھونک)	131
۱۷۔	دعاء	139
۱۸۔	نفع بخش تجارت	145
۱۹۔	صبح وشام کے یومیہ اذکار	147
۲۰۔	ایسے اذکار اور اعمال جن کے بارے میں اجر عظیم وارد ہے	149
۲۱۔	بعض ایسے کام جن کے ارتکاب سے روکا گیا ہے	156
۲۲۔	سفرنامہ آخرت	160
۲۳۔	کیفیت وضو	
۲۴۔	کیفیت نماز	
۲۵۔	علم، عمل کا متقاضی ہے	

کیفیتِ وضو

بغیر وضو کے نماز درست نہیں، اور وضو کا پانی پاک ہونا ضروری ہے، پاک پانی وہ ہے جو اپنی طبعی حالت پر برقرار ہو، جیسے: سمندر، کنواں، چشمہ اور دریا کا پانی۔

نوٹ: تھوڑا پانی محض گندگی پڑنے ہی سے ناپاک ہوجاتا ہے، البتہ زیادہ پانی (جو ۲۱۰/ لیٹر سے زائد ہو) گندگی پڑنے سے اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا رنگ، یا بو، یا مزہ نہ بدل جائے۔

بسم اللہ کہہ کر وضو شروع کیا جائے، ہر وضو میں دونوں ہتھیلیوں کا دھونا مستحب ہے، اور رات کی نیند سے بیدار ہونے والے کے لیے دونوں ہتھیلیوں کو تین بار دھونے کی تاکید آئی ہے۔

نوٹ: تمام اعضائے وضو کا تین بار سے زیادہ دھونا مکروہ ہے۔

پھر ایک مرتبہ واجبی طور پر کلی کرے، جبکہ تین مرتبہ کلی کرنا افضل ہے۔

نوٹ: ۱- کلی میں صرف منہ میں پانی ڈال کر پھر اسے باہر نکال دینا کافی نہیں ہے، بلکہ منہ کے اندر پانی کو حرکت دینا (گھمانا) ضروری ہے۔ ۲- کلی کرنے کے دوران مسواک کرنا مستحب ہے۔

پھر ایک بار واجبی طور پر ناک میں پانی ڈالے، جبکہ تین بار پانی ڈالنا افضل ہے۔

نوٹ: ناک میں پانی ڈالنے میں محض ناک میں پانی ڈال لینا کافی نہیں ہے، بلکہ اپنی سانس کے ذریعہ پانی کو ناک کے اندر کھینچنا ضروری ہے، پھر اسے سانس کے ذریعہ باہر نکال دے نہ کہ ہاتھ سے۔ ایک بار ناک میں پانی ڈالنا واجب ہے اور تین مرتبہ ڈالنا افضل ہے۔

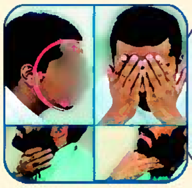

پھر واجبی طور پر ایک مرتبہ اپنا چہرہ دھوئے، جبکہ تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔ چہرے کی حد جس کا دھونا واجب ہے: چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان تک، اور لمبائی میں ٹھڈی سے لے کر عام طور پر سر کے بالوں کے اگنے کی جگہ تک ہے۔

نوٹ: اگر داڑھی گھنی ہو تو اس کا خلال کرنا مستحب ہے، اور اگر داڑھی ہلکی ہو تو اس کا خلال کرنا واجب ہے۔

پھر ایک بار اپنے دونوں ہاتھوں کو انگلیوں کے سرے سے لے کر دونوں کہنیوں تک (سمیت) دھوئے، جبکہ تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔

نوٹ: دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے پہلے دھونا مستحب ہے۔

پھر اپنے پورے سر کا مسح کرے، اور اپنی شہادت کی انگلیوں کو اپنے دونوں کانوں کے سوراخ میں داخل کرے اور اپنے دونوں انگوٹھے سے دونوں کان کے ظاہری حصے کا مسح کرے۔ یہ سب صرف ایک بار کرنا ہے۔

نوٹ: ۱- سر کے جس حصے کا مسح کرنا واجب ہے: وہ چہرے کے حد سے گدی تک ہے۔ ۲- لٹکے ہوئے بالوں کا مسح کرنا واجب نہیں ہے۔ ۳- اگر سر پر بال نہ ہوں تو سر کے چمڑے پر مسح کیا جائے گا۔ ۴- سر کے بالوں اور کانوں کے درمیان کی خالی جگہ کا مسح کرنا ضروری ہے۔

پھر ایک بار واجبی طور پر ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے، جبکہ تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔

تنبیہات

۱- اعضاء وضو چار ہیں، اور وہ یہ ہیں: أ) کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور چہرہ دھونا۔ ب) دونوں ہاتھوں کا دھونا۔ ج) سر اور دونوں کانوں کا مسح کرنا۔ د) ٹخنوں سمیت دونوں پیروں کا دھونا۔ ان اعضاء کو ترتیب وار دھونا واجب ہے، کسی ایک کو دوسرے پر مقدم کرنے سے وضو باطل ہوجائے گا۔ ۲- اعضائے وضو کو لگاتار و پے درپے دھونا واجب ہے، اور کسی عضو کو اس سے پہلے والے عضو کے خشک ہوجانے تک نہ دھونے سے وضو باطل ہوجائے گا۔ ۳- وضو کے بعد یہ دعا پڑھنا مسنون ہے: أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

کیفیت نماز

جب آپ نماز کا ارادہ کریں تو قبلہ رخ سیدھے کھڑے ہوکر (اَللّٰہُ أَکْبَرُ) کہیں ؛ امام یہ تکبیر اور دیگر تمام تکبیریں بلند آواز سے کہے تاکہ اس کے پیچھے والے سن سکیں اور امام کے علاوہ باقی لوگ آہستہ سے تکبیر کہیں، تکبیر شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اس طرح اٹھائیں کہ انگلیاں ایک دوسری سے ملی ہوں، مقتدی امام کی تکبیر مکمل ہونے کے بعد تکبیر کہے۔

نوٹ : وہ ارکان و واجبات جن کا تعلق قول سے ہے ان کا اس قدر آواز سے کہنا ضروری ہے کہ نمازی اپنے آپ کو سنا لے حتیٰ کہ یہی حکم سری نمازوں کا بھی ہے ،جہری کی ادنیٰ صورت یہ ہے کہ دوسرے کو سنا سکے اور سری کی ادنیٰ شکل یہ ہے کہ خود سن لے۔

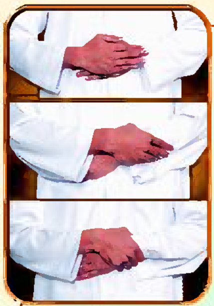

اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی یا اس کی کلائی (انگوٹھے کی طرف والا کلائی کا کنارا) پکڑ کر سینہ پر رکھ لے، اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے۔ پھر سنت میں وارد کوئی دعاء ثنا پڑھے ، مثلاً: **سبحانک اللھم وبحمدک ، تبارک اسمک وتعالی جدک ولا إلہ غیرک**۔ پھر **أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ** اور **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھے۔ سابقہ تمام چیزیں آہستہ پڑھے، پھر سورہ فاتحہ پڑھے۔جہری رکعتوں میں مقتدی پر قراءت واجب نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے امام کے سکتوں اور غیر جہری رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا مستحب ہے،اس کے بعد جتنا میسر ہو قرآن پڑھے۔ فجر کی نماز میں اور مغرب وعشاء کی پہلی دونوں رکعتوں میں امام قراءت جہراً کرے اور ان کے علاوہ نمازوں میں سری قراءت کرے۔

نوٹ : سورتوں کی جو ترتیب مصحف میں وارد ہے اسی ترتیب سے پڑھنا مستحب ہے،اور اس ترتیب کے برعکس پڑھنا مکروہ ہے،اور ایک ہی سورت میں آیات کی ترتیب یا کلمات کو الٹ پلٹ کرکے پڑھنا حرام ہے۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے اور رکوع کرے ؛ دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر اس طرح رکھے کہ گویا ان کو پکڑے ہوئے ہو اور انگلیاں پھیلی (کھلی) ہوئی ہوں، نیز اپنی پشت کو پھیلا لے اور سر کو اس کی برابری میں رکھے، پھر تین مرتبہ : **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِیْمِ** کہے۔ اس رکن کو پالینے سے رکعت مل جائے گی۔

نوٹ : تکبیر اور (سمع اللہ لمن حمدہ) کہنے کا وقت ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے عمل کے دوران ہے، نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد،یہی حکم نماز کی تمام تکبیروں کا ہے،اور قصداً تاخیر کرنے کی صورت میں نماز باطل ہوجائے گی۔

پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھائے،اور رفع یدین کرے ، جب بالکل سیدھا کھڑا ہوجائے تو : **رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْہِ، مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَ مِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ...** کہے۔

نوٹ : رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہنے کا وقت رکوع سے مکمل طور پر کھڑے ہونے کے بعد ہے،رکوع سے اٹھنے کے دوران نہیں۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے،اور اپنے دونوں بازؤں کو پہلو سے اور پیٹ کو دونوں رانوں سے دور (علیحدہ) رکھے، اور دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے مقابل رکھے ، نیز اپنے دونوں ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرلے۔ پھر تین مرتبہ : **سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلیٰ** کہے۔

نوٹ : سات اعضاء پر سجدہ کرنا واجب ہے : دونوں قدموں کے کنارے، دونوں گھٹنے، دونوں ہتھیلیاں، پیشانی اور ناک۔ ان میں سے کسی ایک عضو پر بھی بلا عذر جان بوجھ کر سجدہ نہ کرنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔

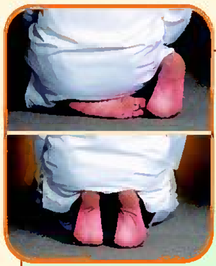

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنا سر اٹھائے اور بیٹھ جائے۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی دو صحیح صورتیں ہیں:
۱-بایاں پیر بچھاکر اس پر بیٹھ جائے، دایاں پیر کھڑا رکھے اور اس کی انگلیاں قبلہ رخ موڑ لے۔ ۲-اپنے دونوں پیروں کو کھڑا رکھے، ان کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرلے اور اپنی دونوں ایڑیوں پر بیٹھ جائے۔
اور تین بار: رَبِّ اغْفِرْلِيْ پڑھے، اور چاہے تو مزید یہ دعا پڑھے: وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ.
پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے بالکل پہلے سجدہ کی طرح دوسرا سجدہ کرے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھائے، اور اپنے دونوں قدموں کے پنجوں کے سہارے کھڑا ہوجائے، اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی ادا کرے۔
نوٹ: سورہ فاتحہ پڑھنے کا محل، حالتِ قیام ہے، لہٰذا اگر مکمل طور پر کھڑا ہونے سے پہلے فاتحہ کی قراءت شروع کردی گئی، تو مکمل طور پر کھڑا ہونے کے بعد اس کا اعادہ کرنا واجب ہے، ورنہ نماز باطل ہوجائے گی۔

جب دونوں رکعتوں سے فارغ ہوجائے تو بائیں پیر کو بچھاکر، دائیں کو کھڑا کرکے اور اس کی انگلیوں کو قبلہ رخ موڑکر تشہد اول کے لیے بیٹھ جائے، اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھ لے، دائیں ہاتھ کی چھنگلیا اور اس کے بغل والی انگلی (خنصر اور بنصر) کو سمیٹ لے اور انگوٹھا اور درمیانی انگلی کا دائرہ بناکر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے، اور یہ دعا پڑھے: التحيات لله والصلوا ت والطيبات، السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، أشهدأن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله. پھر تین اور چار رکعت والی نمازمیں اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑا ہوجائے اور رفع یدین کرے، اور بقیہ نماز بھی اسی طرح پڑھے، لیکن اس کے اندر قراءت جہراً نہ کرے اور صرف سورہ فاتحہ پڑھے۔

پھر اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو، تورک کرتے ہوئے آخری تشہد کے لیے بیٹھ جائے، تورک کی کئی شکلیں ہیں اور ہر ایک صحیح ہیں: ۱-دایاں پیر کھڑا رکھے اور بایاں پیر بچھاکر اسے دائیں پیر کی پنڈلی کے نیچے سے دائیں جانب نکال لے، اور سرین کے بل زمین پر بیٹھ جائے۔ ۲-بایاں پیر بچھاکر اسے دائیں پیر کی پنڈلی کے نیچے سے دائیں طرف نکال لے، اور دائیں پیر کو کھڑا کرنے کے بجائے لٹالے اور سرین زمین پر رکھے۔ ۳-بایاں پیر بچھاکر اسے دائیں پیر کی پنڈلی اور ران کے درمیان سے دائیں طرف نکال لے اور سرین زمین پر رکھے۔ واضح رہے کہ تورک صرف دو تشہد والی نمازوں کی آخری تشہد میں کریں گے۔ پھر تشہداول (التحيات لله...) پڑھے، پھر درودِ ابراہیمی پڑھے: اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد. اس کے بعد بعض ماثور دعائیں پڑھنا مستحب ہے، اسی میں سے یہ دعا بھی ہے: أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ النَّار ، و عَذَابِ الْقَبْر، وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّال.

پھر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے ہوئے پہلے اپنے دائیں طرف سلام پھیرے اور پھر اپنے بائیں طرف سلام پھیرے۔
سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز گاہ میں بیٹھے ہوئے اس موقع پر نبی ﷺ سے وارد دعائیں پڑھے۔

علم عمل کا متقاضی ہے

بغیر عمل کے علم اللہ، اس کے رسول اور مومنین کی زبان پر مذموم ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝٢ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ ٱللَّهِ أَن تَقُولُوا۟ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝٣ ﴾ الصف : ۲-۳
"اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں، تم جو کرتے نہیں اس کا کہنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: (مَثَلُ عِلْمٍ لا يُعْمَلُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيْلِ الله)۔ "جس علم کے مطابق عمل نہیں کیا جاتا اس کی مثال اس خزانے کی ہے جسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کیا جاتا۔"

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب تک عالم اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا جاہل رہتا ہے۔

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں: بسا اوقات تیری ملاقات کسی ایسے شخص سے ہوتی ہے جو بات کرنے میں ایک حرف کی بھی غلطی نہیں کرتا جبکہ اس کا سارا عمل غلط ہوتا ہے۔

میرے مسلمان بھائیو اور بہنو!

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مفید کتاب کے مطالعہ کر لینے کی توفیق بخش دی، البتہ اس مطالعے کا نتیجہ ابھی باقی ہے، وہ ہے اس میں مذکور علم کے مطابق عمل کرنا:

✸ آپ نے قرآن مجید کا کچھ حصہ اور اس کی تفسیر پڑھی، اس لیے ان آیات کے معانی میں سے جو کچھ آپ نے سیکھا اس کے مطابق عمل کرنے کے لیے تیار رہیے، چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ آپ سے قرآن مجید کی دس آیتیں پڑھ لیتے تو جب تک ان کا علم اور ان کے مطابق عمل کرنا سیکھ نہ لیتے دوسری دس آیتوں کی طرف منتقل نہ ہوتے، چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "ہم نے علم و عمل دونوں کو سیکھا ہے"۔ اسی طرح شریعت نے بھی اس پر ابھارا ہے، چنانچہ فرمان الٰہی: ﴿ يَتْلُونَهُۥ حَقَّ تِلَاوَتِهِۦٓ ﴾ وہ لوگ اس کتاب کی ویسے ہی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔" اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کا اتباع ایسے ہی کرتے ہیں جیسا کہ اس کے اتباع کا حق ہے۔ حضرت فضیل رحمہ اللہ کا قول ہے کہ قرآن مجید تو اس لیے نازل ہوا تھا کہ اس کے مطابق عمل کیا جائے جبکہ لوگوں نے اس کی تلاوت ہی کو عمل بنا لیا ہے۔

✸ اسی طرح آپ کے سامنے سے فرمان رسول ﷺ کا کچھ حصہ گزرا، اسے قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کے لیے آگے بڑھیے کیونکہ اس امت کے اچھے لوگ کوئی چیز سیکھ لیتے تھے تو اسے عملی جامہ پہنانے اور اس کی طرف دعوت دینے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کیا کرتے تھے، اس فرمان رسول پر عمل کرتے ہوئے: (إِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ) "میں جس چیز سے تمھیں روک دوں اس سے رک جاؤ اور جب میں تمھیں کسی بات کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو۔" (بخاری و مسلم)

اور اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے خوف کی وجہ سے بھی (وہ فرمان رسول پر عمل کرتے تھے)، چنانچہ وہ ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے: ﴿ فَلْيَحْذَرِ ٱلَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِۦٓ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ "سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انھیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا انھیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔" (النور: ٦٣) اس سلسلے کے بعض نمونے یہ ہیں:

✸ ام حبیبہ ام المومنین رضی اللہ عنہا یہ حدیث روایت کرتی ہیں: (مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ؛ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الجَنَّةِ) "جس شخص نے دن رات میں بارہ رکعت نماز پڑھی تو اس کے لیے ان کے عوض جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔" (مسلم)
آپ بیان کرتی ہیں کہ جب سے ان سنتوں کے بارے میں اللہ کے رسول سے میں نے سنا ہے تب سے میں نے انھیں چھوڑا نہیں ہے۔